دیوان مبارک

اعلیحضرت ابوالمنصور ناصرالدین سکندر جاہ بادشاہ عادل
قیصرزمان ہز مجسٹی نواب واجد علی شاہ

بزبان اردو

(۱۸۶۲ء)

صفائی ابرو و رخسارہ و جبین دیکھو
ہلال ہی یہ قمر بھی ہی اور قبّہ نور

بیاض سی ہی یہ عالم سواد بر بینا ہی
علم ہی لشکرِ مژگان کا اوسکے آنکھہ کا نور

یہ ہونٹوں کا ہی یہ عالم کہ جیسی گل کی ورق
جہان میں یہ ابو سے دام کا ہی مشہور

یہ حلقہ آنکھہ کا ہی حلقۂ درِ جنّت
یہ ناک منھہ پہ ہوئی بھر قفلِ درِ معمور

شمیمِ غنچۂ جنّت ہیں عطردان کی چھید
یہ چھید ناک کی ہرگز نہیں یہ شعلۂ طور

یہ بانسہ ناک کا ہی دو بہشت میں دیوار
گذر ہو حضرِ بینا کا نہیں کہہ مقدور

تمہاری دمکِ چشم کا ہی یہ عالم
کہ دو دو شعشوں کا باہم ملاپ ہی منظور

سویدا چشم کا ہی مشک نافۂ آہو
مگر یہ آہوئے دنیا سی تو ہی کوسوں دور

بیاض چشم نہیں ہی حلب کا آئینہ
ہزار شیشۂ دنیا میں ہی یہ نگینا حور

تمہاری سرخیِ لب سے عقیق حلب آئے
یمن میں لعلِ بدخشان کا دل ہو چور

زبان کا ہی یہ عالم کہ اوس سی صدا آئے
صفت جو عضو کی کم ہو تو کہیگا مندہ

بس ایکبار کہچی تہے وہ اس زمانہ مین
ابہی تلک تو دریدہ ہین مغفر ماہ و تنور

خراش گلشن دنیا تلک جو پہنچی تہے
ابہی تلک نہین جشی کی زخم کا انگور

کبہی نہ رکتی وہ خندق مین اور خیبر مین
امان مانگتی جب تک نہ جن انس و طیور

وہ شاہ کیون نہ کبہی اعتدال سی سب کو
ملا ہم نسخہ صحت ہی وہ بہر شرور

سیاہ خانی سی باہر کیا جو روحون کو
تو وہ چمن جسم سی کرنی لگین بدونکی نفور

گرہی جلن مین تپش مین شبینہ روز ان
کہ تا کرتی کبہی تو نکو کرکی چکنا چور

جو فوج ہر ایسا کہ کہیر یکا دل ہی پژمردہ
سفید [illegible] ایسی [illegible] سی سیاہ کا ہو فور

جو ق کیا ہی کہ بدن کو دکھائی اہ صواب
بلو[illegible] کا ہی وہ قبضہ تو سہل ہی دست حور

لگا جو دو پیر اک ہاتہہ اوس زمانی مین
ابہی تلک ہی بہرا اوسکی زخم کا انگور

وہ پھر بچا نہ پڑا جب ایکدست جلا
ہمیشہ ہو گئی مبرم قضا ہوی مشہور

پھر اس سی شاہ کی مین مدح کیا لکھون یار
کہان زبان مری اور کہان ہی اتنا شعور

یہی دعا ہی وسیلی سی اس قصیدہ کی
کہ سو برس مجھی ہو نی دیجی گا رنجور

## مطلع

تجھی کو دیکھہ کی ہوتی ہی وحشی سی نفور
ترا جواب نہین شک شعلہ رخ طور

یہ جال و الو سی مجکو بچانا ہی آقا
کہ مین تو صید ہون دنیا بنی ہی دام طیور

کھلا ہی تجھہ پہ سر اک بھید امر ہی مولا
زمانی مین ہین انسان سب کی سب مغدور

بروح پاک محمد بروح پاک حسن
خبر ہماری ہی کہنا بروز حشر ضرور

مرض سی جنگ ہی دفع کیجیی شاہا
کہ ہی صحت جسمی بہت مجھی منظور

نمازین ہی ہدن اس کی ازما مین میر قضا
جہان مین ہون دانستہ نہ ہو مجہسی قصور

خویشِ احمد زوجِ زهرا بوالحسن شیرِ خدا
ذوالفقارِ دو زبان معرکه باشد نشان

عالمِ علمِ قضا و مالکِ وزرِ قدر
مخزنِ اسرارِ دنیا منبعِ پیر و جوان

مرجعِ شمس و هلال و کوه و صحرا و فلک
معدنِ حلم و حیا و بحرِ احمد را زدان

ناسخِ ادیانِ باطل حاکمِ حکمِ لطیف
نکته سنج و نکته فهم و نکته بین و نکته دان

ابنِ عمِّ احمد و مسند نشینِ تختِ پاه
تاجدار و تاج بخش و حاکم و شاهِ شهان

قلزمِ جود و سخا دریای ذخارِ عطا
تاجدارِ لافتیٰ روشن کنِ نامِ جهان

آسمانِ حلم و همت آفتابِ پرضیا
کوکبِ انا فتحنا ساطعِ نورِ جهان

در شجاعت در سخاوت در متانت یکه تاز
یادگارِ مصطفیٰ در رزم چون شیرِ ژیان

سفیرِ مصطفیٰ و جانشینِ مرتضیٰ
طوطیِ شیرین لبان بلبلِ نو بوستان

قاطعِ بازوی جبرئیل و فرشته خو ملک
شد فسانه در جهان آن ترکشِ تیغ و سنان

چون بنا شد در جهان این دفترِ یادگا

جہان ہے موسیٰ کاظم کا روضہ رشک جنت ہے　　عصای پیری ہر ستون پیر جوان آ فرو جائین

نہ پوشیدہ کرین جا حجت پہ پھیرین منہہ اطاعت سے　　شعاعِ شمس کو گنبد پہ روضی کی عیان جائین

غلامِ پاک واجد نی بنایا ہی نیا روضہ　　نہفتہ دل مین جو مضمون ہے میری وہ عیان جائین

عجب اک زمزمی اسمین کہ کچھہ لب پر نہین آتے　　عیان جو ہو نہان جائین نہان جو ہو عیان جائین

اسی گنبد کی سایے مین زمانہ چین سی سووے　　وہ شاعر ہون کہ مردم میری مضمون نہان جائین

کری تعریف کو لی صاحب روضہ کی کیا لب سے　　شعاعِ شمس کو روضی کی اک روح روان جائین

بنی تیر شہابی جہاڑ کی اک اک قلم شب کو　　اگر قوسِ قزح کو دست روضہ کی کمان جائین

سپر ہو مہر کی او ہو ہلالی تیغ نصرت کو　　سر افلاک ہمکو دست روضہ کی کمان جائین

ہر اک شی کو تنزل ہی ترقی ہی مگر اسکی　　بہارِ باغ روضہ کو بہار بیخزان جائین

گداز شمع سی سینہ جلا ہی اہل ماتم کا　　صدای مجلس ماتم کو بلبل کی فغان جائین

اسی روضی کی گر ستائش ہے نشانِ قائم　　جو کچھہ کہتا ہون جتنی لوگ ہین سب بیگمان جائین

ثنائی صاحب روضہ مین لب السیمین جنکی ہین
بتاسی کو ہر اک شربت مین شیرین دہان جا ہین

یہ جا ہی کہ ہوئی تس کی جا روشنی دل کی
اگر کو مرقد پر نور پر دل کا دہوان جا ہین

اسی کی نام سی ہم جہان لی روشنی پائی
اسی روضی کی صدقی مین اک جا گلہا جا ہین

یہ بنتی ہین کہ ہمین نور پاک کا ظہور آیا
کسی بتلا ہین ہم یہ جو اکسجا کہان جا ہین

اسی روضی کی صدقی مین سبہون آبرو پائی
کرون توصیف اس روضی کی مجکو جو بیان جا ہین

اگر سمجہو تو نقل روضہ کا طم ارم بہی ہی
جو باغ خلد مین دیکہا نہو مردم بہا جا ہین

انہین سی عرض کرتا ہون یہی مہر امامت ہین
توسیلہ میری ہین عقبی مین مجکو یہ ہان جا ہین

ہر اک گلدستہ خوش راہ عقبی کا منارہ ہے
زمین پاک اس روضہ کی رشک آسمان جا ہین

جو پاؤن اوٹہی ہاتہو نسی یاد آبرو پائی
سٹرک ہر ایک اسکی آسمان پر کہکشان جا ہین

کہتے تو باغبان سنی چہوڑ دی آرائش گلشن
صدا غنچہ لبون کو کہ اسکو بوستان جا ہین

اسی جا پر مرادین سارے عالم کی جند آدیگا
دعا کا گہر یہی ہی گر بہر دوستان جا ہین

صفت اس بلبلِ شبیر کی سن لین اگر آکر
جہان مین قصہ خوان ہرگز نہ گل کی داستان جائین

جو باقی آئینے اور انکی روضے زیارت کو
قباد و قیصر و فغفور کو سیاربان جانین

جگر پر نیش لگتا ہی مصیبت سنکے کاظمؑ کی
گریبان ماتمِ ماہِ خدا مین سب کتان جانین

یہ روضہ وصیہ امامِ موسی کاظمؑ کا ہی یارو
ہر اک زوار کو مردم بہشتی کاروان جانین

جنابِ زینب و کلثوم روحِ پاک زہرا سے
شریک محفلِ ماتم علیؑ کا خاندان جانین

پھر ایسی جا کی ہم تعریف سے کیونکر نہ شادان ہون
اِسی روضے مین شاہِ انس و جان کو میہمان جانین

دعا سی لاغری جاتی رہی فربہ بدن ہووے
ہر اک پہلو مری مضمون کا سب پہلوان جانین

ادب سے قاعدے سی سب تفاوت سے قدم رکھین
ملائک کو ہر اک روضے کے در کا پاسبان جانین

عزیزو انبیا کی روح سب سطے سے معطر ہی
جو کلیان ایسی گلشن کی ہین اونکو عطردان جانین

محبّو بحرِ گریہ بس کفایت ہے یہ اک نکتہ
جنابِ موسیٰؑ کاظمؑ کو اِسمین نیم جان جانین

جو روتی ہین آنسو سے لوگ یہ مضمون ہاتہ آیا
وہان دُرّ نجف کے ہوتی ہین اسکو دُرفشان جانین

یہاں کی خاک پاک و صاف ہے بہتر کیمیا سے
زمیں کی ایک اک ذرّے کو بہی عنبر فشاں جانیں

خزانے ہیں دو دنیا کا یہیں مدفون ہے یاراں
یہاں کی جا کو ولی اپنا لطف جاودان جانیں

اسی روضے میں جو رہیں پاتے ہیں منقل جلالی ہیں
فرشتوں کو چمن کی ہر شجر کا باغبان جانیں

ادب کی جا ہے اے آیہ کو صفت کرے بجا کر چل
جو طغرا کا یہاں ہو شیر ہم شیروان جانیں

یہاں کی خاک کو رتبہ ہوا اعجاز کا حاصل
یہاں کی پاسبانوں کو کیوں نہ رشک خسروان جانیں

یہ لازم ہے یہاں کی زائروں کو طبع رنگیں ہی
احاطہ روضۂ انور کا رشک صفہان جانیں

مددگار دو عالم ہیں مددگار زمانہ ہیں
یہاں کی روضۂ پر نور کو با امتحان جانیں

ملک آتی ہیں اور پرسی ہیں سب حیں جاتی ہیں
ہر اک سینہ یہاں کا عرش کی اک نرد بان جانیں

اسی سے پائیں گی قصر بہشت پاک عقبیٰ ہیں
حقیقت یہ ہے سب مومن اسی مکان اپنا جانیں

ہمسائے کے بانگو طاقت کہاں اس میں جلیں
یہی جا ہے کہ ہیں سب نزول قدسیان جانیں

جو یہ تعریف سن پائیں تو نہ رہا تہ آیگا بیشک
فرو ذی بال و دولت کے بہی ساحمعان جانیں

نہیں وہ قصے میں یوسف لقا محتاج گریہ کا
یہاں ہے وہی یعقوب کو بھی اک کنواں جاتین

مجھے بھی گو نہ خاطر سے اب ہے لیں نہ یہ زائر
جو کچھ میں عرض کرتا ہوں وہ میری قدرداں جاتین

مجھے راحت سے کچھ وہ رفع ہو یہ رنج بالکل
صلا اونکو بھی دی یارب جو میری خوش بیاں جاتین

ابھی تو وارد میں میرا کوئی ہمدم نہیں آیا
یہیں پہچان لیں مجکو جو میری تہ داں جاتین

سفینہ ہی عجب وہ ضد عجب شے کا بنایا ہے
جہاز وہ گشتے افلاک اسکا بادباں جاتین

دعا ہی معوسی کاظم اسی وہ آپ سمجھیں ہیں
محبت سی مجھے بھی ہات دن وہ دل طپاں جاتین

عجب دے یا طاہر ہی کن وہم آتا ہی
کہ ہر ہر لہر نمک پر یکی سب ابر داں جاتین

مری اک عرض ہے سب سامعین سے سن کہیں اسکو
کہ خورشید منور کو یہاں کا تابداں جاتین

اگر غم ہی مصیبت کا تو شادی ہی محبت کے
غم و شادی دنیا میں اگر تواماں جاتین

ادب سے آئیں اور آنکھوں سی سجاراہ وہ ہوویں
یہ جنت ہے یہ جنت ہے سب اسکو اندس جاں جاتین

جو ایسی شہسوار عرصہ عقبیٰ کی ہی حجت
سمند صبح گاہی کو ہمارا ہمعناں جاتین

مرادیں دل کی حاصل ہو گئیں ہیں اک اشارے سے
رسولِ نیکبختی کو یہاں یہ سب دوا جانیں

عجب ظالم تھی ایاموں کو بھی دی ایذا
جو دشمن ایسی کی ہیں یہاں انکو سب نوکِ سناں جانیں

الٰہی عمر بھی ظالم کی دو میں یہ خیال آوے
مجھے دیں طاقتِ فتح و ظفر اور ناتوان جانیں

یہیں سے وہ ای عقبیٰ بک رہا ہے اک مدت سے
یہاں ہے مشتری عشقِ منور کی دکاں جانیں

مطالب دین و دنیا ملیں اور ہو شفا جلد کے
دعا ہے رات دن یہی اسکو اگان جانیں

الٰہی آمین سب اہلِ زباں یارب بخشاوہ ہوں
دعا ختم کی یہ ہی اسکو سجاوضہ خوان جانیں

## منقبت

اِس دلِ بیمار کی اب کچھ دوائی کیجیے
گر بری تقدیر بھی ہو تو بھلائی کیجیے

اتنی اتنی بھی طبیعت آزمائی کیجیے
اب غبارِ دل کی بھی کچھ صفائی کیجیے

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

کب تلک دکھ ان اوٹھائیں جور اور بیداد ہم
کس کو دل دکھلائیں پھر تو آب و باد ہم

صحبتِ دنیا و عالم سے ہین ناشاد ہم
کر رہی ہین ایک مدت سے یہی فریاد ہم

حاجتیں سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

بی تمہاری کون کھولی عقدۂ لاحل مرا
یا علی تم سا کہاں پاؤن بہلا مین دوسرا

ہی ہماری لکو شاہا تمسی عالم عشق کا
مطلب دل چاہتے ہین آپ سے اور مدعا

حاجتیں سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

اک گروہِ کفر کی ثابت کیا ایمان کو
شیر سے جا کر بچایا آپ نے سلمان کو

حفظ و عافیت مین کہی آپ ہی رکھے جانکو
ہو جو دشمن تو سزا دین آپ اوس نادان کو

حاجتیں سب بند ہین حاجت روائی کیجیے

یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

یوسف و یعقوب کا بہی مدعا تمسی ملا
چرخ چارم پہ مسیحا ہین مسیحا مرتبا

التجا کرتا ہی رو رو کرکے یہ مسکین دل مرا
میرا دنیا مین ہی ہر دم کشادہ جو صلا

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

حاملان عرش و کرسی اور جدو کے واسطے
مصطفےٰ کیو اسطے اور مجتبیٰ کیو اسطے

اور حسین پاک کی اور فاطمہ کیو اسطے
عابد و جعفر محمد اور رضا کیو اسطے

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

داد دو میری بہی آکر ای شہ عالیمقام
ورد کرتا ہون تمہارا نام مین صبح و شام

جلد لیجیے اخبر میری بہی آکر یا امام
تم سوا اب کسکا لون اے شاہ عالی ذات نام

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

عالمِ علم ہیمبر اب مدد کیجیے مری
یا سداری آج ای خیبر الاسد کیجیے مری

عرض جو کچھ کر رہا ہوں وہ نہ رد کیجیو مری
بہر پیغمبر تمیز نیک و بد کیجیے مری

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

برق لامع تیغ خاطف ہیں سب اسم متین
شیر حق مشہور ہے نامِ مبارک ہر کہیں

رتبہ خاور سے بڑھ کر ہے تمہاری آستین
پای اقدس سے ہمیشہ تھہرتی ہے میں

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

تمنی معیا ازالولد کا چیرڈالا ہے یہان
تمنی سلمان کو بچایا شیر سے اجہر کی بار

نوح کی کشتی کا روکا ہی تمہیں نے بادبان
مشتی ہر اک کام کا محتاج ہی سارا جہان

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

کام اٹکے ہیں بہت الحاح و زاری ہو قبول
دشمنوں سی ہو رہا ہوں ایک مدت سی ملول
مطلب دل حسب دل جلدی ہوں سب
جانتی ہو ننگ باتونکی تمہیں فرع و اصول

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

نفس پیغمبر ہو تم روح الامین کی یار ہو
بیخودی میں ہم پڑے ہیں عین تم ہشیار ہو
میرا امواج و تلاطم سی یہ بیڑا پار ہو
تم مدد او سکے کرو جو ہر طرح ناچار ہو

حاجتیں سب بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

خانۂ کعبہ کا پیدا ایش سی تبا بڑہ گیا
آگئی رتبی سی اعجازِ مسیحا بڑہ گیا

فخرِ پیدائش سی دل ہی دلمین کعبا بڑہ گیا
سچ تو یہ ہی آپ سے کرسی کا پایا بڑہ گیا

حاجتین سب بندے ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

میری مولا ہی جہان ابن ابیطالب سلام
ہالۂ نورِ مجسم قیصرِ باغِ کرام

منبع بحرِ سخا دریای ذخارِ انام
بلبلِ اہلِ عبا اور طوطی شیرین کلام

حاجتین سب بندے ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

تاجِ فرقِ دو جہان روشن کنِ مصباحِ دین
خضرِ راہِ و جادۂ دینای اہلِ یقین

مہر و مہ وی منور جسی ہی ہین شیر نگین
مالکِ عز و جزا اور مالکِ تاج و نگین

حاجتین سب بندے ہین حاجت روائی کیجیے

یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

مخزن اسرارِ معبودِ دو عالم بیک بخت
معدنِ کانِ جہان مفتاح قفلِ تاج و تخت

تیز رو کیونکر نہ اشہبِ فلک کا سو وی کر رخت
ایسی شاہنشاہ کی تعریف مین مشکل ہی سخت

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

کیا ہمارا منہہ جو ہم تعریف اس منہہ سی کرین
کیون شا اصنام جہان چشم اطاعت کو دہرین

شاہِ عقبیٰ اب مصیبت تلک سائل پھرین
ایسا کچھہ کیجیے کہ دشمن آپ جل جل کر مرین

حاجتین سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

گو گنہگار ہین نہ ایسی دنیا مین نہین
تم سا یاور پر گنہگار و نگا عقبیٰ مین نہین

تم مین جو اعجاز ہین ہرگز مسیحا مین نہین
عرض مین کیا کیا کرون شاہ جہان کیا کیا نہین

حاجتیں سب بندے ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

بخت خفتہ کو مری بیدار جلدی کیجیے
سو رہی ہین آنکہ ہشیار جلدی کیجیے

دشمنونسی آنکر تلوار جلدی کیجیے
دوستونکو حرب مین غمخوار جلدی کیجیے

حاجتیں سب بندے ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی اب کیجیے

جب کبھی قایم کیا ہو بخشو طاقت سیر کے
دل سی ہبانکی ہلادو کی صورت پر کے

مشتہر ہے کافرونکی سب حکایت بیر کی
ہر گھڑی کہتی ہین ہم منہہ سی خلانی خیر کے

حاجتیں سب بندے ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

مہر دین ماہ امامت نجم افلاک خدا
بہر پیغمبر زیادہ کیجیے اب حق صلا

عرض کرتا ہی سائل رد نہو یہ مدعا
حکم ہرگز اوٹھہ نہین سکتا ہی آقا غیر کا

حاجتین سب بندے ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

یہ تو ہین کیونکر کہون عرضی ہی گذری نہین
ایک مدت سے شہا دل ہی اندوہگین
عرض کرتی ہی ہمیشہ حال ویرانہ مین
اور دعائین بارہا کین عرض جا بی کہین

حاجتین سب بندے ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

لیک ورد شب عجب آفت مین ہین ہم مبتلا
وہ سمجھتی ہی نہین شاہا تمہارا مرتبا
کافرونکی ظلم ہین بیدینونکا ہی جمگھٹا
ہم کہین کس سی کہ دامنگیر ہی شرم وحیا

حاجتین سب بندے ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

یا علی بہرِ خدا اب مہربانی کیجیے
میری معروضی اب جلد انشا نی کیجیے

بیکسیت حال کی بالکل کہانی کیجیے
واسطہ زہرا کا طرز غیب دانی کیجیے

حاجتیں بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

حلقۂ زنجیر دری لگ گئیں آنکھیں مری
راہ تکتا ہون حمایت کے حمایت ہو ابھی

جو عنایت تجھ سے اور مرد و دہن سب خارجے
اب تہی میدنے ہی وہی صورت دہر کے

حاجتیں بند ہیں حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے

تمسی کہتا ہون کہ مطلب میری آئیں تمام
کون ہی جس سی کہی عرض جا کر میں اس ڈہسکی کلام

مرجع دنیا ہو تم ہو ہماری یا امام
عرض کرتی ہیں تہا مہر تمسی خاص و عام

حاجتیں بند ہیں حاجت روائی کیجیے

یا علیؑ مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

یوسفؑ یعقوبؑ کے تم سُن ہی ہو چاہ مین
کاروانکو بہیجا پانی سا ہارا ہ مین

سکۂ حکم علیؑ جاری ہی مہر و ماہ مین
بار ہا تشریف لائے ہو بشارتگاہ مین

حاجتیں سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علیؑ مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

عیسیٔ گردون نشین کو تمنی بتلائی ہی راہ
خضر کو بتلا دیا ہی گر ہوا کوئی تباہ

راحت و آسائش عالم یہ ہی شہ کی نگاہ
حکم اقدس سی عیان ہی مہر و مہ شام و پگاہ

حاجتیں سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علیؑ مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے

مجکو آسائش ہی کہی اِن دنون خونین سو ہون
راہ حق مین جب مجہی دینا ہی خوش ہو کی دون

جو مری ملین بہا ان ہی وہ عباین سب مین کرون
جام حب حیدری ہی روز بہر بہر کر پیون

حاجتیں سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشائی کیجیے

آپ سے ناچار ہین سب عرض کرتی ہین شہا
کاسۂ چشم حریصان تنگ تو دنیا ہین بھرا

کونسا سائل ہی جو اس در سی خالی گیا
مین تو حق حق مانگتا ہون یا علی یہ مدعا

حاجتیں سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشائی کیجیے

مانگتا ہون ایسی لا سی مبدل المآب
اور مٹین سارے ان کی لگی یہ رنج و تعب

یا علی منصور کیجی مجکو ہو اسباب سب
تم سوا اے شاہ اور کس سی کرونگا عرض کب

حاجتیں سب بند ہین حاجت روائی کیجیے
یا علی مشکل کشائی کیجیے

کہہ رہا ہی اپنی اختر کی خبر لو یا امام
تم سی بڑھکر کون ہی دونو جہان مین نیکنام

ذوالفقار حیدر کی شکل دکھلا دو سام | | اوسکی صدقے میں عنایت ہو وہی آخر کو حسام

حاجتیں سب ہیں حاجت والی کیجیے

یا علی مشکلکشا مشکل کشائی کیجیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف دیوان مبارک اوّل تصنیف معلّی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

مفاعلن فعلاتن بحر مجتث مثمن مخبون مفاعلن فعلاتن

الٰہی عشق ترا میری دل سی دور نہوگا | گناہگار ہون پر اب کبھی قصور نہوگا

تو ایسی شمع ہی تیرا جمال گر نظر آئی | چراغ خانہ کا ہرگز وہان نور نہوگا

شراب ساقی کوثر سی اسین لبالب | ہزار شیشہ دل توڑین چور چور نہ ہوگا

آرام کی قابل نہین ہی دل نادان | یہہ تیر عشق مین کس طرح شکور نہوگا

یہ ساز وہ ہی کہ جس سی کبھی صدا نہین آتی — یہ ایسا دل ہی کہ جسمین کبھی سرور نہوگا

کرشمی لاکھہ لاکھ کردکھائی وہ رخ رنگین — تری نظارہ کی قابل جمال حور نہوگا

غرور ہی تجھی زیبا کہ تو ہی مالک عالم — کلام بی ادبانہ تری حضور نہوگا

لوای حمد کا سایہ جو چاہتا ہی تو ٹھہر
تو سر پہ سایۂ بال ہما ضرور نہوگا

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاع لات مفاعیل فاعلن

بندیکو اوسکی عشق ہی ذات و صفات کا — مبدع حقیقۃ ہی وہ اس کائنات کا

دست طلب کہلا ہی حیات و ممات کا — پابند کیون ہون نفس بی ثبات کا

کیونکر نہ ہو کریم و رحیم و علیم وہ — موصوف کو نہ عجز ہو اپنی صفات کا

میری زبان ناطقہ کیونکر نہ لال ہو — پہنچا خیال و واہمہ گرد اوسکی ذات کا

اعجاز عیسوی جو لبون سی دکھا دیا
ہر تار زلف کیوں نہ ہو رشتہ حیات کا

مضمونِ آہ سی مرا دیوان سیاہ ہی
محتاج پر قلم ہی دہن کی دوات کا

ہر صفحہ دودِ دل سی سیہ رنگ ہوگیا
دہوکا ہی صبح کو مری اونپہ رات کا

اگلگا مین دل بہانہ مرا تو بچای گل
ای بت تجہی ہی واسطہ لات و منات کا

ہر عضو پہ دل مرا سانچہ سا ڈہلگیا
دیکہا نہین ہی ایسا صنم کوئی گات کا

منہہ پہ گیا رقیبو نکا شیرین دہا نسی
کس درجہ تلخ کام ہوا ہی نبات کا

ناقوس برہمن سی صدا آئی اذان سنی
مسجد سی مجکو قصد ہوا سومنات کا

خاطی ہین ہم غفور ہی وہ مالک جہان
اختر کو آسرا ہی فقط اوسکی ذات کا

## غزل در بحرِ رمل مثمن محذوف منکلام پادشاہ مقید اختر

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

جب تصور آپ کی تصویر کا آنی لگا — وہم اوسکو پیرہن لا کہون ہی پہنانی لگا

جب کسی برگمان نی ابرو خوش تان لے — دہن مین اوس پستہ لب کی نہین کچہ بہی گانی لگا

دست پاکس نی نکالی تہی بتا تو جانِ من — ماشاء اللہ آپ کو بہی حوصلہ آنی لگا

شمع محفل مین جب آیا رقیبو نکا خیال — کان کی لو پاس آکر کوئی بہڑکانی لگا

مستِ چشم نرگسین مسکو ہوا ن اپنی مغان — جای گلدستہ ہی محفلمین ہمانی لگا

پیشتر ہی جب نکالی تہی ہان تک خیر تہی — اب گریبان تک بہی قاتل ہاتھ ڈالنی لگا

## بحرِ رمل مثمن محذوف

### فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

داغ ہر اک میری تن پر دیدۂ بینا ہوا — دید کو تیری ہمہ تن چشم یہ سینا ہوا

چشم پر ابرو ہی بام حسن کا زینا ہوا — رخ کی آئین سی خجالت مند آئینا ہوا

منہ دکہا کر ہجر کی شب نی مجہی اندہا کیا — صبح وصلت کی چمک سی آئینہ سینا ہوا

ایک ہفتی تک گلستانکا سبق تھا گُل کو سما<br>طفلِ غنچہ کی لیی یہ روز آدینا ہوا

ظلمتِ شب مین بختیونکی آنکھین سو گئین<br>جو سکندر کی طرح اِس لف کا بینا ہوا

حسرتِ وی مُصفا سی دہن ملتا نہین<br>چشمۂ حیوان سکندر پر نہ آئینا ہوا

اِس تواتر مین تو چارا کچھ نہین اپنا مگر<br>رختِ نو بسیدہ ہاے مضمونِ غیر کا چھینا ہوا

کچھ کمندِ زلف کی حاجت نہین آتی کہ چشم<br>ابرؤنکا طاق پیشانی پہ گر زینا ہوا

بال پڑ جائینگی تیری کاسہ سر مین ضرور<br>محتسب اپنا شکستہ ساغر و مینا ہوا

شوقِ روی یار بہی لکھا کرینگی پشتِ مرگ<br>وصل کی امید پری ہجر گر جینا ہوا

میری جھگڑنکی سماعت شہر مین جا بجا نہین<br>سال گذرا قاضیو قصہ وہ یا رینا ہوا

شعر گوئی سی تجھی چھٹی ملی شوخی نکر<br>طفلِ مکتب آج کا دن روزِ آدینا ہوا

آج اختر ہے کریگا می کشی آکر ضرور<br>میکدہ مین مہر و مہ کا ساغر و مینا ہوا

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

## بحر رمل مثمن مخبون محذوف

بحر الفت میں دلا دین تر چھوڑ دیا
ناخداؤں نے جہاز آج کدھر چھوڑ دیا

سوتی جاگی نہ کبھی بحر عدم میں جا کر
خواب میں وہی میں نے نظر چھوڑ دیا

ایسا گم گشتہ رہ عشق میں ہوں میں راہ نما
خضر ہٹیگا اگر میں نے سفر چھوڑ دیا

تیری سی راہ دہن کا کوئی مضمون نہ بندھا
کسی شاعر نے معمّا یہ مگر چھوڑ دیا

پنجۂ چشم سے کیا باز اجل نے چھینا
طائر دل مرا شہباز کدھر چھوڑ دیا

داغ دیکے کیا اوسکو نہال اے گلرو
تو نے باغ جہاں میں جو ثمر چھوڑ دیا

ہتکڑی سی مری اوسکو ہوئی تم
حلقۂ طوق میں کیوں ڈر کے مگر چھوڑ دیا

تیری سایہ سے جو ہوگیا میں دیوانہ
میرے سایہ کو ہمسائے نے گھر چھوڑ دیا

اوسکی دروازہ سے برباد نکر مشت غبار
خاک اوڑنے سے تیری راہ گذر چھوڑ دیا

ہجر میں وصل صنم خط کو اڑا لائی ہی
قاصدوں نے مری نامے کو اگر چھوڑ دیا

کسی دہقانی نی بدلی جو نظر غصے سے | ابر تر ہمسے ہوئے ہیں تیغ مہر چھوڑ دیا

قافیہ تم دہن یار کا باندہو اختر

نیشکر جو ہیں لیا شیر و شکر چھوڑ دیا

## بحر رمل مثمن مخبون محذوف

عشق یوسف میں دل زار جو یعقوب ہوا | رنج پر صبر کیا صورت ایوب ہوا

گرگ دل مصر میں یوسف کو اُٹھا لایا ہے | اے عزیز آج ہی کنعاں میں یعقوب ہوا

عشق میں بڑھ گئی اسقدر جہ محبت ہمکو | یہی عاشق ہوا یہی مرا محبوب ہوا

ایسی لکھی ہیں جو تعریف سلیماں ہی قلم | میرا دیوان ہی بلقیس کا مکتوب ہوا

خفتگی میں جو مری تخت سلیماں گذرا | بخت بیدار ہوا خواب گیا خوب ہوا

طالب لف کو سو دیتی سیری ہو گے | قصہ عشق سے کہہ حسن کا مطلوب ہوا

پنجہ شہباز نظر کا نہ کبھی چھوڑیگا | طائر دلکو اگر عشق ہی مرغوب ہوا

اشکِ خونین سی لکھی داغ سیہ مہر کو
صفحۂ دل سی ہی یار کا مکتوب ہوا

قاتلا مجکو سبکبار کیا مقتل مین
سر گرانی تہی یہ سر دور ہوا خوب ہوا

نقشِ حب لکھہ کی کرون ہر جبین کو تسخیر
ای فلک ایک پری رو مرا محبوب ہوا

کل سخن میرا سمجھہ جائینگی شاعر اختر
آج بڑبڑاتا پہرتا ہون مین مجذوب ہوا

## بحرِ خفیف مسدّس مخبون مقطوع

شعلۂ آہ تک حبیب آیا
وہین پہر کر رقیب آیا

کیا ذہین میرا دل ہی نامِ خدا
طفلِ مکتب تہا پر ادیب آیا

میرا سایہ مجہی ڈراتا ہی
دیو شب ای پری مہیب آیا

کیون پہڑکتا ہی تن مین طائرِ روح
مژدہ آزادی کا قریب آیا

سیرِ دارِ بقا ہی قسمت مین
دارِ فانی مین بد نصیب آیا

غمِ فرقت ہے سینے مین مہماں — میرے دل مین مرے حبیب آیا

تجھپہ بالِ ہما کا سایہ ہے — ای شہِ حسن مین غریب آیا

تنگدی مین بتو نکلے توڑنیکو — دوشِ محبوب پر حبیب آیا

یہ کششِ ہی می حرارت مین — سرعتِ نبض سی طبیب آیا

خوانِ نعمت سے سیر کیونکر ہون — شکر ہی مرغِ غم عجیب آیا

واعظا عشقِ یار دونا ہو — سرِ منبر اگر خطیب آیا

سبزۂ خط مین دائم لف پڑے — دلِ وحشی مرا قریب آیا

کر مبدل زبان ای اختر
دورۂ سال ہی قریب آیا

## بحرِ خفیف مسدس مخبون محذوف

خواب آنکھون مین مثلِ خواب ہوا — حضرتِ دل کا کیا عتاب ہوا

رخِ پر نور آفتاب ہوا
شورشِ دل سے دل کباب ہوا

درجِ دل میں تھا اشک خون نہیں سرخ
صدفِ چشم میں خوشاب ہوا

ہے جو وہ بحرِ حسن مدِ نظر
اشک بھی چشم میں حباب ہوا

پاؤنکی نیچے سے میں نکلے
آسمان اک خطِ سراب ہوا

کسکے عزت رہی ہے یہ زمین
مین تو اے آسمان خراب ہوا

بیحیائی سے کیون حیا آئے
بی نقابی سے خود حجاب ہوا

کسکا منھہ دیکھہ کر سوار ہوئے
ماہِ نو صورتِ رکاب ہوا

اک زمانہ ہے زیرِ چشم نہان
اوسکے آنکھوں میں میل خواب ہوا

اوسکے زلفونیہ لاکھہ بل کھائے
درِ دندان سے آب آب ہوا

کیا جلو نگاریکا عاشق ہون
زاہد اکس طرف خطاب ہوا

فرد مین لاکھہ ماہرو مین سعد ا

دیکھہ احشر یہی حساب ہوا

## بحرِ رمل مثمن محذوف

جاسے بیجا ہوگئی کسکا رہا مسکن بجا
عشق کی منزل میں کب ہیں دوست او دشمن بجا

رقصِ پائے یار پر پامال ہیں اہلِ فرنگ
ٹھوکروں سے اوس بتِ خودکام کے ارگن بجا

کسکی زنجیریں ہلیں زندانمیں با دِرِ الف سے
غل مری وحشت کا ہے یا پاؤں میں آہن بجا

آہوئے چین صید ہوں آنکھوں سے تیری شہسوار
چوکڑی وحشت میں بھولیں گر سمِ توسن بجا

عرش سے اوتریں ستارے اور جڑیں ہیں تارِ نفس
دستِ نازک سے ستار اے بتِ پرفن بجا

دوستی سے بست میں زہرہ جبیں زنجیر کی
میرا تعویذِ لحد کہتا ہیں دشمن بجا

صید کرلیتا ہے وقتِ فکر جو بازِ قلم
مرغِ مضمونکو مری ترسی ہی شیون بجا

خوشبوؤنکی ناک سے صیاد کب غافل ہوئے
کونسی بلبل کا گلشن میں رہا مسکن بجا

رہروِ ملکِ عدم کا حال کچھ کھلتا نہیں
اے حسن اس قافلے پر ہے ترا شیون بجا

اس گلی کی زمی پہ بلبلین نغمہ سرا
یہ گئین سب تا بہ بین آ وانسی لگن بجا

اس خزان مین کیفیت گل کی جو ای اختر ملی
ہو گریبان پرزی پرزی اور نہو دامن بجا

## بحرِ ہزج مثمن اخرب

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

ابرو کا کوئی مجھ پہ اب وار نہ ٹھہریگا
وہ ترک ہی عیاری ہی نہار نہ ٹھہریگا

کانٹا ترِی تلوی کا آنکھوں سی نکالین گے
کھٹکا ہی نگاہون مین تیری خار نہ ٹھہریگا

پامالِ غزالان ہی یہ سبزۂ عارض ہے
وحشت ہوئی بلبل کو گلزار نہ ٹھہریگا

کیا عہد ترا ہوگا اِک قول سے تی عاشق
دو بوسون پہ ایجاب ان اقرار نہ ٹھہریگا

بند ہے دلِ مجنون گیسو سا پریشان ہی
ہارون مین جو الجھی گا زنہار نہ ٹھہریگا

پہچین ہی وہ گل کا اوس سی وی مصفّا
آئینی پہ بہسلی کا یہ یار نہ ٹھہریگا

اِک پاؤں سی بہاگی گی یہ شمع خجل ہو کے
شعلہ تری عارض پہ زنہار نہ ٹھہریگا

مجکو بھی کہا دینا آج اپنا رخِ رنگین
فردائے قیامت پر دیدار نہ ٹھہریگا

آنکھوں میں ہم اٹکا ہی لدم میں وان ہوگا
اس نرگسِ شہلا کا بیمار نہ ٹھہریگا

آنکھوں سی گرا دونگا ہاتھوں سی بطِ مے کو
مجھ رند کی پاس آکر خمار نہ ٹھہریگا

آفت قد و بالا ہی دنیا تہ و بالا ہی
اس دار پہ دل میرا دلدار نہ ٹھہریگا

ٹٹ پونجیوں کا اختر میخانے میں در آمد ہے
دکان اوٹھا ڈالو بازار نہ ٹھہریگا

## بحرِ ہزج مثمن سالم

تری حد تک اونسی آزمانا ہو نہیں سکتا
ہنوز اسی کعبۂ دل آج ڈھانا ہو نہیں سکتا

چمن میں بارِ شبنم کا اوٹھانا ہو نہیں سکتا
وہاں تک ہون سرِ گل آشیانا ہو نہیں سکتا

ہوائی قد و بالاسی میں پر آسمان پایا
فلک تربت پہ میری شامیانا ہو نہیں سکتا

بہت وا جو ہون پھر بین ایامِ الٰہی
چمن میں غنچۂ گل کو ہنسانا ہو نہیں سکتا

| | |
|---|---|
| ہوا خانہ خراب العشق حُسن وارفانی سے | مکان ایسا ہی جسمین کارخانہ ہو نہین سکتا |
| تری تارِ کمر سی ایسا لاغر ہو گیا مجرم | رگِ گل کا بہی ویسا تار پانا ہو نہین سکتا |
| دہونئیں آتشِ گل کی عبث ہے حسیم تر بلبل | ہوا مین ابر کا تجہسے اڑانا ہو نہین سکتا |
| تری اس تیغِ ابروسی پہرا منہہ رگیسو کا | یہ آہن زہر مین ہی اب بجہانا ہو نہین سکتا |
| تمہاری سینہ زوریکی ہی مضمون مین جو چالاکے | سمندِ فکر کی منہہ مین دہانا ہو نہین سکتا |
| زمینِ نو اگر امی آسمان گردش سی ملتی ہے | تو مضمون کہین ہمسی چرانا ہو نہین سکتا |
| تعجب ہے کہ بادِ نفسی ہی روشنی رخ کے | چراغِ خانہ گیسو سی بجہانا ہو نہین سکتا |

خدا جانی کہ اوس مہر کا دروازہ کسجا ہی
وہ اختر ہون کہ مہ کا آستانا ہو نہین سکتا

## بحرِ رمل مسدّس محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

| | |
|---|---|
| قد و بالا سے نہ و بالا ہوا | بول بالا عالمِ بالا ہوا |

وصل مین اشکون سے گرد دریا ہوا
ہجر کی نالی سی دل صحرا ہوا

صید کر جانان کسے وحشی کو تو
مرغ دل ہے گود کا پالا ہوا

اب باندھین گے ترا تار کمر
شاعرونکے آنکھہ مین جالا ہوا

روشنی کس مہ کی وقت فکر ہی
یک قلم مضمون ہالا ہوا

نازکی پاسی مرقد پر مری
سنگریزہ روے کا گالا ہوا

زعفرانی رنگ پر ہنستی ہین وہ
قہقہہ لب پر یہان نالا ہوا

یہ شب ہجران یہ مجکو ہی گمان
دہوپ مین پہرتے کرن کالا ہوا

گرمی خورسی سے جلے جرّاح ہی
داغ دل سے ور گرہ پہاہا ہوا

اب کریکاون بط مے کو شکار
میکدہ بہی ساقیا دریا ہوا

فکر جب تیری در دندانکی کی
سلسلے سی بحر دردانا ہوا

تیرا جہان جو ہوا تہا وصل مین
لخت دل اب ہجر سے کہانا ہوا

اس میں نو سی احتشر دور کر
ہو جو مضمون کہن باندھا ہوا

## بحر رمل مثمن مخبون محذوف مستزاد

خلش ناوک مژگاں سے جو گلزار ہوا — صفت خار ہوا
گلشن حسن کا کیوں طالب دیدار ہوا — تجھ سے دو چار ہوا

تم نے پامالی سے پامال یہیں ہے کہ روان زور چلتا ہے کہاں
سید فتنہ سے گیسوے ترا خمدار ہوا — پیچ درکار ہوا

شب ہجر آج ترے وصل سے ہاتھ آئی ہے کوئی ایسی نہیں نشے
درہم داغ سے میں دل کا خریدار ہوا — عشق بازار ہوا

بخت خوابیدہ میں گر بخت یکا گذرا مجھ پہ سایہ نہ پڑا
چشم انصاف سے میں طالب دیدار ہوا — دیدہ بیدار ہوا

تیر مژگاں ترے آزار سے اطفال ہمیں جو بہنسا کیا انکار خدا
تار تسبیح مرا رشتۂ زنار ہوا — تیر اقرار ہوا

میکدے میں مجھے درکار ہے اک جام شراب جو ہے خانہ خراب
کیفیت ہے جو تری چشم سے سرشار ہوا — عین ہشیار ہوا

سر بکف آج تو میخانے میں آیا ہے جوان جام پیر مغان
سر گرانی سے فدائے سر خمار ہوا — کیا سبکبار ہوا

تیری تلوار کا منہ دیکھ گیا محسن قاتل اپنا زلف دل
بل نہ نکلا کبھی گیسوئی خمدار ہوا — کیسا ناچار ہوا

بطِ مے کا جو سکا ابر ہوا کہین پیلا شیشہ و جام اُڑا شیشے

آج برباد مگر خانۂ خمّار ہوا مینہ جو سرشار ہوا

آج میخانے مین دل بہی شیشے نے سبھی توڑی آکر جو

محتسب کا سر سے گر دستار ہوا جام خونبار ہوا

پابرہنہ ہون نئی تیرے ہجر مین اپنی ہر چین خون بستی ہی سرخ زمین

میری تلوون و بستی سے دشت بہی گلزار ہوا پار ہر خار ہوا

مرغِ دل کسکا بچا تیرے آگے مژگان سے صنم صید کر نہ ستم

دامِ گیسو مین ترے اختر بہی گرفتار ہوا کیسا بیکار ہوا

## بحرِ ہزج مثمن سالم



کسی بالقیس وش کا داغ لعلِ آتشین ہوتا

سلیمانِ جہان کا نام بالائی نگین ہوتا

دکہاتا عشق کے جلوے مین اوسکی حسن کی صورت

وہ نازک ہون گی انداز سے وہ نازنین ہوتا

تصور سے لپٹ کر ہجر مین مین آپ ہی روتا

وصالِ آب و آتش کا اگر مجکو یقین ہوتا

یقین ہی دستِ دنیا سے بچا پاتا نہ ہی

اگر اس فاحشہ کی بزم مین خلوت نشین ہوتا

مری معشوقگی پر توسے اک اک داغ پڑجاتا

اگر ماتہی کا گہٹتا ماہ رویونکی قرین ہوتا

ستیاد غمکی ہی ابد تیری گتنا ہونسی
شعاعِ رخ جو پڑ جاتا تو تو بھی مہ جبین ہوتا

وہ مسکین ہون اگر اوسکی دلمین جگہہ ہوتی
زلالِ شیرین بھرتا تو آبِ آتشین ہوتا

شرف ہوتا جو اسکو آفتاب اُس گھر مین در آتا
جہان ہی عالمِ امکان مکان مین کیا مکین ہوتا

بہاتی ہی ہماری کشتیِ دل امتی کیا کیا
بڑا طوفان لاتا نوح جو پیدا حسین ہوتا

عبث چہلو نسی اوس نگین ادا کی قول ہارا ہون
حنائی سنغ مین ہیرا یہ دزدِ دل نہین ہوتا

ہماری بحرِ دلکی موجِ طوفان ہی عالم پر
فلک بھی بلبلا بنتا جو بالائی زمین ہوتا

ختن سی گر سویدا اِنکا باہر اِسکو کر دیتا
خطا سی اس بیاضِ چشم مین آہوی چین ہوتا

اگر ہم حالِ یوسف مین عزیزونکا کہا کرتی
تعجب کیا ہمارا دل ہی گر آستین ہوتا

پہپہولی دستِ گلچین مین ٹہنی یہ عشق کیسا تھا
نکرتا نکتہ چینی حسن مین گر قبح مین ہوتا

اتر الٹا ہوا افلاطون کا کیا نازک مزاجی تھے
عوض داغونکی لازم تھا کہ خالِ عنبرین ہوتا

نہ اوسکی توسنِ چالاک کی بھی ہم کمر پاتی
ہمارا جامۂ عریان اگر گھوڑی کا زین ہوتا

دوبالا حسن بڑھ جاتا ترا عاشق کی ہاں تہو سینی
جو نبض ہوتا تو مین دستِ کرامِ کاتبین ہوتا

جوانی مین سیہ ہوتی سفیدی ہی نہ دندانکے
ضعیفی مین سیہ ہی ہی مجہسی کیون اندوہگین ہوتا

جوانی مین خزان ہی ہی بہارِ گل نہین ملتی
اسی امید مین گذرا کہ برگِ یاسمین ہوتا

پڑہی یسین آسانی مین مشکل ہو گئی مجکو
سنانے سورۂ یوسف تو [illegible] ہوتا

مکانِ سینۂ ناداں مین جنت دل کہا یہی
پہنچتا خوانِ غم اوسکو جو مہمانِ حسین ہوتا

زمین دیکہہ پاتی ہم اگر اوسکا قدِ بالا
ہمارا پایۂ دل عرش پر کرسی نشین ہوتا

چمن مین گل سے بلبل کی اگر تعریف مین سنتا
کبہی کہتا نہ مین تحسین جو نامِ آفرین ہوتا

کسیکے تخت سے نفرت کسیکے تاجسے عبرت
فلاکت کا نشان ملتا اگر نامِ نگین ہوتا

بہت ڈرتا ہون مین کم عقلسی اختر نہی مصرع
مین اپنا دل ہی دیتا جو دنیا مین امین ہوتا

بحرِ ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

کیا عشق بکف آئی خریدار تمہارا / دکانین سماتا نہین بازار تمہارا

لکہا ہی خطِ سبز مین طومار تمہارا / ذلدن شکنِ شانہ ہی یہ مار تمہارا

کسکی رخِ رنگین پہ ہوا بلبل شیدا / پہولا جو سماتا نہین گلزار تمہارا

اینڈا جو ہوئی قد و بالا سی یہ شمشاد / سیدہا خمِ گیسو مین ہوا یار تمہارا

زنہار رقیبون کو گلی سی نہ لگانا / خارون مین اُلجہہ جائیگا یہ ہار تمہارا

کیا عارضِ رنگین پہ ہویدا ہوا سبزہ / ریحان سی سوا ہی خطِ گلزار تمہارا

نظرونکا رقیبونکی گذر ہو نہین سکتا / ہر بال ہی اپنا سرِ دیوار تمہارا

تلوونکو عبث سبزۂ خوابیدہ کا غم ہی / ہر آبلہ ہی دیدۂ بیدار تمہارا

کرلی دہنِ زخم شہادت کی دعا یہ / آمین کہی آکر لبِ سوفار تمہارا

کرتا نہ اگر کاکلِ پیچیدہ کا عاشق / پاؤن مین لپٹتا سرِ دستار تمہارا

ہی دائرۂ حسن مین بہی عشق کی صورت / پرکار مین کب کا رہی بیکار تمہارا

مطرب کی صدا ہی دلِ ناساز کا پردہ
بجو تار ہی جامی کا وہ مضمار تمہارا

عارضکی چمک زخمی ابرو کو ہوئی یاد
تڑپا ہی کری طالبِ دیدار تمہارا

بلبل کی رہائی سی ہوا طائرِ دل صید
تڑپا قفسِ تن مین گرفتار تمہارا

ہین معرجِ مینا سی شیشی و بالا
کمظرف ہی اس دور مین سرشار تمہارا

لہراتی ہین آواز یہ ہین ساز کی و مینا
ہر لفِ سا مار ہی مضمار تمہارا

مین سرو کو اس باغِ جہا مین کہون قد
پڑتا ہی مگر سایۂ دیوار تمہارا

دیو شبِ ہجران کا پڑا مجھپہ بہی سایہ
آسیب تعب خود بن گیا بیمار تمہارا

منکر سی نکیرین بہی نکارو نہین ہین تنگ
مرنی پہ بہی چہٹتا نہین اقرار تمہارا

بل شعر مین آجائیگا بجلی کی کمر بہی
سیدہا جو ہو گیسوی خمدار تمہارا

اس چشم کو دیدار اگر مدِ نظر ہو
سوئی نہ کبہی دیدۂ بیدار تمہارا

اڑتی بطِ می لف کی زنجیر مین غل تہا
صیاد بجا قید سے خمار تمہارا

مژگانسی پہپہولی جو بلی وصل مین انکل
ہر آبلی کو چوستا تہا خار تمہارا

مین طائرِ دل آج اڑاؤنگا ہوا پر
شہبازِ نظر ہو رہی طیار تمہارا

بلبل کو جو صیاد کی پرخاش اڑائی
بی پر کو کری صید گرفتار تمہارا

مژگانکی چہری تیز ہو پہر گاو کُشی ہو
دہو کی سی برہمن ہی طلبگار تمہارا

بل آئیگا تلوار مین مڑ جاؤ گی ای بُت
دوڑا مری گردن کا ہی زُنّار تمہارا

کچہہ حسن ہی کہتی ہو اگر عشق فزون ہو
موجود ہی اختر سا خریدار تمہارا

## بحرِ خفیف مسدس مخبون محذوف

حسن اور عشق تخت و تاج ہوا
ہجر ہی وصل کا خراج ہوا

چتر گردون پہر مضامین پہ
میرا دیوان کسیکا تاج ہوا

حکمرانی ہی حسن کی ای عشق
سکّہ داغ کا رواج ہوا

شاہد پاک پایا دنیا مین
جسی سمجھے تھی گل وہ آج ہوا

لب جان بخش کا کہنچے گا اثر
گر مسیحا مرا علاج ہوا

توڑ کر اپنے جان ہر دو نگا
مستقیمے سے گر علاج ہوا

پائی بلبل نی کی یہ گستاخی
سر گل پر گذر جو آج ہوا

آدمی زاد خود ہی گندم رنگ
برخلافی سے کیون اناج ہوا

کیسی شیطان بن گئی دہقان
کیون نہ بہکائین گر اناج ہوا

دخت رز سے جنب ہوا زاہد
تو نہ ہے اک جام احتیاج ہوا

شعر خوبی او ٹھا دمضمون
ملک دیوان کا یہ خراج ہوا

سخت گوئی سنے گا کون اختر
نارسے کا اگر رواج ہوا

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

شمع کو آتشین نالی سی تی پگہلتے پایا
دل محرو سی پروانی کون جلتے پایا

قاتلا ہئی سی تلوار کا یہ منہہ میٹھا
دہن زخم کو بہی ہمنی ابلتے پایا

گفتگو کرتی ہین سون تری می صورت سیتی
ان خیالون کو تصور سی بہلتے پایا

کون لڑکا ہی ڈرایا شب ہجران کسکو
تو نی کب اسکو سیتی سی دہلتے پایا

شعلۂ رخ سی ہی لگو نہین کچہہ آسیب
آگ مین ہمنی سمندر کو نہ جلتے پایا

بحر خوبی نی مجہی ور جو چشمو نسی کیا
مثل پارہی دل مضطر کو اوچہلتے پایا

قتل کرکی جو مجہی عطر لگایا اوسنی
ہاتہہ لوس فتنۂ عالم کو بہی ملتی پایا

اسقدر عشق سی اس حسن کی صورت نکلی
گرتی گرتی تری حسرت کو سنبہلتے پایا

نظر صاف سی جسنی مجہی دیکہا ہنس کر
آنسوؤنکو مری چشمون سی نکلتے پایا

لب رنگین پہ مسی کی سیاہی دیکہی
افعیٔ زلف کو یاں زہر اگلتے پایا

کج کلاہون کو عجب ناز ہی اس جا مین
ہمنی ہر شعر کا انداز بدلتے پایا

یون خدائے نغمہ پرداز ہر شعر ترا شاہد اختر
بُت کو بہی سانچی مین اِس طرح ڈہلتی پایا

## بحرِ رمل مثمن مقطوع

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

کیا تراکت ہے کہ ہی تیغ کمر مین تنکا
کیون نہ بہاری ہو جو رہ جای سپر مین تنکا

زیر پا آئی صبا صاف نکر مشتِ غبارِ
میری پلکو نکا رہی راہ گذر مین تنکا

آشیان بلبل شیدا کا جلا دیگا ضرور
دیکہہ پائی گا جو صیاد شجر مین تنکا

دل تلک چہین لیا وصل مین اپنی خانہ خراب
خارِ فرقت کی سوا اب نہین گھر مین تنکا

مین جو جاروب کشِ مژگان کرون
صاف دکہلائی ندی راہ گذر مین تنکا

آتشین نالون سی جلتی نہین یہ خارِ مژہ
کیا تعجب ہے کہ باقی ہی شرر مین تنکا

اپنی گردش جو ملی یاد مگر سی ای چرخ
کہکشان کیون نہ پہر میری نظر مین تنکا

بالبان کا نو نہین پلکون مین پہنچی گو نہ
دیکہہ لین جان بہلا آج گھر مین تنکا

بالیان کانونکی کیا کیا نہ دیا دل چھید مینگی
ناک کا جس کی کھٹکتا ہی جگر مین تنکا

خندہ زن طائرِ دل طفل کی شوخی سی ہوا
باندہ دیتا ہی کبوتر کی جو پر مین تنکا

جوشِ وحشت سی ہوس تھی جو اسی خار و نگی
رونگٹا بن گیا ہر ایک بشر مین تنکا

کیفیت دست مژہ سی نہ ملی آنکھون کی
خاصیت نشّ کی رکھتا ہی اثر مین تنکا

شاعری کرتی ہین اختر جو کلی کوچہ مین
سخت دشوار ہی بندش سی کمر مین تنکا

## بحرِ ہزج مثمن سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

گمان ہی میکدی مین ساقیا کچھ اور مشرب کا
یہ بیہوشی ہی قائل کس طرح ہو میری مذہب کا

طلب کو سطلب مطلوب کب حاصل ہوا طالب
جسی دنیا مین دیکھا آشنا ہی اپنی مطلب کا

وہ میکش ہون بلندی کی سو اپنی نہین دیکھی
چھلک جائی جو ساغر پھر ہی دیکھا ہو لبالب کا

شرر بی آہ کا اللہ مین ہون سنگدل زاہد
بتونکی یہ شرارت ہی گمان ہوتا ہی یارب کا

وہان پایا بڑا درجہ تری تقریب سی بیشک
بڑا درجہ یہان کیونکر نہو جائی تقرب کا

سیاہی دو انکی فرقتمین وصلت مین سفیدی ہے
بدل جاتا ہی یا رب ماہرو مین رنگ ہر شب کا

ملا ہی حنظل فرقت ہی شیرین عین تلخی ہے
اثر ہی نوشدارو کی لب جانانمین اس لب کا

تری تیر مژہ سی تمین غم کو زہر چڑہتا ہے
یہ پارہ نوش کر زہر اونگلتا ہی نیش عقرب کا

وہ تیرہ بخت ہون لکہا ہی چہر شب سوا تمین رو
سیاہی کا گمان ہوتا ہی اوسکو میری کوکب کا

عمل مین بہی اثر ہی عشقکا گر نقش حب لکہے
مسخر حسن زہرہ کر اثر ہی اوسمین کوکب کا

تناسب ہے جو حسن و عشق مین ناصح نہ سمجہا تا
مناسب اوسکی نسبت مین نہین یہ لفظ النسب کا

یکایک عشق کب نکلی کہ شہر حسن مین گہر ہے
فراق اس روحکو کیونکر گوارا ہو وہی قالب کا

خبر کی کان مشتاق آنکہہ کو منظور نظارہ
جدائی مین تڑپ ہی بس ایک ساعت ہے عالم ان سب کا

ملی ہی نجد کی جاگیر لیلی اوسکی عامل ہے
پتا پوچہا کری صحرامین مجنون میری منصب کا

وہ گمگشتہ ہون راہ عشق مین خود کو نہین پاتا
وہ کہتا ہی کہ آنا جب گمان ہوتا ہی یارب کا

تری صندوق تمین جان عاشق کا یہ خانہ ہی
نہایت بستہ لب تر ہی تہ تیری غبغب کا

وہی خورشید رو حکمت سے کب خالی ہی عاشق
رگڑ کر داغِ دل کہلاؤن عالم تابِ ماہِ نخشب کا

پہن زنجیرِ گیسو بتنکی اور کعبی مین کر سجدہ
پڑی بیدار و کافر مین بڑا غل تیری ہی مذہب کا

ہمارا دور پھلی ہو چکا مت نے نگر ساقی
نہ رکھہ اب کام اِس میخوار سے بھی بیش ہی جب کا

سکندر کیطرح حسرت لئے پھرتی ہین ہم وحشی
کہ لذّت چشمۂ حیوانکی دی ہی آبِ الماس کا

تیری بخشش ہر شہ سی عالمِ فانی مین چھٹی ہو
خدایا جامۂ تن قطع کر دو راہِ عقرب کا

زمین مین تو بظاہر کو ٹیکتا ہی حقیقت مین
مگر پایہ ہی سارا آسمان تختِ مقرب کا

دوئی تجھہ مین نہین سمجھا ہی نہ یکو ہی تو واحد
اکیلی کی تجھی کو قدر ہی مالک ہی تو سب کا

زبان تو تلخ ہی شیرین دہن کا ذکر کرتی ہو
نہ سمجھی گا تمھارا شعر اختر کوئی اِس ڈھب کا

## بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

حامی ہماری حال کا شاہِ نجف ہوا
دشوار تھا جو امر دلا لا تخف ہوا

خاتم ملی ہی ہمکو سلیمان کی طرح سے
آیا جو آفتاب تو گھر کو شرف ہوا

روشن ہی یادِ حیدرِ صفدر سی میرا دل
اسمین مکین جو آیا مکان کو شرف ہوا

آیا جو بین جمالِ جہانتاب کا خیال
ہر داغ یادِ رُخ سی مہ بی کلف ہوا

عاشق کو تیری خاک سی اعجاز ہی حصول
ہر سنگریزہ ہاتہہ مین دُرِ نجف ہوا

مضمون جو تیری گوہرِ دندان کی بہر گئی
دل سینی مین ہمارا بجای صدف ہوا

حق سی علی ملا ہی علی سی ملا ہی حق
جسکی طرف علی ہی وہ حق کی طرف ہوا

دہویا ہوا ہی نامِ خدا نامِ شیرِ حق
بحرِ گلاب آبِ دہن جائی کف ہوا

ہیں رُخ کمان کی طرح ہی چلا پینگی جب صنم
ہر خار چشم تیر بلا بہرِ ہدف ہوا

غاصب ہمارے رہی شستِ مضامین کو چہین لین
حیدر سی شیخ حق کا دلا حق تلف ہوا

دامن مین شب کے کیون نہ خورشید منہہ چہپائے
عارض سی تیری چاند کی اوپر کلف ہوا

مومن بدر سی گرچہ سپہر بر خلاف ہو

اختر حقیقتہً وہ بہت ناخلف ہوا

## بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف



اختر فراقِ ماہ مین بیصبر ہو گیا
اِک ماہ ایک سال ہوا جبر ہو گیا

اوس رُتِ وشکی یاد تھی مسّی کی تیرگی
نکلا دھوان جو آہ کا بس ابر ہو گیا

دستِ طلب شہید کا مقتل مین تھی دراز
پائی نگار آج سرِ قبر ہو گیا

زُہّاد کیون نہ یادِ خدا بھولین ای مسیح
ترسائی یادِ بُت مین اگر گبر ہو گیا

بی شوق تیرے یاد سی بی صبر ہون صنم
آیا جو شوق سینی مین خود صبر ہو گیا

ہرجائی یار جا سی اوسی سمجھہ گیا
مجبور پر یہ آج بڑا جبر ہو گیا

سبزہ گلو کی عارضِ رنگین کا دیکھہ کر
گلشن مین میرا دیدۂ تر ابر ہو گیا

ہر اِک ہوس کو دل مین یہان تک کیا ہی قتل
جو داغ تن پہ پڑ گیا وہ قبر ہو گیا

سیماب سی ملا ہی تحمل کا مرتبہ
بیصبر کو جو دیکھا دین صبر ہو گیا

جب تک نہ قتل کر چکا سجن تہا وہ ترک
تڑپا شہیدِ ناز اوسی صبر ہو گیا

کشتی پہ برقِ وش کی تڑپا کئے فاختہ
مرقد پہ کشتنی بار مکرر ابر ہو گیا

کیونکر زمینِ حسن کا پہر آسمان ملی
اختر اہی سی عشق مین بیصبر ہو گیا

## بحرِ ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

برباد نکر اسکو ذرا ہاتہہ پہ دہر لا
اے بادِ صبا خاکِ درِ یار اڑا لا

صیاد سی کیا فکر ہی اے طائرِ مضمون
کاغذ کی تجہی پر ہی لگین کام تو کر لا

چاہِ ذقنِ یار کی الفت مین ہی روتا
چشمون سی رقیب اسکی تو اک ڈول تو بہر لا

لیجا دلِ بیتاب نشانی مری قاصد
سیماب سی ہی مرتبۂ عشق خبر لا

یہ کان ہین مشتاقِ خبر قاصدِ جانان
آنکہون کو بہی دیدار ہی منظورِ نظر لا

حیران ہوئی داغِ سیہ کہل گئی قلعی
آئینہ رخ شامِ غریبان پہ سحر لا

میخانی مین ٹوٹا ہی شیشۂ دل بہی — نالون سی اسی خشک کرون دیدۂ تر لا

خود کہو گیا پایا نہ مگر موئی میان کو — ہتھکا ہو مرا تارِ نظر اپنی کمر لا

گم گشتہ وہ ہین بن گیا خود غولِ بیابان — قاصد مجہی پہچان اگر گردِ سفر لا

سینی ہی مری عشق کی ہین داغ نمایان — ٹہیا ہی یہ حسن کا تو ہاتہہ مین زر لا

منقار سی توڑا کری ہی آتشِ گل کو — امیدِ دلِ بلبلِ نالان کہین بر لا

حسرت ہی کہین حسرتِ دل اسکی نکالی — اس اخترِ غمگین کی لئی دیدۂ تر لا

## بحرِ ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

عاشق تو مسلمان ہی عیسائی ہی ترسا — ای بت مجہی تو بہرِ خدا اتنا نہ ترسا

ساونکی طرح ہجر مین منہہ انکہونسی برسا — بجلی سا پڑا وصل مین کچہہ نور نظر سا

پایا نہ کوئی چارۂ دفنِ دیدۂ ترسا — چشمونسی بہت ہاتہہ کہینچتی ہین اشکونکا چرسا

زلف و رخِ جاناں نہ سمائیگا نظر میں
بدلا کریں گو رنگ یہاں شام و سحر سا

اس قند پہ تلخی مئی ناب کھلی ہی
زاہد سی گنہ ملتا ہی کیا شیر و شکر سا

پر دار اُڑائیں پرِ طاؤس کا سایا
لی پر کو بلا پر نہ ملا پریونکا سایا

مشتاقِ لبِ رنگیں تہ جو میں ہوتا ہوں مائل
چشموں سی نکل آتا ہی کچھ خونِ جگر سا

قائل ہوں نزاکت کا کیا ٹڈیونکو دفن
نازک کوئی تیہر نہ ملا جب تری در سا

پہسلا نہ کبھی آئنہ رُخ چہ بھی اے برق
حیران نہ ملا مجھکو کوئی دیدۂ تر سا

بہتی ہی مئی خونِ جگر شیشۂ دل سی
میخانہ نہ رندونکو ملیگا مری گھر سا

اے آہِ جگر نغمۂ بلبل بھی ہی خاموش
کچھ کچھ تو نمودار ہی گلشن میں اثر سا

کس کی نظرِ صاف کی تاثیر ہوئی ہی
اختر کو نہ دیکھا تھا کبھی ہمنی قمر سا

بحرِ ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ہاتھونسی پھٹی شام گریبان تہا، تو یہ تھا
پاؤنمین سرِ دشت ہے دامان تہا، تو یہ تہا

پتلی کیطرح گل اسی پر یونسی چھپا مین
کانٹا سا کھٹکنی لگا انسان تہا، تو یہ تہا

بن گلگی مجھی سیر کا دیدہ ہوا نرگس
صحرای بلا تھا چمنستان تہا، تو یہ تہا

معدوم کیا مثل کمر اتنا گھلایا
نظر ونسی چھپایا اپنی تن تہا، تو یہ تہا

اللہ سی مانگی جو دعا ای بت کافر
شرم آئیگی کہدونگا مسلمان تہا، تو یہ تہا

خورشید قیامت سی چڑھ جائیگی خلق
کہدونگا وہین چہرۂ تابان تہا، تو یہ تہا

پہرتی ہی مری روح بھٹکتی ہوئی سو سو
مرنی پہ جنون اپنا بیابان تہا، تو یہ تہا

پہسلی نہ نظر اپنی نہ سیدھا ہار گیسو
آئینہ رخ اُنکی پہچان تہا، تو یہ تھا

ایماہ لقا آئینۂ رخ سی کہلا داغ
حیران تھا تو یہ تھا گل خندان تہا تو یہ تہا

وصلت مین تری داغ کی ہین نذر ہو دیتا
ایماہ جو نجمِ شبِ ہجران تہا، تو یہ تہا

چھوڑا نہ کبھی طائرِ دل تیرِ نگہ سی
شہبازِ نظر پنجۂ مژگان تہا، تو یہ تہا

پھیلا ہی عبث داغِ سیہ ناخنِ غم سی
اختر جو تمہارا مہِ تابان تھا تو یہ تھا

## بحرِ ہزج مثمن سالم

یہ قاتل سخت کیسا تھا دلِ مظلوم کیسا تھا
بتا ای خنجرِ مژگان مرا حلقوم کیسا تھا

اوسی طفلی مین بھی مشقِ خردمندی بہا دی [?] تنگ تھی
نپایا کچھ سوائی شیر یہ معصوم کیسا تھا

نہ بہولا نشہ دل مارِ زلفِ یار کا سودا
خیالِ کاکلِ شبگون ہی یہ مسموم کیسا تھا

حرم مین بھی بتون کی وصل کا مشتاق ہون زاہد
فراقِ سنگِ اسود سی دلِ محروم کیسا تھا

یقین ہی روزِ محشر صور کی بھی کان گیر ہووین
یہ اسرافیل سنکر آہ دل کی دھوم کیسا تھا

طبیعت رہ گئی مضمون مین بالکل آج ای اختر
نہین معلوم یہ میرا دلِ مغموم کیسا تھا

## بحرِ ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

یہ شمع نہیں ہی قد جانانہ ہی اوسکا
دل صورت پروانہ ہی دیوانہ ہی اوسکا

الفت ہی پری کی اسی دیوانہ ہی اوسکا
دل مشق تصور سی پریخانہ ہی اوسکا

بیکل ہین شب ہجر مین سب میری احبا
دشمن جو مری خوابکا افسانہ ہی اوسکا

دل چھوڑکی کیا حسن کی بازار سی جاگون
اس نقد سی وہ جنس بیعانہ ہی اوسکا

لب پر مری کیا مئی ناب ہی ساقی
چھالا جو ہی انگور کا اک دانہ ہی اوسکا

بی عاشق دل سوختہ معشوق نہوگا
وہ شمع ہی جسجا وہین پروانہ ہی اوسکا

مینائی تعشق مرا کس طرح نہ چھلکی
لبریز مئی حسن سی پیمانہ ہی اوسکا

کیا طوف کرون یاد تو ہی روی بتان
زمزم ہی یہ خم کعبہ یہ بتخانہ ہی اوسکا

اوس رخ سرخ سی ہی زرد گلستان
وہ شمع تو یہ سبزہ بیگانہ ہی اوسکا

کس طرح نہو دل کو وہ ساقی جو ہی ان دوست
ای پیر مغان شیشہ و میخانہ ہی اوسکا

گیسو سی کسائی جو تو ہو نا نہ پریشان
کہدونگا دل چاک سی مین شانہ ہی اوسکا

کیا فکرِ جمالِ رخِ روشن سمائی ہی
اختر ترا ہر شعر جو پروانہ ہی اوسکا

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

کرسی نشین فقیر ہا ایی شفیق کا
پایہ بہت بلند ہی میری رفیق کا

سرخی لب سی زرد یہ شہر یمن ہوا ہی
ہر داغ میرا جرم ہی اوسکی عقیق کا

آب دہن سی علہ خونکی بدن جلا
چھپا ہوا گرم یہ آب رقیق کا

شربت سی رنج مئی ناب پاک ہی
زاہد کی شست و شو کو ہی یار حیق کا

دشمن ہی پال پال مرا اس فریق کا

ایسا حرم ہوا ہتوں کی سبب دل
ہر داغ پر گمان ہی سنگ عتیق کا

طوفان اشک و رسی بیدار نوح ہو
سوتا ہی جو چاہ ذقن کی غریق کا

دستِ طلب بڑہا ہیں مضمون سہل ہی
پابند ہو گیا ہوں جو فکر غریق کا

سینہ چاک کر گیا گیا ریان گلزار دہن — قاتل گمان ہی تم یہ چاہ عمیق کا

کیا کیا کھلی ہی حسن سے یہ تنگیٔ نفس — دم باز دم جو دیتا ہی عالم ہی ضیق کا

کندنی مثل شعلہ رخ کو بنا دیا — اب داغ تیرہ ہو گیا تیری حریق کا

حاسد حسد سی ویٔ جو اختر تو کیا عجب
رتبہ ہی غزل کو سلام خلیق کا

## بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع

چشمۂ چشم سی فرقت مین جو رویا ہوتا — کیا عجب مرمم آبی ابھی گویا ہوتا

خواب دکھلاتا تمہارا رخِ روشن مجکو — دیکھتا طالعِ بیدار جو سویا ہوتا

آتشین رخ پہ مری انکھہ سے گڑتی آنسو — آگ سی پانی وصلت مین سمویا ہوتا

سایۂ عنقا کا نہ یگا کوئی اے تار کمر — واہمہ پر بھی نما دیتا تو جو پایا ہوتا

حسن کی دیکھتی ہی انکھو نظر بھر آئی اشک — صورتِ عشق و دریا مین ڈبویا ہوتا

مسجد و نمین نہ دعا کرتا خدا سی ہرگز
ایک ہی بت اگر اس دہر مین گویا ہوتا

صاف دل ہون تو ہو موقوف دوئی کا جھگڑا
رشتۂ زنار کا سبحی مین پرویا ہوتا

برق وش نے جو کیا خاک سیہ سینے کو
بارشِ ابرِ مژہ سی ہی ہویا ہوتا

قوتِ عشق وہ پا جاتا جو کہا تا یہ اناج
کشتِ دہقان پہ کبھی جا کی جو رویا ہوتا

اختر اس میکدۂ شعر مین ہی زیست حرام
ساغرِ عمر کہین اور ڈبویا ہوتا

## بحرِ مجتث مثمن مخبون محذوف

کہا اگر ارنی بس سخن تمام ہوا
کلیم سی نہ سوا اسکی کچھ کلام ہوا

خمِ فلک سے سوا میکدیکا جام ہوا
یہ بزمِ خاص مین اب دور دورِ عام ہوا

لکھا جو لام تو زلفِ سیاہ یاد آئے
جو آہ سینی سی کھینچی تو اوسکا نام ہوا

سوا ہی جان نہ آئی سی تیر پیکِ صبا
سخن تمام نہین دل مرا تمام ہوا

وہ بادہ خوار ہون با بہار ہی عزت تنک
سبوی دل بہ ہی ساقی تمہارا جام ہوا

لٹی پھری گی مجھی عرش تک ترے قبا
فلک سے رتبہ مین ترے کا بام ہوا

جو کھیلی عشق کی بازی تو ہاری تخت و تاج
نہ نام گنجفہ لی مین ترا غلام ہوا

ترقی پر ہی ترا حسن ای شہ خوبان
ہنوز عشق کا قصہ نہین تمام ہوا

طلب پہ بوسی کے بل کھا رہی ہی کاکل یار
گناہگار رخ و زلف صبح و شام ہوا

قیامت قد دلدار سی یہ آفت ہے
عجب نہین جو مرادار پہ قیام ہوا

جو درد سر ترا صندل سی کم ہو جانا
تو سر دھری سی افزون اثر کا نام ہوا

سواری توسن باد صبا کی ہو اختر
سبکروی سی بادہ وہ خوشخرام ہوا

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

لالہ رو باد صبا کا ترا گھوڑا ہوتا
دست نازک مین گل گل کا ہی کوڑا ہوتا

ابلقِ شب کو اگر پایہ نی موڑا ہوتا
توسنِ عمرِ دوان پر مرا گھوڑا ہوتا

دُرِ دندان کی تصور مین اگر مین روتا
اشک گرتا جو بدن پر وہین پہوڑا ہوتا

رندِ می کش ہون صدا آتی انا الساقی کی
شیشۂ دل مرا قاضی نی جو پہوڑا ہوتا

چہوڑتا تیر مژگان سی نہ شہبازِ نظر
طایرِ دل نگہبانی سی توڑا ہوتا

مچھلیان کانون کی بالی سی پکڑتی گلچین
سینۂ صاف پہ لازم ہی کہ توڑا ہوتا

بی کلی سی ہوا بیکل ترا نازک شانہ
طفلِ غنچہ کی نہ کانونکو مروڑا ہوتا

غوطی کہاتی دلِ اغیار بہی ای بحرِ کرم
دامنِ تر کو اگر مین نی نچوڑا ہوتا

پہنچا ہرگز نہ تری چشم تلک وحشی رقیب
شیر آہوونکو آج بہنبہوڑا ہوتا

عشق کی بحر مین کیا تیرتی کاغذ کی ناو
سرِ نامہ کو جو اشکون سی نچوڑا ہوتا

گردشِ چشمِ بتان سے یہ جوان بس جانا
پیر گردونکا اگر ساتہہ نچہوڑا ہوتا

تو اگر حسن کی بڑہ جاتی زیادہ شعر

ضبط سوزِ دلِ عشاق میں بہوڑا ہتوا

## بحرِ مجتث مثمن مخبون مقطوع

ترانہ گل کا جو پیکِ صبا سکہا لایا
چمن مین نغمۂ بلبل کو مین اُوڑا لایا

بچا کی حسن کی دریا سی اب خدا لایا
بہا کی کشتیِ دل میرا ناخدا لایا

بہا کی آنسو پہپہولی یہان جگر پہ پڑے
صدف مین وہ جو دُرِ اشک ہی بہا لایا

اوٹہا کی آئینہ آنکہونکو اونکی دکہلایا
یہ وحشی آہوونکو چین سی لگا لایا

پسی گا دلِ خونین ہمارا طفلِ حسین
حنا کی شوخی سی گر رنگ تو بنا لایا

گیا وصال مین حیلہ جو دُر پرونی کا
تو تارِ اشک سی مین اُونکو سلسلا لایا

جمی جو کوچی مین زنجیر نقش پا کی طرح
کشش ہی عشق کی یا سنگِ کہربا لایا

پہنسا تہا زلف مین چشمِ سیاہ دکہلائی
ختن سی آہوی چین مجکو بہی خطا لایا

طلب رقیب کی ہاتہون کیا پری نی
یہ دیو قاف مین انسان کو کیون اُڑا لایا

رسائی اوس رخِ روشن تلک محال تہی
صبا اڑائیگی اگر ہماری خاک ضرور

حلب سی شام مین یہ گیسوی رسا لایا
یہہ شوق وصل مری خط کو کیون اڑا لایا

ستارہ سیرا تو اختر شناس بتلاؤ
وہ اپنا دوسرا کیا رمہ لقا لایا

## بحرِ متقارب مثمن محذوف

سرِ گل پہ بلبل کا پہیرا ہوا
دلِ باغبان مین بسیرا ہوا

شبِ زلف کا گر اندہیرا ہوا
وہین مرغِ دل کا بسیرا ہوا

اڑی شپرہ بنکی زلفون مین دل
یہ ظلمت کدہ کیون بسیرا ہوا

ملا تخت فرمان مین پرچہی
عجب چترِ گردونکا پہیرا ہوا

اڑی صورتِ گل سی بلبل کی ہوش
جو خارِ مژہ پر بسیرا ہوا

لبِ صاف مسی سی روشن نہین
مری دُودِ دل سی اندہیرا ہوا

نہ پہلو ملا سے تہی جو فکرِ کمر — قلم ہاتہہ مین اک ٹھٹہیرا ہوا

نہ سرمی سی دل چشم مین جا سکا — رہِ خضر مین بھی اندہیرا ہوا

مِری دل کی مونڈہی پہ بیٹھو صنم — تن زارِ غم سی ٹہنٹھیرا ہوا

رقیب آج زلفون مین بہٹکا گئی — سیہ شب مین اندہوکا پہیرا ہوا

وہان اوسکی سینے مین نکلا پڑا — یہان سو کہہ کر دل ٹہنٹہیرا ہوا

ترا روی روشن ہو پرتو فگن — جو زلفِ سیہ مین اندہیرا ہوا

ملی نالون سی مارِ زلفِ صنم — یہ دل بازی گر اور سپیرا ہوا

یہہ کیا گردشِ چرخ تہی ای صنم — جو دور و زمین ایک پہیرا ہوا

وہ زہرہ جبین رقص کو جب اوٹہا

دفِ مہ پہ اختر کا کہیرا ہوا

## بحرِ ہزج مثمن سالم

یہ پامالی کی رحمت سر تری چال سی پاتا
تفاخر طوقِ قمری حلقۂ خلخال سی پاتا

تصوّر کر کی مجھہ قیدی کی کیا وہ چال سی پاتا
اثر ہر نالۂ زنجیر کا خلخال سی پاتا

فوائد عاشقِ رنگین رُخان سی کیا نیکو تری پاتا
خطِ ریحان ہماری نامۂ اعمال سی پاتا

بنا طوقِ گلو گرداب اور موجین ہین زنجیرین
صنم دریائی غم عاشق تمہاری چال سی پاتا

اُٹھا کر آگ اوسکو تو شرابِ آتشین پیتا
مقلد ہو کی تیرا کبک تجکو چال سی پاتا

جو مین بہی اسقدر لاغر نہوتا فکرِ مضمون مین
مقابل ہر نہ مین کوئی کمر کی بال سی پاتا

مری صیاد کی زلفون سی بوئی گل نہین چھٹتی
رہائی مرغِ نکہت کس طرح اس جال سی پاتا

نہ آئی بوی خوش اس نخلِ شمشیرِ مصفّا سی
گلِ زخمِ بدن کیونکر نہ تیری ڈہال سی پاتا

الف کی قبل نقطہ خوش قدی دو چند کر دیتا
الف قامت سی پاتا اور نقطہ خال سی پاتا

سوادِ عشق کو دہبّا لگاتا کیا مہِ تابان
بیاضِ حُسن ای اختر جو خوش اقبال سی پاتا

## بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

مین خار خار ہون میری بہار لیتا جا
چہپا کی برگ مین ای گلعذار لیتا جا

بنا ہون غول بیابان مجہی بہی کر تسخیر
یہ کام آئی گا مشت غبار لیتا جا

ہوا کیطرح دکہاتا ہی سحر مینے ڈپر
یہ چار نقش بہی ای شہسوار لیتا جا

گلو کا ساتہہ نہ چہوڑیگا بلبل شیدا
بہڑک رہا ہی یہ بی اختیار لیتا جا

نہ ٹہنڈی سانسین بہر ایگل کہ وقت رخصت ہے
خزان تو آچکی باد بہار لیتا جا

یہ ناتوان تو نزاکت سی گلگی قابل ہی
ہمارا دوش صبا پر سی بار لیتا جا

گلابی تجہہ یہ گلا کاٹی ایسا رند ہے تو
مجہی بہی مستی سی ای بادہ خوار لیتا جا

نہ چہوڑ دشمنو مین مجہکو کیسا دوست ہے تو
بہت ستائینگی اغیار یار لیتا جا

دلا شراب کی وہ نشہ ہے ہمین بہت عشق
کہلی ہین نرگسی آنکہین خمار لیتا جا

چلا جو توڑ رہ مطرب پر مین ای قاصد
نشانی ہیر کے گریبان کی تار لیتا جا

تماشا خوب دکہائیگا حسن و عشق کا طفل
یہ بازی گر ہی اسی نی سوار لیتا جا

یہ برگ کاہ عوض خط کی کلکوں کی قاصد
نمونہ تنکا بیابانکی خار لیتا جا

چمن مین یہ دل نالان نہ کہینچ ای بلبل
اُڑا ای نکہت گل تو ہزار لیتا جا

شروع ابر ہی ساقی بنا ہمین بط مے
ہمارا دوش صبا پر سبو اٹہا لیتا جا

وہ ناتوان ہون نہ اٹہ سکی کی یان قاصد
بجای نامہ مرا جسم زار لیتا جا

یہ نذر ہی گل داغ جنون کی ای اختر
چمن مین آیا تو کچہہ گلعذار لیتا جا

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

گلشن مین اگر نالہ بلبل کو اڑایا
میخانے مین بہی نغمہ قلقل کو اڑایا

لپٹی کی لپٹ آتشین نالی مری بہڑکی
صرصر نی اگر آگ کی کاکل کو اڑایا

کیا نکہت گل زلف کی خوشبو سی بہری باد
دستار کی اک پیچ نی سنبل کو اڑایا

بلبل ہی چہدی نیزۂ مژگاں کی انیسی
اِس کفش نی گلشن مین اگر گل کو اُڑایا

کیا سلسلۂ آہِ رسا زلف سی کم ہو
ہر نالہ نی زنجیر کے ہی غل کو اُڑایا

شمعِ سحری کیون نہ مری آہ سی بہڑکے
کسکے لبِ خاموش و تامّل کو اُڑایا

گلچین کو بہی رنگینیِ گل داغ سی ہو بے
اس طائرِ دل نی مری بلبل کو اُڑایا

دیوانہ نہی عشق کا جلوہ جو دکہادون
آئینی مین ای حُسن تجمل کو اُڑایا

بل دیتی ہو کس پیچ اس سروِ سہی مین سے
رفتار نے کیا پیچشِ سنبل کو اُڑایا

دم تیرا بہڑکتا ہی یہ کیا ہو گیا صیّاد
اختر نی چمن مین کسی بلبل کو اُڑایا

## ہزج سالم

جو کرتا داغ روشن جلوۂ فانوس رہ جاتا
صدای غم کو سنکر نالۂ ناقوس اُٹہ جاتا

جو مارِ زلف او س قاصۂ دوران کا لہراتا
مرا داغ سیہ مثلِ پرِ طاؤس اُٹہ جاتا

سیہ بختی ہی گلشن میں ہا نام داغ صحرائی
فلاکت کا نشان ہا لکر دل منحوس جاتا

مری محفل میں ذکر آہ گر ہوتا شہ خوبی
ہوا کی طرح اس اخبار سی جاسوس اڑ جاتا

اگر سودی میں مار زلف کی میں داغ دکھلاتا
ہمی کو سونپ کر گلشن تر اطاوس اڑ جاتا

بط می میکدہ میں جام دل کو دیکھتی کیونکر
طلسمی مرغ تہا کہتا ہوا افسوس اڑ جاتا

اگر وہ خانہ زنجیر میں جلوہ نما ہوتا
تعجب یہ کچھ نہیں رنگ رخ محبوس اڑ جاتا

کسی کی تبکدی میں شل نی آواز یا جاتا
بجاتا ہڈیاں اتنی کہ یہہ ناقوس اڑ جاتا

ابہی عریان جمال شمع پروانہ کو دکہلاتا
لپٹ سی شعلہ دل کی رخ فانوس اڑ جاتا

لغات وحشی سر ور وان کہی گا دیتی
عجب کیا سا سی صاحب قاموس اڑ جاتا

شب ہجران یہان تک مجکو دیوانہ بنا دیتے
عجب کیا روز وصلت بہی کنار و بوس اڑ جاتا

جو چلتی فوج حسن یار صحرائی تعشق میں
اثر سی نام عاشق کی نشان کوس اڑ جاتا

جو کلیاں دست تجی کہولتیں گلزار عالم میں
وہیں وحشت سی عریانی کا بھی ملبوس اڑ جاتا

وہ سفاک جہاں مقتل میں بہر قتل جب آتا
عجب کیا سر ہمارا بھی پئے پابوس اڑ جاتا

یہ غیبت ہے اگر حسن میان یار میں پاتا
وہیں تار کمر سے عشق نا محسوس اڑ جاتا

پھنساتا جال میں لفظوں کے کیا صیاد طائر کو
مع دام بلا یہ بنکے جالینوس اڑ جاتا

تجھی ای بادشاہ حسن نسبت عشق سے کب ہے
تفنگ آہ وہ ہی چتر کیکاؤس اڑ جاتا

کلیسا سے بلاتا سنگدل کو انس کر کر کے
نشان پتھر کا رہ جاتا بت مانوس اڑ جاتا

ہم اپنی دل سے ہیں مداح اختر کیا تعجب ہے
کوئی مصرع ہمارا بھر شاہ طوس اڑ جاتا

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

زلف کی یاد سے مضمون سا کھل جاتا
فکر رخسار سے مشتاق لقا کھل جاتا

بستگی ہوتی جو قبضے میں ترے ہی اے قاتل
خنجر ناز سے خون شہدا کھل جاتا

صاف ہو جاتا جہاں میں جو وہ تیکا جھگڑا
آنکھ کو بند بھی کرتی تو خدا کھل جاتا

نام تیرا جو نگین پر ترے کندہ ہوتا — میری ہر داغ پہ یہ نقش وفا کہل جاتا

ہمکو پابند اگر زلف رسا کر دیتی — طاق ابرو مین ہین دست دعا کہل جاتا

ناتوان ایسا ہوا سنگدلا الفت مین — کہر باسی یہ غم ہوش ربا کہل جاتا

کج کلہ کہتی ہین اپنی طبیعت کو عبث — بندش شعر مین وہ بند قبا کہل جاتا

دور سے اگر فکر مین حیران ہوتا — عشق کی آنی مین حسن صفا کہل جاتا

تاب نظارہ جمال رخ روشن کی کہان — چشم پوشی سی اگر روی خدا کہل جاتا

زہر کہاتا عوض رنج چمن مین بلبل — سنبلستان مین جو گیسوی سا کہل جاتا

شب تاریک مین فانوس کا دہوکا ہوتا — بدن صاف ترا زیر قبا کہل جاتا

حسن انجم سی جو ای عشق کبہی تو لڑتا
بیخبر تیرا دہن ہن ذکا کہل جاتا

بحر رمل مثمن محذوف

خار بہی ہی جسی ہمدم چمن کا پہول تہا — نالہ ہی بلبلِ شیدائی پہ مخذول تہا

شعلۂ فرقت سی سینی مین آیا رنگو — وصل کی صحرا مین ہی شاید چراغِ غول تہا

ہجر مین روئی تو شبنم ہر سرِ گل پڑی — دل شگفتہ تیری وصلت مین ہو جب پہول تہا

بنگیا ہی کس قدر ای ماہ تیری حسن سی — جو چکورون کی طرح اِس عشق مین مخذول تہا

بد دماغی نکہتِ گل سی ہمین یان تک ہو گئی — باغبان باغ مین مجکو گمانِ غول تہا

نامۂ اعمالِ عاقل سی عمل جن کا کیا — بد عمل تیری عمل کا کیا ہی معمول تہا

حال آتا ہی جو اوسکا حسن آ جاتا ہی یاد — پہر صوفی یہہ کلامِ عشق کیا مقبول تہا

بلبلِ ہندی کا ہی ہر بال ہی [illegible] — سعدیِ شیراز کا ہی شعر کیا مقبول تہا

حسن کی گلشن کا منا جو نئی نظارہ کیا — بوسۂ سیبِ زنخدان باغ کا محصول تہا

قاتلا شہرگ مری گویا تہا دورا تیغ کا — رشتۂ گردن اثر شمشیر کا محصول تہا

پتنگلون کی جلا کر صبحدم گل کر دیا — بزمِ عالم مین ہی کیا شمع کا محصول تہا

سر بکف شوقِ شہادت سی ہوا ہی خسرو
پہلی ہی سی قاتلِ قاتل مین یہ مقتول تہا

اس سرا مین اوس سر آنک یاد ہی وہ قافلہ
مشغلی مین آہ و زاری کی جرس مشغول تہا

داستانِ زہرہ جبینون کی سناتا ہی عبث
مختصر کر آہ ای اختر یہ قصہ طول تہا

عالمِ امکان جلوہ خانہ ہی میری یار کا
عرشِ اعلی برگمان ہی قصر کی دیوار کا

زلف ہے کا نونہ یہ موتی کی حفاظت کی لئی
چہوڑنا آسان نہین پہالا دہانِ مار کا

شعلۂ داغ بدن مین وہ حرارت ہو گئی
آسمان طاؤس ہو وہی آہِ آتش بار کا

آتشین گلی مری بہڑکائی گروہ مہروش
دل جلانا سہل ہو وہی شعلۂ رخسار کا

گو عصائی شاخ یاد چشمِ گلرو سی ملا
اب ہوا موسی سا رتبہ نرگسِ بیمار کا

اس گدائی مین ہی یوسف کی خریداری کا دہیان
فقر مجکو فخر ہی اس مصر کی بازار کا

بخت خفتہ حلقۂ زنجیرِ در سی دور ہی
پڑ گیا ہی عکس میری دیدۂ بیدار کا

سر بہار وین مین چہکا کر گیا جنون مضمونِ غیر
دیکہنا ممکن نہین مانند ماہی خار کا

محتسب بالو نسی بالکل کاسۂ سر ہی سیاہ
دودِ دل تجہہ پر پڑا ہی یا کسی میخوار کا

ناتوان تنگی سی کمتر سنگدل ہی کہربا
ہو گیا احسان اِسپر سایۂ دیوار کا

بارِ کاکل کسنی شانی سی اوٹہایا ہجران
کسنی پیچہ لپیٹا لٹ پٹی دستار کا

ای کمان ابرو تری پلکون نی مارا تیر ہی
کہینچنا مشکل ہی لیکن گوشۂ دستار کا

خاکساری خوب سمجہا فرش ہو جاتا ہی وہ
عرش کہلاتا ہی یہ سایہ تری دیوار کا

خالِ ہندو طاقِ ابرو پر نظر آنی لگا
بل پڑا تارِ نظر مین رشتۂ زنّار کا

بندشِ موئی میان دیکہی ہی کسنی شاعرو
سایہ پڑ جاتا ہی شاید میری جسمِ زار کا

پہلی ٹانکونکی لئی مین اوسکا ڈرا مانگ لون
بعد ازان کہلائی جوہر یار اوس تلوار کا

ہین زبان ہم مین تو قاتل کا دہن نایاب ہی
ذکر خاموشی مین لکہتی ہین لبِ سوفار کا

آتشین رخسار اوسکا روز و شب انکھون مین ہی
ہر پلک پر ہی لیتی منقارِ موسیقار کا

بلبلِ ہندے ہی اُختر گلشنِ عالم مین تو
لکھنؤ مین ہی بہت شہرہ تری اشعار کا

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

اِس شکر کے نالون نی یہانتکہ جلایا
پکڑا جو قلم صفحۂ دیوان کو جلایا

پھرسے بہی منہ خاموشی ہوئی داغ گلو
عارض نی تری تارِ گریبان کو جلایا

داغونکی سیاہی سی ہوئی صبحِ وصلت سی
سینی نی یہانتک شبِ ہجران کو جلایا

ہمراہی کو باقی نرہی بادِ صبا بہی
ای شعلۂ دل غولِ بیابان کو جلایا

معمور تہا ویرانہ تصور سی پری کے
آئینۂ عارض ودلِ حیران کو جلایا

اسباطِ کیا شبِ فرقت مین ہوطیا
اوس ق نی اگر مہِ تابان کو جلایا

مجبوس ہین ہم اپنی گرانباری سی ورنہ
زنجیر کی نالی نی نگہبان کو جلایا

یعقوبؑ صفت دیدۂ یوسفؑ کو نباوان
آنکھون نی تمہاری چہِ کنعان کو جلایا

تیزی جو کسی برق کی یاد آئی دمِ قتل
ہر رگ نی مری خنجرِ بُرّان کو جلایا

حاسد مری اشعار کو ٹہنڈا کرین کیا تو
آدم نی دعا کر کی نہ شیطان کو جلایا

چنگاریان بہی آگ کی بجہہ جائینگی اِس سے
اشکون نی مری دیدۂ گریان کو جلایا

گیا دوشِ صبا پر بہی پریو کا ہی سایہ
تابوت بہجہ تختِ سلیمان کو جلایا

ہر داغِ سیہ چربِ بانی سی ہی روشن
دیوار کی رخنون نی چراغانکو جلایا

اوس مہر نی آتش کا کفن انکو پنہایا
یا پہر شفقِ خاکِ شہیدان کو جلایا

کورون سی عجب پیچ سی بل کرتا ہی وہ ماہ
کالون نی مگر زلفِ پریشانکو جلایا

مالک ہوا اوس حور کا جنت مین جو زاہد
نالون نی مری روضۂ رضوان کو جلایا

یہہ آگ مری پاؤن کی سر تک مین نہ پہونچی
ہر آبلی نی گنبدِ گردان کو جلایا

کیا عارضِ گلنار ہی گلشن مین ٹپکا
باری ہی زبس اوسی گلستانکو جلایا

آبِ دُرِ دندان سی ابھی سرد کرون گا
ہونٹون نی اگر لعلِ بدخشانکو جلایا

گو زمین سمایا ہی یہ دریا نہین معلوم
ای تنگدہان چشمۂ حیوانکو جلایا

اختر نی اگر مہر کی زلفونکو سمیٹا
نالون نی مری دودِ پریشان کو جلایا

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف

پریان تو اڑ گئین دلِ دیوانہ رہ گیا
شعلہ پتنگ ہو گیا پروانہ رہ گیا

حسنِ خدا پرست سی بتخانہ رہ گیا
عشقِ زلال نوش سی پیمانہ رہ گیا

یادِ کمر سی کر دیا لیلی نی ناتوان
رگ رگ مین قیس کی دلِ دیوانہ رہ گیا

یہہ رند کسکی نرگسِ میگون کا مست ہی
ساغر کا دور ہو گیا مستانہ رہ گیا

صیاد اس بہار سی گلشن خزان ہوئی
آباد وہ قفس ہی یہ ویرانہ رہ گیا

آہو نگہہ نی ساری اجاڑا چھڑا دی
دشتِ جنون مین شیرونسی یارانہ رہ گیا

پامال ہم ہوئی تہی جو گلشن مین اوسکی شان | اپنا سمجھہ کی سبزۂ بیگانہ رہ گیا
شمشاد سی نکالتی ہین شاخشانی آپ | قمریکا طوق گیسوؤنکا شانہ رہ گیا
دیوان مراعزیزہی کیونکر نہ چاہ ہو | یوسف علیہ السلام کے رخکا دہر مین افسانہ رہ گیا
بازار حسن عشق مین دل بھی خریدے | مٹھی مین بند میرا یہ بیعانہ رہ گیا
خال رخ پری سی وہ جل جائیگا ضرور | میری زمین شعر مین جو دانہ رہ گیا
چہلکاؤ دور می مین کسی رند مست سی | لبریز اشک چشم کا پیمانہ رہ گیا

تصویر یار دل مین ہی گو منہہ پہ وہ نہین
اختر خدا کا شکر صنم خانہ رہ گیا

ردیف الف دیوان مبارک دوم تصنیف معلی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

بحر ہزج سالم

تری الفت مین ہر سلطانکو رتبہ ہی گدا ہونیکا | سوا تیری کسی زیبندہ ہی دعوی خدا ہونیکا

لگی ہو چوٹ جسکو عشق کی ہاتو نہیں اچھی ہو
زبان نی خاصہ پیدا کیا ہی مومیائیکا

نہ مثلِ مہرِ تابان ہی نہ شعلی سی مطابق ہی
نیا انداز ہی محبوب کی رنگِ طلائیکا

بہار خسار پر جب اشکِ چشمِ زار یون بولے
صدف کو غم ہی ای بحرِ کرم دُر کی جدائیکا

بڑہین داغِ جنون کیونکر نہ جسمِ زار کی اوپر
نہایت رشک ہی ٹہونٹہونے مسی کی آشنائیکا

قفس مین بند ہون بی بال و پر ہون ہم بہت گھبرائی ہین
سبب ہے کونسا صیاد اب میری رہائیکا

بتادو دین عشقِ پاک مین دونون گروہونکو
پڑی جب مومن و کافر مین جھگڑا پارسائیکا

شہیدِ نازِ معشوقِ پریچہرہ ہوا عاشق
بڑا رتبہ ہوا ای محتسب دزدِ حنائیکا

گرا دونگا درِ جانانکو سر گھس گھس کی در تا ہنر
دکھا دونگا یہ سر گھس گھس کی عالم جبہ سائیکا

بڑہی گی خالِ عارض سی ضیائی اخترِ تابان
نہ ہوگا داغِ ماہ صاف بدلا رُونمائیکا

## بحرِ رمل سالم

ای طبیب جان نازک ہی درمان غم تنہا
کرد وای درد سب تکلین کی ارمان غم تنہا

خوشخرامی سی عجب کیا ہی روش گل لالہ ہو
پھر تجھی سبز کردینگی گلستان غم تنہا

عکس وہی یار سی ای بدر خوش رنگ آتش بھر
اب ترا داغ جگر ہوگا درخشان غم تنہا

ای اسیر غلغلہ کرتی ہین زنجیرین عبث
آن پونہچا یہ مقید تجھمین زندان غم تنہا

رنج ہی پروانی وہی محفل وہی عیش و طرب
دوسری شب آئی ای شمع شبستان غم تنہا

پہونکر محفل مین پیش غیر کیون روتا ہی تو
بات پختہ سیکھہ لی خلوتمین نادان غم تنہا

پیش اختر چل جو اہل دل کی ای متین
اب لینگی درمضمون ای غزلخوان غم تنہا

ہمکو خیال ہی نہ کچھہ خیال کا
ہر دم ہی پیش چشم تصور جمال کا

عقدی کہلی جو گیسوی عنبر شمیم کی
دہوکا تری کمر پہ ہوا ہمکو بال کا

کیونکر لقب نہ قائل سفّاک خلق ہو
نقطہ ہی جورِ ظلم کا تل تری گال کا

ایماہ تیری مصحفِ عارِض کی سیر کے
وہ ہو کا ہوا جبین ہے جو ہمکو ہلال کا

دیکھا جو مین نی جالی کی کُرتی سی پیٹ کو
ہر تار اوسکا ڈورا ہوا مجکو جال کا

تقویمِ سال رفتہ ہوا عشق مہر خان
اب آئیے بناؤنگا اِس ماہ و سال کا

روی شتّیہ غیر کی زردی سی چھا گئی
غصّی مین خوب بکّہ اوڑا یا گلال کا

بن ماری مار مار کی آواز آتی ہی
بیٹھا ہی گنجِ حسن ہے کالا یہ خال کا

وہ چوکڑی ہی بہول گیا دستِ فکر مین
ہاتھون سی پاؤن ٹوٹ چکا ہی غزال کا

ہر ہر قدم پہ ٹھوکرین کھاتا ہی روز وہ
کبکِ دری غلام ہوا تیری چال کا

ہجر ستکی پاؤن ٹوٹ چکی دشتِ فکر مین
کچھ ہاتھ ڈول ڈالا آج تو ہمنی وصال کا

معشوق وہی ایک ہی مضمون وہ ہی ایک
دیوان اک بنا چکا مین اپنی حال کا

عقلی امین ہوش حسرِ مغز مکین بجا ہین

دیوی جواب قرینِ پورا سوال کا

## بحرِ رمل مثمن مقصور



آہوی طنّاز کیا مجکو لگا لیجائیگا
شوقِ وصل آبہی مری خط کو اڑا لیجائیگا

نامۂ اعمال پر اللہ ہوگا مہرباں
جب بغلمین داب کر اپنا لکہا لیجائیگا

ہاتہہ خالی بزم سے نہین بجائیگا کبہی
زہر تہوڑا سا پئی زلفِ دوتا لیجائیگا

کیا ہوا گر پیچ مین زلفو کی یہ دل آگیا
عاشقِ مسموم اپنا خون بہا لیجائیگا

استخوانسی دردِ فرقت مرکی بہی چہٹتا نہین
دیکہی مرقد سی اگر اب ہما لیجائیگا

جامۂ عریان نہایا ہی عبث عشاق کو
کیا کلاہِ مہر تک ای خوش قبا لیجائیگا

اہوانِ فکر کا ہون روز و شب مین پاسبان
بہیڑیا جنگل مین اب مجکو اوٹہا لیجائیگا

کافرو دیندار کی ملت سے کچہہ آیا نہ ہاتہہ
تیری در تک اے صنم مجکو خدا لیجائیگا

کہدی ہی ای اختر یہ دیوان گلتبک ہوگا تمام

چہوڑ جائیگا اسے سجا دیا لیجائیگا

## بحر مجتث مخبون

مری زبان سی پوچھو مزا محبت کا
کتاب خوان سی سن لو گلا محبت کا

پڑا ہی پاؤں مین اب سلسلا محبت کا
برا ہمارا ہوا ہو بھلا محبت کا

عجیب سحر ہے یہ ماجرا محبت کا
مری پہ نام جو زندہ رہا محبت کا

جمال صاف کی موسی کو تاب کب آئی
جو دیکھی تو ہی طالب خدا محبت کا

ہر ایک در پہ ہی گردشین میرا کاسۂ چشم
وہ شاہ حسن ہوا یہ گدا محبت کا

نصیب فتح کسی ہو ملی شکست کسی
تفنگ حسن سے ہی سامنا محبت کا

نہ سیم و زر کی ہی حاجت نہ کچھہ حکومت کی
او گال دیکی دیا خون بہا محبت کا

تبرا کرتی ہین ہم کہل کی چار یاروں پر
لیا جو نام ولا بر ملا محبت کا

ولی وصی رسول و نبی و پیغمبر
خدا اتنک تو ملا آشنا محبت کا

بلا سی اس شب تیرہ میں جبین تو ہو گا
اسیر زلف ہون میں مبتلا محبت کا

کدھر سی جاتا تھا اختر یہ کیا ہوا افسوس
خدا بچائی ہوا سامنا محبت کا

زندہ در گور ہوا رشک مسیحا اوٹھ جا
درد دل تو نی عبث میرا چھپایا اوٹھ جا

ایک نکتہ بھی مری دل کا نہ مانا اوٹھ جا
بیخبر روز کہا کرتا ہون اوٹھ جا اوٹھ جا

سرو گڑ گڑ گئی خجلت سی عجب گل تو ہی
قد و بالا سی ہوا مین تہ و بالا اوٹھ جا

اختر زار کو مجنون کی ملی ہی جاگیر
آنکہ شرمائی گی ای غیرت لیلا اوٹھ جا

عارض صاف ترا رشک قمر دیکھ لیا
جان سی گئی جب ایک نظر دیکھ لیا

چشم و ابرو سی بچاتا ہون بہت دلکو مگر
کیا کرون تیرہ مژگان نی جگر دیکھہ لیا

نہ بچیگا یہ جو اب نہ چھٹیگا ہرگز
درد مضمون نی مری بیت کا گہر دیکھہ لیا

نہ جلا خانۂ صیّاد نہ گل مرجہائی
اب نہ کچھہ ہوگا ان آہونکا اثر دیکھہ لیا

تو بھی اسکا تماشی سی تمہین دعوی ہین جو آب
کیون جی کیون منع کئی پر بہی ادہر دیکھہ لیا

نہ ملی وہ نہ ملی وہ جو ملی مل ہی گئی
آج ہم باندہتی ہین موی کمر دیکھہ لیا

دونی وحشت ہوئی وہ ماہ جبین یاد آیا
اخترِ زار نی کیون دورِ قمر دیکھہ لیا

تا جلی یکہ کی صورت مجہی خاموش کیا
یاد غیرون نی بدی ہمکو فراموش کیا

محتسب کو بہی مری یار نی مینوش کیا
آنکھونکی ڈوری دکہا کر مجہی بیہوش کیا

خون بہانی مری ہاتہہ لگا کیا تجکو
شکر ہی شکر کیا خوب سبکدوش کیا

بسا پروانہ ہون جلکر ہی صدا آنے لگی
آہ ئی شمع کی صورت مجھے خاموش کیا

کس کشاکش مین کمانداری چھٹتا ہے تیر
کانکو ڈہانپ لیا دلکو بنا گوش کیا

محفلونمین مین لپٹ جاونگا یہ یاد رکھو
خون نی میرے تن زار مین اب جوش کیا

کیفیت چشم کی دونی ہوئی سبحان اللہ
مجکو بیہوش کیا آپکو خاموش کیا

کوئی مہر و تو کبھی خون کا بدلا لیگا
مجمر مہر نے اختر کا جگر جوش کیا

## بحر رمل مخبون

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

توہی گر غیرت لیلی تو یہ مجنون تیرا
سرو باغی تو ہمارا قد موزون تیرا

پیچ دی دیکی بلائین ہمین ڈالا تو نے
سحر ہی سحر ہے یہ گیسوئی شبگون تیرا

ہمین اعجاز کیا واہ مسیحائی جہان
ید بیضا تو ہمارا کف گلگون تیرا

مجھی ڈر لگتا ہی اے جان بدل جائے مزاج
حال کچھ ہوتا ہی ہر روز دگرگون تیرا

تا زمین سا تہہ نجائیگا یقین نہیں مجھکو
کچھ نہ بہر ویسا نہیں ای گنبدِ گردون تیرا

ارتباطِ دلِ معشوق کو دیکھو اگر عشق
اسکا مجنون جو ہوا تو تو یہ مفتون تیرا

مصرعۂ مطلعِ اول ہی مین اشتر ہی پہنسا
تو ہی گر غیرتِ لیلی تو یہ مجنون تیرا

## بحرِ رمل مثمن مقصور

صرفِ مضمون سے نورِ نظر ہو جائیگا
خط پڑھیگا کون اگر نامہ بر ہو جائیگا

رشک کے مارے زمرد کہائیگا ہیرکا تنگ
کانگا نندہ اگر عالی گہر ہو جائیگا

ہڈیونکی لکڑیونسی دیگ سینہ گرم ہی
مطبخِ عالی مرا سوزِ جگر ہو جائیگا

سحر کاری حسن سے اس عاشقِ جانباز پر
ہی تعیین دیوار پر دیکھی تو در ہو جائیگا

تختِ مضمون جو زیبندہ ہو وہ شاہِ حسین
مصرعِ دیوان ہمارا تاجِ سر ہو جائیگا

ہتی کہتی مشق تجھہ کچھہ بڑہ گئی ہی فکر سے
ایسی ہی بیتو مین کچھہ وصفِ کمر ہو جائیگا

شامِ گیسو مین پہنسا ہون مین قریبِ روز ہی یار
رات بھر مین حفظِ قرآن سر بسر ہو جاینگا

خوب ہی مجھہ سوختہ کو شغلِ شعر و شاعری
شعر ترسے نام اپنا بیشتر ہو جاینگا

شغلِ شعر و شاعری ہتا ہی اَن رُوز بہت
نام ای اختر تمہارا بیشتر ہو جاینگا

[illegible]

خضر اِس دشتِ جنون مین چار سو بہٹکا کیا
پای وحشی سی بیابان عمر بہر کہٹکا کیا

کانٹی بالی سی دل چہد چہد گیا ای لالہ رو
ناک کا تنکا ہماری آنکھہ مین کہٹکا کیا

رہنما ہو جای اب دشتِ عدم مین فکرِ رخ
خضر بہی آیا تو میرے راہ مین بہٹکا کیا

کیا کہون کس ناز سی اونکو سلایا رات بہر
ہاتہہ ڈنڈی بن گئی پر دا چہپر کہٹکا کیا

سیری بازو دہر بیٹھی داربانون کی وہین
تذکرہ دروازی پر اوسنی جو جو کہٹکا کیا

صبح ہوتی ہوتی اس نوشاہ کے آب کیا سنی
پہر عروسِ شب نی پردہ اوس سی گہونگہٹ کا کیا

کیا

کیا کہوں شوق کا جب تذکرہ ہاتھوں کی حنّا کا چھٹ گیا

کیا کہوں ما گیا اپنی بلا وشی میں آپ

صبح کو پھر تذکرہ راتوں کی کھٹ پٹ کا کیا

اتنی ہی محفلمیں بھی ماروں طمانچے آپکو

کرنک شبتاب سا زلفوں میں دل لٹکا کیا

جب وہ پہلا چوتھی میں موباف ڈالا یار نے

کیا کہیں ہم آن پڑتی پاس آہٹ کا کیا

غیر کی آواز سنکر ڈر سے اوس جا جان ہے

مار زلف یار شب بھر کان پر سٹکا کیا

پیچ دی کی بنایا گیسوی شب تا بکو

فکر مضمون کو کمر کا یار کی پٹکا کیا

ایسی ہمچشمی ہی میں کیا نذر دو ان فرمائے

رات بھر مار سینہ لفوں میں سر پٹکا کیا

من بنایا چہرہ معشوق سا پاھن نہیں کبھی

گالیاں شب بھر ملیں موقع جو کھٹکا کیا

شرمگیں ہو کر پھری سب اوسکی گھر سے نامراد

چھو لیا اختر نے جسم صاف غصہ آگیا

اوتنا جامہ پھاڑ ڈالا ہاتھ بھی جھٹکا کیا

## بحر مجتث مخبون

جو شب کو بام پہ وہ ماہ بی نقاب آیا
نہ آنکھ چار ہوئی اسقدر حجاب آیا

خمار بڑھ گیا جب ساغرِ شراب آیا
مجھی یقین ہوا دل مین آفتاب آیا

دلِ برشتہ مجھی عاشقونکا یاد آیا
جو بزمِ می مین مری سامنی کباب آیا

بھلا سلائیگا کیا کوئی مجکو قصہ خوان
سلایا پہلی کہانی کو پیچھی خواب آیا

کچھ ایسی اوسکی پڑا نام کو بھی نم نہ ملا
چمن مین رنگ کیا رشکِ آفتاب آیا

گلاس توڑ نہ ڈالی صراحی چور نہو
الٰہی خیر ہو وہ مستِ بی حجاب آیا

خدا بچائی کرونگا نہ اب سوال دگر
ہزار مکر پہ ہر بات کا جواب آیا

کہان تلک یہ جفا اور کہانتک یہ ستم
حسینو چونکو خدا بر سرِ حساب آیا

عجیب نیک طبیعت تھی رندِ مشرب کی
شراب بہہ گئی اور ساغرِ پر آب آیا

وہ ناتوان ہون مین خمخانۂ زمانہ مین
گلاس صافکی جا ساغرِ حباب آیا

الٰہی خیر ہو بلبلونکی باغِ عالم مین
شکار کھیلنی صیاد کا سحاب آیا

شعاعِ رخ سی جلی چشمِ غم سی صید ہوے
سیاہ گیسو ونسی دلمین پیچ و تاب آیا

عجب طرح کا وہ شہسوارِ عالم ہی
کہ پیشوا ہی سی گہوڑیکو اضطراب آیا

اکرتی پہرتی ہین صیاد باغِ عالم مین
خزان چمن سی گئی عالمِ شباب آیا

سیاہ بال جوانی مین رنگ دیتی تہی
ضعیفی ہنستے ہی کیون موسمِ خضاب آیا

بدونکی واسطی ہر جا بدی نمایان ہی
زمین گہستی ہی مُردیسی یہ عذاب آیا

ہر ایک آرزو رہ گئی تمامی مین
ہر ایک ہوس کو زمین مین تَمَن جاکی داب آیا

نہ دورِ می مین رہا گر تخلص اختر ہی
پیو پیو اسی یہ ساغرِ گلاب آیا

## فاعلاتن فاعلاتن — بحرِ رمل مثمن محذوف — فاعلاتن فاعلن

آپکی زلفِ سیہ سایۂ ابر ہا کر دیا
میری آہِ دل نی گیسو تیرا کالا کر دیا

گھری گھری اشکونسی صحرا کو دریا کر دیا
سوکھی سوکھی آہونسی دریا کو صحرا کر دیا

اور کیا اعجاز ہو گا ای مسیحائی مان
سیپیوں میں آنکہہ کی موتی تو پیدا کردیا

کون ڈہونڈہی کون اسکی جستجو میں ہو خراب
ہم نی مضمون کمر کو آپ عنقا کردیا

ختم ہی ای نازنین تجہپر نزاکت واہ وا
پاؤن کہکر سنگ کو رنگی کا لا کردیا

واہ ای ترک جہان تو قاتل عالم ہوا
تیغہ لیکر سر وہیں ڈالا کردیا

ہٹہن گئی دلپر امید روز فردا اب نہین
کیا قیامت اوس خدا نی قد و بالا کردیا

بزم عیشان میں وہ نی قدر اب اٹہ جائنگی
پوست کی ڈورن نی افیونی کو لالا کردیا

عشق بت موقوف کر حسرت بس اب تو شکر کر
جا لیکی کرتی نی اب آنکہوں میں جالا کردیا

کیا انداز ہی ای باغبان باغ میں گل کا
یقین ہی اک نظر دیکہی تو دل ٹکڑی ہو بلبل کا

سرِ نرگس تو مارِ زلف ہی بل کہا یا کرتی ہین
سرِ چشم سیہ یا جال پہیلا ہی سنبل کا

کبھو ہی چوٹیونسی تازیانی کیون لگاتی ہو
پڑا ہی لیٹ ہی دستار پر ہی داغ کاکل کا

رقیبِ روسیہ بازِ زنخدان تو ڈلیونگی
قناعت سیب پر کر کی ذرا چکہا تو گل کا

کرن سورج کی جلتی ہی رخِ مہتاب کہٹتا ہے
مہ خور کو جلاتا ہی ترا عالم تجمل کا

مقامِ عشق مین کب [illegible]
اوٹہہ ای دل اب نہین موقع رہا صبر و تحمل کا

بلاتا ہی کبہی اختر کو غیرونکو اوٹہاتا ہے
ستاتا ہی کبہی قمقم کہین موقع ہی قلقل کا

لچبائی سی نازک ہی اے جان بدن تیرا
اب چہو نہین سکتی ہم پہولا یہ چمن تیرا

آنکھین ہی نرگس ہین رخسار تری گل ہین
چہوتا ہی ہونٹہونکو یہ سیب ذقن تیرا

ناخن ہی سورج ہین اور چاند ہتیلی ہے
آئینہ خود رو ہی شفاف بدن تیرا

دندان تری موتی ہین خورشید سا ہاتہا آئے
در جہڑتی ہین باتو نمین ایسا ہی دہن تیرا

عاشق لب رنگین کی بوسو نپہ ہوئی مائل
حصّی مین لگا سبکی یہ ملک یمن تیرا

اینڈا ہی عبث قد سے باغی ہوا گلشن مین
کچہہ پاس نہین کرتا یہ سرو سمن تیرا

اوس سی تجہی نفرت ہے اغیر وسی محبت ہے
کب بہائیگا اختر کو ایجان چلن تیرا

## بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مین تو ہون سلطان مضمون مجہسی تو کیا جائیگا
شعر گوئی سی مری خاقانی شرما جائیگا

محفلونکو خلوتونکو رو کی پانی کر دیا
مین جہان جاؤنگا میری ساتہہ دریا جائیگا

ای مسیحائی زمان بیمار کی تدبیر کر
موت سی بچ جاؤنگا گھر مین جو تو آجائیگا

بام کی اوپر چہپر کہٹ نی عجب عالم کیا
آج کل کوچی سی عاشق کا جنازہ جائیگا

خانہ خارِ غمسی بڑہ جاویگی عزت نہ رہے دیا
دست پائی عشق سی دامان صحرا جائیگا

اى فلک چند ى فراق يار مين ركهاجو اور | ساکنان عرش تک اپنا نه لا جانيگا
شعله رخسى جلائى کى عبث تدبير هى | دل توهى خود سوخته کيونکر جلايا جائيگا

کوى جانان مين چلو اختر تماشا ديکهنى
وحشى اک زنجير گيسو مين پهسايا جائيگا

## بحر رمل سالم

وصل کى شب جب لگى مهندى همارا خون هوا | دل همارا خون هوا جب پائى گل گلگون هوا
مار زلف يار کى آگى نه کچهه افسون هوا | دست رنگين سى بنا نا زلف کا شبخون هوا
رفته رفته هوگيا اتحاد حسن و عشق | غير سى آنکهين چرائين آپ پر مفتون هوا
اى فراق يار تن مين هڈيان باقى نهين | کچهه خبر بهى هى تجهى ليلى کو ئى مجنون هوا
طالعون نى پست کى آخر بلندى حرص کى | دفن همراه خزانه آپ بهى قارون هوا

کوه و صحرا جل گئى کس سوخته کى آه

آخر اب کہلا ای یار تو مجنون ہوا

درد و غم عاشق غمگین کا ساماں ہوگا
راحت دل سبب رنج فراوان ہوگا

دہن تنگ سی کی عوض جو ٹکرا
لب شمشیر لب زخم سی خندان ہوگا

فصل گل مین نہ لگیگا کبہی دہجی کا پتا
پہر نہ چولی نہ گریبان نہ داماں ہوگا

محفلین چہوڑ کی بہا گینگی حسینان جہان
گلشن دہر مری آہ سی ویران ہوگا

جانکی جان بہی لیتک کہین ایجان جہان
منتین کرتا ہون اس جان پہ احسان ہوگا

کم نہین مہر سی کچہہ روشنی داغ جگر
لخت دل سی مری تربت پہ چراغاں ہوگا

حسن غم در رفتہ پہ مغرور نہو غافل دہر
رتبۂ شاہ و گدا حشر مین یکساں ہوگا

مسند حسن مزین ہی تجہی رشک پری
افسر عشق مرا تاج سلیمان ہوگا

زہر کہا جائینگی دنیا مین حسینان جہاں
گیسوی یار اگر رخ پہ پریشان ہوگا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

پھر گیا سر طلبِ وصل سے اختر چپ رہ
سن چکے سن چکے صاحب وہی ساماں ہوگا

## بحرِ رمل مثمن محذوف

ہمسفر خالی چلی گیا عید مین غم ہو گیا
عشرۂ ذی الحج مین ماتم تھا محرم ہو گیا

کس سلیمان جہان سے سکۂ الفت ملا
کونسا جاری زبان پر اسمِ اعظم ہو گیا

درگذر صیاد اس وحشی سے ہین دم ہین
دام مین یہ دمبدم آیا تو بیدم ہو گیا

نوبتِ فتح و ظفر سے سینہ کوٹینگے رقیب
اب لوائے عشق فوجِ حسن پر خم ہو گیا

حرفِ سکہ کیطرح مین جائے زرین ہوا
کیا مٹیگا داغِ دل یہ نقشِ خاتم ہو گیا

کیون ڈراتا ہی او بھرکا ہی جہان پر زلزل
کیون مٹاتا ہی ہمارا نام رستم ہو گیا

انقلابِ دہر بدلا ہین پر بل گیا
صورتِ غم مجھسی ہی مین صورتِ غم ہو گیا

طعمۂ زاغ و زغن ہونگی حسینانِ جہان
خُم بکفِ زیرِ زمین ادنی سا اک جم ہو گیا

پھر خیالِ زلف مین پیچ داغِ دل سونلا گئے
خشک کا مرہم ہری خمونکا مرہم ہو گیا

بدنصیبی میرے جائینگی نہ روزِ حشر تک
جامِ شہدِ صاف اگر ہاتھہ مین سم ہو گیا

عشقِ معشوقِ حقیقے مین مزا ہی شاہِ حُسن
اک گدا ادنی سا ابراہیم ادہم ہو گیا

کوہِ مروہ تک پہنچ جائینگی ہم ہی باصفا
آب اس چاہِ ذقن کا آبِ زمزم ہو گیا

کونسی بدخواہ اختر اونہین بہکا دیا
آنا جانا آج کل اونکا بہت کم ہو گیا

رفتہ رفتہ ہمسی اب صفِ کمر ہونی لگا
نخلِ قامت بی ہمارا بی ثمر ہونی لگا

پھنس گئی دنیائی ہزن مین ہزارون مالدار
بی خبر تجکو عبث خوف و خطر ہونی لگا

دیکھہ لینا پھر گلی سی اِسکی چہرہ یکی تیزیان
پھر تجہی مرغِ سحر وہم سحر ہونی لگا

قائلِ حُسنِ بتان کیونکر نہو سارا جہان
تذکرہ صورت کا صاحب و بدر ہونی لگا

رشک کی ماری زمرد خاک مین ملجائیگا
کانکا سبزہ بھی اب اعالی کی گھر ہونی لگا

کیونجی کیون بھر گئی گالیان کہانکی صورت بن گئی
لطف غیرون پر مری پیش نظر ہونی لگا

گفتگوی عشق سی کیا جابجا رسوا ہوئی
تذکرہ میرا تمہارا دربدر ہونی لگا

کب کی اخترؔ سی تیغ ابروی جانانکی چوٹ
سامنی تلوار کی دل پی سپر ہونی لگا

گوش مینوش مین سوئی کا جو بالا دیکھا
جلوۂ حسن صنم ہمنی دوبالا دیکھا

عارض سرخ پری چہرہ پہ کالا دیکھا
شبکو ہمنی اثر زلف چلیپا دیکھا

سرو یاد آیا جو اوسکا قد بالا دیکھا
یا قیامت پہ یہ قد ہمنی دوبالا دیکھا

چاند کو ہمنی رخ زخم پہ ہالا دیکھا
قاتلا آج تو اس زخم کو آلا دیکھا

روئی فرقت مین تو ہم سمجھی کہ دریا دیکھا
آہ ان آہونسی گلشن کو بھی صحرا دیکھا

مردِ میدانِ شجاعت کو صف آرا دیکھا
جمد ہر و تیر و کمان خنجر برّاں دیکھا

برقِ رخسار کا سینی پہ شرارا دیکھا
آپکی چوٹ پڑے دل کو گوارا دیکھا

گلشنِ دہر مین اوسکا قدِ بالا دیکھا
سرو آزاد چمن ہنسنے و بارا دیکھا

عارضِ زرد پہ بہ جو گئی آنسو سرخ
ربط و اسلوب بھلا راورخ آنکا دیکھا

نہ کوی معجزہ دیکھا نہ کرامت پائے
ہمین زندہ کیا قاصد کو مسیحا دیکھا

نہ ملی پر نہ ملی مستی طبیعت صاحب
دلِ اختر نی بہت لطف و مدارا دیکھا

## بحرِ مضارع مثمن اخرب

جسمِ حضور تختۂ گلزار ہو گیا
داغوںنی بندہ دیکھتی زردار ہو گیا

آہوںنی جسمِ زار شرربار ہو گیا
بجلی سے دل لگا تو اثربار ہو گیا

کافر او دہر جو بستۂ زنار ہو گیا
بندہ یہ بات سوچکی دیندار ہو گیا

جام شراب وصل سے سرشار ہو گیا
کیا بیخبر کٹی تھی خبردار ہو گیا

جو اوسکا چشم دل سے طلبگار ہو گیا
بیشک خدا اوسیکا مددگار ہو گیا

سچ ہے کہ تو طبیب دل زار ہو گیا
بندہ یہ سنکی حسن کا بیمار ہو گیا

ہر صبح و شام لیتا ہے آکر خبر ہما
کچھ درد ہڈیون مین جو دلدار ہو گیا

کسکو خبر تہی زلف حسن بتان کی ہما
بن شرع عشق مین بیکار ہو گیا

محفلمین حال پوچھکے بلوایا کیجیے
دہوکی مین اپنی یارسی ہتیار ہو گیا

سینہ سپر بناتا ہون مین دو رو سے
پلکونکا بھالا آپکا ہتیار ہو گیا

اک در ہی بند لاکھہ کہلی ہین جہانمین
جاؤ اجی نہ بولو خدا یار ہو گیا

ممکن نہین کہ جان بچی پیچ و تاب مین
سوتا رہونگا زلف سیہ مار ہو گیا

ایک آیا ایک اوٹھہ گیا ایک بیٹھا ایک کھڑا
گھر آپکا معاف ہو بازار ہو گیا

ترک محبت معشوق ہو چکے

اختر بہی ابتو عشق سے بیزار ہوگیا

| مفاعلن فعلن | بحر مجتث مخبون محذوف | مفاعلن فعلاتن |
|---|---|---|

شروعِ حسن کا بیمار اک زمانہ ہوا
فراقِ یار مجہی موتکا بہانہ ہوا

بنا ہی مصرعۂ دیوان ہمارا نو دادا
عروسِ فکرِ معانی کو پہر بہانہ ہوا

تشکم کمانکا خالی ہوا محبت سے
پلک کا تیر بنا اور دل نشانہ ہوا

وہ میرزا انش انگلی درمی ہین کبہی
گلوی شیشۂ مہر فلک جہکا ہوا

کبہی بنچۂ شل سی کہلی گا یہ عقدن
کہانکا زلف مین پیدا یہ شانہ ہوا

شعاعِ رخ سی در و بام ہوگئی روشن
مثالِ آئینہ میرا غریب خانہ ہوا

چہٹا نہ مرکی بہی دل سی خیالِ الفتِ دوست
ہمین تو آخرِ قسمت سی یہی آزمانہ ہوا

بسا ہی جاتا ہی نگین صورتو نپر دل
زبانِ زخم جگر کو مزہ چکہانہ ہوا

نہ آب زلف سی نکلا نہ خالِ رخ سی چہٹا
مری نصیبو نکین ایسا ہی اودبانہ ہوا

کبھی اسیرِ زلف اور گاہ قیدیٔ رخ
اب اپنی دل کو پریرو کو مین جھکانا ہوا

زبانِ غیر سی پڑھوائی عاشقانہ غزل
کبھی اوسی دلِ اختر اگرچہ دکھانا ہوا

فنِ عشق ماہ مین اب بڑے کامل ہوا
پندرہ دن سرکشی کر کی بہت حاصل ہوا

پھر جوانانِ چمن کی ہوگی مقتل مین بہار
گلفشان پھر سب پہ نخلِ تیغ سی قاتل ہوا

شانہ کر کی گیسوے رخسار و پہ کیون بکھرادی
آئینو مین بال ڈالی اس سی کیا حاصل ہوا

چار چیزین بانیِ انسان مین آ کیا ہو گیا
پانچوان عشقِ صنم عنصر مین کیون داخل ہوا

آبِ دندان جوہریکا جب مجھی یاد آگیا
ماہیِ بی آب کی مانند اب بسمل ہوا

اوسکو غرّا ہی نہین میری برابر دوسرا
تیغ ابروسی دلِ اختر بھی اب گھایل ہوا

## بحرِ رمل مثمن مخبون محذوف

فاعلاتن فعلاتن فعلن

چاکِ دامن سے ملا چاکِ گریبان اپنا
آگئی اب دیکھئے کیا ہو سروسامان اپنا

فکرِ بدانسی جو دیوانہ مین بہری ہین موتے
پاس کرنی ہین بہت لعلِ بدخشان اپنا

حقّا نیکو مناسب نہین یہ بند مکان
دل کہلائیگی بہت سیرِ گلستان اپنا

کانپ جاتا ہون جو سُنتا ہون کہ وہ گھر تنہا ہین
دل لرزتا ہی بہت بھرِ زمستان اپنا

سروقد یادِ رخِ یار سی کہل جاتی ہین
صرصرِ غمسی خزان ہی چمنستان اپنا

سرد مہری نکرو گرم کرو پہلو بھی
کیا یونہین گذریگا ایجان زمستان اپنا

جلہتا رہتا ہی انؔ وزون مضامین کا بہت
طائرِ شمس پہ اوڑتا ہی پرستان اپنا

لاکہہ صورت سے اسی وزین سمجہاتا ہون
اب نہین مانتا اپنی دلِ نالان اپنا

صید تیر سرِ مژگانکا جو آتا ہی خیال
لوٹ جاتا ہی وہین یہ دلِ بریان اپنا

ہین تو سردارِ شہیدانِ جہان ہم عن قاتل
پاس کرتا ہی بہت گنجِ شہیدان اپنا

در دِ سر ہی نہین چھو کہٹ پہ وہین جائیگی
نہ ملا پر نہ ملاپ سے درمان اپنا

تا کمین ہتی ہین ہر روز یہان موید سے ستقا
کم نہین مجھ سے ہر گز دلِ سوزان اپنا

اسی گلزار کیا اوسمین مجھ سے مین گا ٹوٹ
کیون نہ تاراج رہی باغ و بیابان اپنا

نہ دیگی چھوٹ گی یہ جائیگی جل جا نینگے
سر دہنا کرتی ہی پھر شمعِ شبستان اپنا

پاون پہلا نیکو دیتا نہین پھوڑے اُٹھین
کیا بُرا نام کیا گست ہجر گردان اپنا

بوسی او مصحفِ عارض کی اشارہ سے ہے
جسکا جی چاہی پڑہی وقف ہی قرآن اپنا

چاندنی مین مرا خورشید نکل آئیگا
منہ دِکھانا نہ اوسی اہی تابان اپنا

زندہ سب گا گذر ہتو تا پہت جائین سب
دین پوشیدہ کرین گبر و مسلمان اپنا

افسرِ داغِ جنون تختِ بیابان پہ ملا
ڈہنپ گیا تاجِ الم سی سرِ عریان اپنا

باغبان توڑ نہ لی چونچ نہ بلبل کی لگے
ابتو پوشیدہ کرو سیبِ زنخدان اپنا

یوسف ہر ہی تو او رہ کنعان سے ہے تو
ایعزیز آج تو دی چاہِ زنخدان اپنا

خاک جیحانی ہی بہت رشک سی گلزار زمین
اخترِ زار کہان ہی گلِ خندان اپنا

[illegible]

دلِ زار کو رشکِ بہار کیا تجھے بھی ہمارا الم نہ ہوا
رخِ یار مثالِ ہزار کیا نہیں باقی کوئی جو ستم نہ ہوا

یہ خزانہ ہی ہوا اثر کو مری بلا نور تو رشکِ قمر کو ہوے
بلا کونسا داغ جگر کو مری کہ جو لمین بجا ہی درم نہ ہوا

جو غنی تھی گدا ہی وہ ہوئی جو فقیر تھی حسن میں طاق ہوئی
پڑی صدمی ہمیشہ شاق ہوئی الم یار میں اسکا اثر نہ ہوا

دلِ زار جو عشق میں زار ہوا نہیں راہ دو سی نیکی خبر بھی ذرا
رہا دیر ہی میں ارے بت میں صدا کبھی آنکھی شیخ حرم نہ ہوا

تنِ زار کو عشق کا داغ دیا مری لگی بھلنی کو باغ دیا
مجھی ہم میں جام و ایاغ دیا مری جلنی کا تحکم الم نہ ہوا

پھری مرغِ سحر کی گلی پہ چلی وہ میں آ قضا بھی تو پھر ٹلی
یہ چھپا و نگار زخفی و جلی مری یار کا مجھ پہ کرم نہ ہوا

مری منہ میں زبان نہیں شکر خدا سنو قابلِ گریہ ہی حال مرا
بڑی آگی کی دیکھی جو رنج و جفا و ستم جو قدیم تھا الم نہ ہوا

کبھی کو جو نبھانہ کری تھی ہم سو وہ آن پڑا تری زیرِ قدم
تری سر کی قسم تری پا کی قسم کسی اور کی آگی یہ خم نہ ہوا

دل وجان سی فدا تھا جو تجھپہ صنم گیا عشق مین وہ سوی ملک عدم گیا
بھلا اوسکا شکوہ تو کیا کرین ہم مرینکا تجھکو ہی غم نہوا

گر اب اختر زار تو بند دہان ہین منہہ مین تو قائل شعر ان
اوٹھی یاس ہی ہاس سے گریہ کنان تر ہی لیہ ہی کیا کیا الم نہوا

وصل مین دیکھہ تپ ہجران آخر کام تمام کیا
یاد مین قد کی آہین کھینچین دار پہ جاکی مقام کیا

عشوہ و غمزہ ناز و ادا شوخی و چستی چالاکی
سبنی بلکہ دیکھہ چکی آغاز کا کیا انجام کیا

کس بلبل کی دلکو جلایا کونسی بیکل کلی ہوئی
اتنی دیر رہی گلشن مین لو کیا کام کیا

محفل عیش مین خوب بنایا سامان منیخوار کا واہ
شیشہ میری دلکو بنایا چشم کو اپنی جام کیا

وصل سی خوش کرو اختر کو دل زار ہی اوسکا الم مین پھنسا
تیر مژہ دکھلا کی اوس وحشی کو تمنی رام کیا

پھر موئی بدن زلفِ گرہ گیر مین الجھا
چھری سی جو نکلا تو شبِ قیر مین الجھا

جی چاہا کہ مضمون کی بلائین وہین لی لون
کلکِ سرِ انگشت جو تحریر مین الجھا

پھر روشنیِ طبعِ رسا اپنی بڑھی گے
پھر شمع کا سر آگ کی گلگیر مین الجھا

پھر دل نی مری سلسلہ جنبان کیا مجکو
غل پڑ گیا پھر زلف کی زنجیر مین الجھا

ابرو کی نظر جا پڑی پلکون پہ جو صنم کے
نکلا جو کمان سی یہ دل تیر مین الجھا

وصفِ خط و عارض مین زبان گنگ ہوئی بس
اس مصحفِ ناطق کی ہی تفسیر مین الجھا

پہونچا کی دہن دل نی لیا تیغ کا بوسہ
رومال جو شمشیر کا شمشیر مین الجھا

اختر تری غزلون پہ ہلالی بھی فدا ہے
فرہاد بھی شیشۂ تقدیر مین الجھا

طفلِ مکتب نی سرِ مرغ منوّر توڑا
خط بھی پڑ ہی گیا اور دل بھی برابر توڑا

سخت جانی سی یہ تلوار بہی عاجز رہی آے
میری گردن پہ نہ جلاد نی خنجر توڑا

دام صید رسی بہی در گوا و کہار ون ای بہت
دیکھہ لی ایک نی جاکر در خیبر توڑا

کیا مرتب ہوا اوس سیم بدن یار کو آ
مچھلیان کانو نمین اور سینی کی ابر توڑا

باغ عالم مین ملا نخل محبت کا یہ پہل
یعنی اوس سیب زنخدان کو جا کر توڑا

قابل صید محبت نہ رہا مرغ دلن
دل نازک تو مرا تو نی ستمگر توڑا

روتی روتی جو ذرا آنکھہ نی آنسو دے
جنس کا ہو گیا ہر شہر مین گہر گہر توڑا

تیغ ابرو سی جگر کی ہوی ٹکڑی ٹکڑی
تیر مژگان نی ہمارا تن لاغر توڑا

باغبان بہشتی ہین خضر بہی کہلا جاتا ہے
رقص کا لیتا ہے جب سرو صنوبر توڑا

چاک چاک اپنا گریبان نہوا تہا سو ہوا
وحشت دل کا سامان نہوا تہا سو ہوا

| | |
|---|---|
| رخ ترا آتش سوزاں نہوا تھا سو ہوا | دل مرا شمع شبستاں نہوا تھا سو ہوا |
| ابر مجہہ پر کبھی گریاں نہ ہوا تھا سو ہوا | گھر کبھی خانۂ زنداں نہوا تھا سو ہوا |
| چمن عشق بیاباں نہوا تھا سو ہوا | زخم دل خوردہ نمکداں نہوا تھا سو ہوا |
| زرد رنگ رخ جاناں نہوا تھا سو ہوا | دل کبھی طفل دبستاں نہوا تھا سو ہوا |
| باخدا دیر مین رہباں نہوا تھا سو ہوا | کافر عشق مسلماں نہوا تھا سو ہوا |
| جور جو گنبد گرداں نہوا تھا سو ہوا | دل کبھی گنج شہیداں نہوا تھا سو ہوا |
| رخ انورسی مین حیراں نہوا تھا سو ہوا | کبھی ای زلف پریشاں نہوا تھا سو ہوا |
| ظلم و جور ای شب ہجراں نہوا تھا سو ہوا | خانہ گور مین مہماں نہوا تھا سو ہوا |

چشم انصاف سی طوفاں نہوا تھا سو ہوا

دل اختر چمنستاں نہوا تھا سو ہوا

نورِ دل عقدِ ثریا مین جو پایا نگیا
مر گیا ہجر مین داغ او تہا پا نہ گیا

عشق کا حرف کبہی منہہ سی سنا یا نگیا
جگرِ عاشقِ دل سوز جلا یا نگیا

ٹہوکرین کہاتا بہلا سامنا کیونکر کرتا
پاؤن شل کبک کے تہی راہ مین آیا نگیا

خوابِ غفلت مین پڑی ہی گوشِ رقیب
بختِ بیدار کو عاشق کی سولا یا نگیا

زہر پلوا دیا زلفو نسی چہوا کر مجکو
تجسی امرت کا نوالا ہی کہلا یا نگیا

ہاتہہ مل مل لئی اوس فتنۂ عالم آہ
عطرِ مجموعہ سی مجکو جو بسا یا نگیا

جس ستی کام جو اچہی پڑا تہا گیا
تیرِ مژگان کبہی تو دیہہ لگا یا نگیا

کیسی جلاد مین تب ہی سیہ تو دل نازک
مردہ گنگا مین بہی ہند کا بہایا نگیا

کوچۂ یار مین ڈہونڈہا بہت اختر مینی
ایسا کہویا کیا دل مر کہ پایا نگیا

سمجھتی ہین جسی افلاک خانہ ہی مری دل کا / لگا ہی دود رجا کر آشیان غم عنادل کا

رہا کرتا ہی دست فیض جاری ہمیشہ قاتل کا / پڑھو اپر پچھوا ہٹ ہی کی رہنہت وبال بلکا

تڑپ اور بیقراری ہی تر مقتول مین اتنی / پڑا ہی برق پر شاید کہ پرتو حال بسمل کا

اوڑا دون رنگ مضمونکو مین نیچ کر کی عالم مین / دکھا دون طائر مضمون مین عالم نیم بسمل کا

بچاو کشتی تن بحر آتش سی او بہار و بہی / علی ابن ابی طالب پڑا ہی کام مشکل کا

عجب کیا زاہد اتیر عبادت سی ہو جاوی / پڑھا مثل کلام اللہ سیپارہ مری دلکا

ادا سی رعالم کو نگہہ سی قتل کر ہمکو / دکھا دی قاتلا مقتل مین سبکو رقص بسمل کا

ہوا ہون داغ عذار ایسا کہ اند ہو گئی مہرو ہی / مٹا دیتا ہی دل عالم فروغ ماہ کامل کا

غرور اس حسن پر جتنا کرو تم زیب دیتا ہی / نہین دیکھا کوئی عالم مین اس شکل و شمائل کا

ہوئی ہین سی آہ کی طیار لیلا کی ہوئی محمل / بنایا چاک دل سی ہمنی پردا اسکی محمل کا

بہت نظروں مین اوس لیلی شمائل کی در آیا ہون
پتا پوچھا کری صحرا مین مجنون میری منزل کا

پری کیطرح عاشق ہی یہ ستا جائیگا کیونکر
یہان کچھہ کام ملّا کا نہی کچھہ کام کامل کا

تڑپ کر جا ہی بچھیگا مین عین قتل مین اوس تک
مرا کیا جائیگا گر ہاتہہ دکھیگا تو قاتل کا

مین مشتاق اجل ہون کاش گردن تک مری آئے
دہان زخم خندان سی کرونگا شکر قاتل کا

اعانت بہر آخر چاہیئی محزون و غمگین ہی
تمہین کہولوگی حیدر انگر عقدہ بہی مشکل کا

گالو پہ جو اوس یار کی بالا نہین رہتا
دنکو کبھی مہتاب پہ ہالا نہین رہتا

تیری قد و بالائی قیامت بہی دکہائے
ہی کونسا دن دل تہہ و بالا نہین رہتا

ساغر مرِ المنظر جو چڑہا جاتی ہین دم مین
بجھہ رند کی ہاتہون مین پیالا نہین رہتا

تارِ نگہِ یار نہ پتلی مین سمایا
شاعر کی کبھی آنکھہ مین جالا نہین رہتا

اوڑ جاتا ہی آہو نگا دہوان ایک ہوا مین
نالان ہون نہ بائے مری نالا نہین رہتا

کوڑی بہی نہین پاس کٹاری جو بنا مین
قبضی مین سرے کا بہی مالا نہین رہتا

کیا منہہ جو تری منہہ سی وہ منہہ اپنا ملاوے
غیرت سے تری منہہ پہ وشالا نہین رہتا

اختر نی جو کہینچا تو کنارا کیا جلد سے
چل دیتا ہی جھٹ چاہنی والا نہین رہتا

گلشن دل سی جو مینے سرِ لالا کہینچا
داغ پڑ پڑ گئی جب یار کا نقشا کہینچا

حسن یوسف نی اگر عشق زلیخا کہینچا
شوقِ مجنون نی سر پردہ لیلا کہینچا

گاؤ دم آہ جو کی سرو کا دہوکا پایا
سمجھی ہم ہمقدِ یار کا نقشا کہینچا

کیا نظر پڑ گئی تیرے رخِ تابانکی جھلک
ماہ نی منہہ پہ یہ کیون ابر کا پردا کہینچا

ہم تو بیہوش اول ہین نکہو کچھہ نہ کہو
زہر ا ر سرِ محبت سارا کہینچا

بات جو منہہ سی کہا کبہی پوری ہی ہو ۔ سارا دل ٹوٹ گیا اپنی آہ کا پا کہینچا

آئینہ بن گیا آن کہلی سب قلعی ۔ کفِ پائی تری حسن یدِ بیضا کہینچا

پی گیا آنسوؤنکو خوف سی غیرونکی مین ۔ ابر کی طرحسی ان آنکہونسی دریا کہینچا

یدِ بیضا کا ملا ہاتہہ کو اوسکی رتبہ ۔ میری معشوق کا مانی نی کفِ پا کہینچا

صورتِ ابر تنک رخِ روشن پہ نقاب ۔ ماہ پر قدرت اللہ نی ہالا کہینچا

برقِ حسن آپکی گر کوندگئی بدلی مین ۔ طپشِ دل نی ادہر دل سی شرارا کہینچا

رند و زاہد سی کبہی میل نہین اختر کو
وہ کشاکش مین پڑا پہرتا ہی کہینچا کہینچا

ہماری سامنی جب شوخِ مہ لقا آیا ۔ گلی لگالین یہی دل مین بارہا آیا

پڑا ہون جان نہین تن مین جانسی آوے ۔ کہو کہو کہ کدہر قاصدِ صبا آیا

لگائی مسّی تو ابرِ سیہ چھائیں اوٹھا ۔ حنا کی پان رقیبوں کا خون بہا آیا

خدا خدا کر کے کہتے ہو گیا خدا سے ڈرو ۔ ہنسو ہنسو کہ وہ بت بر سرِ جفا آیا

کبھی تو برق سی چشمک زنی میسر ہو ۔ سنا ہے ابر کو رونی میں وہ ہنسا آیا

اوٹھو اوٹھو چلو محفل بڑہا ورا گئے ۔ غضب ہوا جو یہاں وہ جگر جلا آیا

ہزار اخترِ مہرو نثار ہوویںگے

جبین پر اپنے وہ افشاں اگر جما آیا

ہو گیا بن ملائک سے ہے تری انداز کا ۔ کیا بیاں کیجے خداوندِ دو عالم ناز کا

پھر خیال اس مطلبِ عنقا کو ہی شہباز کا ۔ صید ہو پھر نام ہوس عاشق جانباز کا

غیر کب دمساز ہونگی کس سے توتیگا ستار ۔ تا یہ جھنک گر بنگیا مضراب کی آواز کا

ماہ وا حسرتا دیکھ کے اک نفس تہہ تنگ ہے ۔ طایرِ جان کو ارادہ ہوگیا پرواز کا

ایک کو دو کر دیا ابرو نے دو سے چاڑ کے
کیا بتاؤں کاٹ میں اس تیغ خانہ ساز کا

ہجر میں ہم سوچ لیتے ہیں وصال ماہ رو
یا الٰہی نیک ہو انجام اس آغاز کا

جسکو چاہے تو لب جانبخش سے زندہ کرے
وہ طلوع مہر ذرہ ہے تری اعجاز کا

مجلس شاہ شہیداں جیسے دنیا میں ہوے
نیلگوں ہے رنگ چرخ تفرقہ پرداز کا

اپنا خمسہ منتشر ہے ہی عناصر میں خلاف
چوکڑی دم بھرتی ہے اوس آہوی طناز کا

واہ اختر میٹھی باتوں سے تجھے پھسلا گئے
تو تو بندہ ہو گیا اس حسن کے انداز کا

عارض صاف سے اوس گل کی چمن یاد آیا
زلف خوشبو سے پریرو کی ختن یاد آیا

چوکڑی بھول گئی جنکو ہرن یاد آیا
پنجتن پاک کی صدقے سے وطن یاد آیا

وصف لبہائے پریرو سے یمن یاد آیا
در ناسفتہ سے پھر طور سخن یاد آیا

عیش و راحت میں مجھے رنج و محن یاد آیا
بزم احباب میں وہ عہد شکن یاد آیا

صورت مرگ نظر آگئی رخساروں سے
دیکھ کر خنجر ابرو کو کفن یاد آیا

کاشغر کا جو منگاتی ہیں سفیدا حجاج
مجھے زلفوں کی لٹ مشک ختن یاد آیا

ڈھونڈھتا تھا کہ معمی میں بھکون اتی یار
دُر کا سوراخ جو دیکھا تو دہن یاد آیا

عشق پیتہ ہوس سیب تمنائی گل
لب رخسار و ذقن وقت سخن یاد آیا

نہ رہی گا نہ رہی گا بلد غربت میں
اختر زار کو اب اپنا وطن یاد آیا

یار سمجھے تھے مگر ترک ستمگر نکلا
تو لا الفت میں دل ترک تو پتھر نکلا

مار گیسوی سا کاٹنے باہر نکلا
زہر اس سانپ کا دلبر مری جا کر نکلا

چلو میخانہ نکو اٹھ کر کہ گئی شام خمار
میکشو مژدہ کہ خورشید کا ساغر نکلا

چوری میں تو پہلی کا بھی نقصان ہوا | بن کیا چور محل اور نیا گھر نکلا

کینتی دیسی صبا دنی کتری پر صاف | سال پر سال کتا پر نہ کوئی پر نکلا

آج میں فرق دت میں بنا شمع صفت | پھر قلم کرسی لی یار م اسر نکلا

جاری جابس یہی انصاف کیا کرتا ہے | بیخبر جیب نا ہے گھر سی ہٹی باہر نکلا

دل سوان سی مری تمنین ہو گئی فسا | مجمر سینہ میں کیا گرم یہ اخگر نکلا

کیا کہیں اپنی نظر جو کگئی اِبْحا پر
جانتی تھی جسی مہر وہی اختر نکلا

دنکو بی یار کی ہی یو شب تار گھٹتا | کیون ڈرا تی ہی مجھی انگی ہر بار گھٹا

جلسی دل کم ہوئی ہر طرح کا بازار گھٹتا | اپنی نظر وںسی مجھی تو تو نہ ای یار گھٹا

فکر مضمون سی اگر کلک شر بار گھٹتا | غم و اندوہ کی چھا آئی وہیں یار گھٹا

پرنور میرا خانۂ دل ہی چراغ سی
روشن ہی داغِ عشق تمہارا دیا ہوا

مرہم کوئی لگائی جو دو چار داغ ہوں
اختر کا تن تو سر سی ہی پانؤ تک جلا ہوا

جب دوات و خامہ کو گھر کا ختن ملجائیگا
جب کبھی شنگرف [illegible] ملجائیگا

گرمئ دل سی فروغِ شعر بھی بڑھ جائیگا
بہوت نکلوگا جو شمعِ انجمن ملجائیگا

عالمِ غربت کی ہمکو سیر ہووےگی نصیب
بیوطن ہو جاؤنگا جب تیرا تن ملجائیگا

کہاں کھو دیگا بہت اِی باغبان گلزار میں
کج کلہ غنچہ ہو جب گل پیرہن ملجائیگا

طوق گردن میں مثالِ فاختہ کیوں ڈالتی
علم کیا تھا سرو سے سیبِ ذقن ملجائیگا

جوشِ وحشت ہی تمیزِ مرگ اب کسکو رہی
پہاڑ ڈالونگا اگر ذکرِ کفن ملجائیگا

ہفت کوکب کا اثر ہی ساتوان ہنس ہوا
آہ و زاری درد و غم رنج و محن ملجائیگا

کیا ہوا غیر وںسی ملنی کی جو کہاتی ہو قسم
محفلوںمین ٹوک دونون جب وہ سجن ملجائیگا

پاؤں پہر کبک دری گرگر پڑینگی راہ مین
رام کریگا اوسی بہی گر ہرن ملجائیگا

وہ قدِ بالا ہی اپنا قلم ہی بار دار
کلکِ مضمونسی مری سروِ چمن ملجائیگا

تختِ غربت کے کہین بہتے ہیں کاسہ فقر کا
بہیک مانگینگی اگر اپنا وطن ملجائیگا

شعرگوئی کا مزا اختر مین بالکل آچکا
مطلبِ دل ہی بعشق پنجستن ملجائیگا

میخانہ مینوش مین جانا نہین ملتا
مخمور کو آب اور ٹہکانا نہین ملتا

غیر آئی جو در پہ مین جانا نہین ملتا
کس منہہ سی پہرین ہم کہ بہانا نہین ملتا

اوس سی جو الگ ہون تو سہی دوست ہین اپنے
اوس سی جو ملا مین تو زمانا نہین ملتا

لختِ دلِ صدچاک کی فرقت مین غذا ہے
زندان مین بجز غم کوئی کہانا نہین ملتا

بہہ جاتی ہین دل آبرو ان و تابی غم مین
برسون اوسی دریا مین نہانا نہین ملتا

مضمون دُر دندانکی مسلسل جو بیان ہین
اب سلک دُرِ نظم مین دانا نہین ملتا

غم مثل صبا سا انکے ہمراہ درا یا
ہمکو تو نوا الاہی چبانا نہین ملتا

ای شیر خدا اختر غمگین کے مدد کر
شاعر کو کہین اور ٹھکانا نہین ملتا

[illegible]

تم گلی سی مل گئی اگر دل اپنا ٹرہ گیا
کیا کہتا صاحب کا مین بند یکا کیا ٹرہ گیا

امتحاناً کبھی کستا خو نسی اختلاط
رابطہ ان پا تو مین پا گھٹ کیا پارہ گیا

رفتہ رفتہ کیا یہ اتحاد حسن و عشق
جسقدر زلفین بڑہ مین و تنا ہی دا ٹرہ گیا

قطع کرنی کرتی وحشت کے بہنی ان پاؤ تہک گئی
ایسا طول عرض مین دامن صحرا بڑہ گیا

صورت کران سیل بانین ہینکتی ہم رہ گئے
قافلہ منزل سی آگی دوستو نکا بڑہ گیا

گرا جو کوہِ الم روشنی بڑہی دلکی
صفائی سینہ و تن شکِ طور مینے کیا

ملانہ نام بہی نرمی کا سنگدل تجہہ مین
ہزار بار جگر کو تنور مینے کیا

شرف ستانکو نامِ نگین سی پیدا ہے
جب ایسے مصرع کو بیت السرور مینے کیا

خوشی سی کہات مین انکیا کی غوطی کہاتا ہون
کبہی جو ساحلِ غمسی عبور مینے کیا

اجور ہ پہلی ہی سی دستِ گورکن مین دیا
جو کچہہ کہ کرنا تہا بہرِ قبور مینے کیا

کبہی سزا نہ ملیگی وہ نیک طینت ہین
وہ خوش نہاد ہین اونکا قصور مینے کیا

ستاری چہوٹ گئے مُنہہ پہ یاجانی کی
جو کچہہ کہ کرتی تہی اختر ضرور مینے کیا

تعشق مین بڑہ کر یہہ عالم نہ نکلا
جو سمجہو تو مجنون نی مین کم نہ نکلا

نیا قافیہ ہاتہہ میرے لگا ہی
کوئی اوسکی سینی سی محرم نہ نکلا

وہ جا کونسی ہی جہان مین نہ ڈہونڈہا
کب افسانۂ اشک پرنم نہ نکلا

بہت مصرعِ سرو کو بہی کہینچا
قدِ یار سی پر وہ باہم نہ نکلا

بہت سیر کے وصل و ہجرِ صنم مین
کسی فصل مین پر وہ موسم نہ نکلا

چمن مین نہ طالع ہوا شب ہے گذرے
وہ خورشید کیا بہرِ شبنم نہ نکلا

یہ کسکی محبت کا پتلا بنا تہا
ہوا ہو گئی روح پر غم نہ نکلا

سیہ خیمۂ لیلے کا تہا بہرِ مجنون
مری موت کا کوئی ماتم نہ نکلا

عبث منعمو میکدہ کی ہوس ہے
کبہی خم بکف قبر سی جم نہ نکلا

بڑا شور پہلو مین تہا نازکی کا
جو چیرا تو خون نکلا اور دم نہ نکلا

رہا خاک کہا کہا کی اوسکی گلی مین
گنہ کر کی جنت سے آدم نہ نکلا

بہت گل کہلائی ہین الفت نے تو کیا
مری داغ کا کوئی مرہم نہ نکلا

طلوعِ محمد ہی ہو پیش اختر

ابھی تک تو خورشید عالم نہ نکلا

## بحر مجتث

صنم سمجھتا ہی کون اسکو رنگ کا ٹیکا
یہ بندیا ماتھی پہ کھینچی کلنگ کا ٹیکا

یقین ہی وہ بت ہندو ہی اسکو تو جچیگا
ہم اپنی سر کو سمجھتی ہین سنگ کا ٹیکا

ہزار بار تو کھینچا ہی تمنی رشتۂ دل
یہ گل کا داغ ہی جیسی پتنگ کا ٹیکا

مٹی نہ نام و نشان سرنوشت قاتل سے
پلک کا تیر ہی ماتھی پہ جنگ کا ٹیکا

عبث رقیب دکھنی ہین لومڑی کی طرح
یہ داغ دل ہی مرا کیا پلنگ کا ٹیکا

تمہاری سکہ زر سی بڑہی ہے قدر مرے
خدا رکھی یہ مری نام و ننگ کا ٹیکا

جبین پہ داغ عبادت ہمیشہ تابان ہو
خدا نہ زاہد و نکو دیوی بنگ کا ٹیکا

سپیرہ وجد مین لاتا ہی مار صحرائی
یہ تو نبڑی تو ہی روہی نہنگ کا ٹیکا

یہ ماتہا صاف ہے اختر ہو تو اسپہ سوا

ستارہ بن گیا اسپِ نگ کا ٹیکا

## بحرِ ہزج سالم

محبت کا یہی آغاز ہی انجام کیا کرتا
نصیحت کون سنتا او دلِ ناکام کیا کرتا

تپِ فرقت بجاتے تمسے کیونکر نبض دکھلاتا
طبیبوں کو بھلا میں مفت میں بدنام کیا کرتا

مجھے سودا تھا اوس زلفِ سیہ کا رخصتی کیا مطلب
مری تاریک خانہ میں چراغِ شام کیا کرتا

جگر جل جل گیا اغیار کا اوس گرمجوشی سے
رقیبوں کو بھلا پختہ خیالِ خام کیا کرتا

ذرا پھر کشمکش چشمِ سیہ کی اوسکو دکھلا دوں
میں ایسا ناتواں ہو کر وغنِ بادام کیا کرتا

رخِ مہوش سی ہر وقت منہہ پہلا ہی رہتا ہے
جو ہوتی گردشِ بخت آفتابی جام کیا کرتا

مری ہر روز گھٹتی تھی جاں لگی جالیتی گھر پکڑا
اوسی خود ہو گیا جنجالِ اسجا دام کیا کرتا

قبائے گل کو پھاڑا جب مرا گل پیرہن آیا
بھلا اس تنگدستی میں جامۂ احرام کیا کرتا

جلا کر پھونکتا خانۂ اغیار گرمی سی
مری سینی میں در آیا تو پھر حمام کیا کرتا

پہنچتا ہی اگر مین اوس تلک چالاک نامہ بنکے
صدا گھڑیال کی سنتا بھلا آرام کیا کرتا

یہ تصویر مبارک اس تصور کو جو بھاتا بنکے
پھر اوسکی سامنی بہزاد کا مین نام کیا کرتا

زمین پر روشنی اتنی نہین بڑہ کر وہ کیا جائے
غزل گوئی مین اس اختر کو مین نام کیا کرتا

## بحرِ رمل مخبون

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

زور سی غیر نی اگر درِ جانان مارا
دیو نی منہہ پہ مِرے تختِ سلیمان مارا

مجھہ پہ پتھر نہ کوئی پھینکنا مجنون ہشیار
کس نے اوستاد کو اے طفلِ دبستان مارا

چاہ مین تیرے عزیزون سی چھپا اے یوسف
تیرے داغون نی مجھے اے مہِ تابان مارا

چاک کاغذ ہی قلم ٹوٹ گیا چشم ہی گور
اس سیاہی نی مجھے اے شبِ ہجران مارا

صاف تقصیر ہے موباف مین ان بالونکے
کوئی کوڑا نہ نہین کاکلِ پیچان مارا

ان نگاہونکی لئی ہمسا بہادر ڈھونڈو
دل سی رستم کو جو مارا کوئی نادان مارا

آہ سوزاں سی جلا کر ابہی پہونکونگا
کوئی پروانہ اگر شمع شبستاں مارا

باغباں وقتی ہیں کیا سحر نفسی میں دیکہا
یہ نیا پہول ہتا کسکو گل خنداں مارا

بہول جائیگا سبق الفت لیلی کا آہی
مجہپہ مجنوں نی اگر سنگ بیاباں مارا

ہاتہہ سی تیغ اوٹہاتا ہئی اکث یہ گراں
نیمچہ آنکہہ سی اہی رستم دوراں مارا

فقرا کو نہیں شاہونسی لڑائیکا رواج
دل اگر روک لیا شاہ حسیناں مارا

آسمان بازمیں میں اتی قاتلو غزلونمیں بہت
اس زمیں میں دل اختر کو کہو ہاں مارا

## بحر ہزج اخرب مکفوف محذوف

ہر عاشق دل سوختہ دیوانہ ہی اوسکا
وہ شمع تجلی ہی یہ پروانہ ہی اوسکا

مجنوں قدم عشق ذرا غور سی رکہنا
صحرائی جنوں دیکہہ یہ ویرانہ ہی اوسکا

نور سحر صاف تو ہی خندہ مہرو
شب جسکو سمجہتی ہیں وہ شرمانہ ہی اوسکا

دن رات کہا جیسی رخ و زلف کو دیکھا
شمع سحری دیکھہ یہ پروانہ ہی اوسکا

خورشید جو مغرب سی پھرا شب کا ہوا دن
شق مہ تابان تو اک افسانہ ہی اوسکا

زلفون مین وہ کرتا ہی دل چاک سی کنگھی
جو آئینہ اپنا ہی وہی شانہ ہی اوسکا

سودائی ہوئی دیکھہ کی پھر ہوش نہ آیا
زلفونکا اولجھنا بھی اک افسانہ ہی اوسکا

وصلت سی لیا کرتا ہی وہ جنس محبت
بازار جہان مین یہی بیعانہ ہی اوسکا

کیونکر نہ ہی دل مین مری یار کا جلوہ
ای ہمنفسو دل یہ نہین خانہ ہی اوسکا

مین نذر کرون دل مین کیونکر نہ زر داغ
ہجر رخ تابان سی یہ جرمانہ ہی اوسکا

وہ کافر بدکیش ہی پندار محبت
کعبہ جو ہمارا ہی تو بتخانہ ہی اوسکا

کیون دل مین نہ خاک اختر بیتاب اوڑائے
اس کوچمین کھویا گیا جانا نہ ہی اوسکا

جہانمین کو سلیمان کی طرح جاہ و حشم پایا
مگر کاسہ گدا نے کا مثال جام جم پایا

رقیب نے بوسۂ رخ صنم پایا
یہان بوسے کی بدلی جان نے درد و الم پایا

خزانے سے تری سب کچھ ملا حسرت نہین باقی
دیا جب داغ سینے کو تو جیسے اک درم پایا

نہ مضمون کمر مین لکھ سکا اللہ ری باریکی
بنی منقار عنقا کی اگر مینے قلم پایا

ملا عشق حقیقی اور غلط عشق مجازی ایسے
خدا مجھکو خدا پایا صنم مجھکو صنم پایا

کف پا کے جو مٹی ہے وہ ہی اکسیر سے بہتر
نہ دنیا کیمیا گر جو ترے زیر قدم پایا

ہماری سطح اوسکی وفا بھی عکس ہوتی ہے
جو راحت چاہی غم پایا خوشی مانگی الم پایا

غزالان ختن ہون صید یہ اوسکا ارادہ ہے
کمانونکو بھونکی تیر نے مژگان کی خم پایا

ہوا ایسے کہ گلشن مین میرا جسم کانٹا سا
چمن مین فرقت گل سے نہایت مینے غم پایا

ترا کہنا نہ مانیگا وہ اختر ہے بہت سرکش
نہین ہمنے کسیکے آگے اوسکی سر کو خم پایا

احسان مند کیون نہون ایسی کفیل کا
محسن ہا زمانہ مین جو جبرئیل کا

روتا ہی مثل ابر تو نالی ہین رعد سے
آوازہ رقیب ہے کوس رحیل کا

تیرے وصل گرمی الفت مین چاہیے
لازم ہی ای مسیح مداوا علیل کا

ای حور تیرے ہجر مین دریا بہائیے
سوتا ہوئی ہر انکہہ سے مر سلسبیل کا

مضمون ملا تو شکر خدا کر کی لکہہ دیا
محتاج کب ہوا مین کثیر و قلیل کا

آتش زبان جلاتی ہین گلزار ہر کو
دکہلاتی ہی بہار گلستان خلیل کا

کیا راہ پر خطر ہے یہ دنیا ہی بی ثبات
نہ کوس کا نشان رہا اور نہ میل کا

انکہون مین اسکے گہر کیا سہی بی شک ہی
[illegible] میل کا

پہولین تیرا چاہ ذقن کر نہ اختر
بانغ ہوا خدا ابھی نہ ابن سبیل کا

ویرانہ کو یہ دل ہی مگر عیش باغ ہے
سوتا ہر ایک انکہہ مین ہی جہیل کا

سرمہ لگا کی رو پاہی وہ یار پر فریب
طوفان کیا او ٹھایگا دریای نیل کا

بوسہ نہ لی مہوس دِ تیا ہی اِی رقیب
قانع نہیں قلیل پہ دل تجنبہ بخیل کا

حسن بتان و حسن جہان سب سی ٹرہ کی ہی
کیا ذکر لا دُن شعر مین تجنسی جمیل کا

اختر کی پاس بیٹھنے مین عار ہی اگر
کیون پوچہتے ہو حال بہی خوار و ذلیل کا

## بحرِ رمل مخبون

عشق جانانہ مین دل رطبان ہی کہ جو تھا
پھر حرارتسی وہی دلمین ہوان ہی کہ جو تھا

آمدِ فصل بہاری ہی نہ ہی چنج اُٹمشا
سیدہی باتمین وہی امر کشان ہی کہ جو تھا

سُرمہ سی کہین نقشہ الفت جم جای
تپ غمسی دل محرو رطبان ہی کہ جو تھا

پیر دل آپ عبث غمسی گری جا تی ہین
سر کو دیکہی یہ سیاہی جوان ہی کہ جو تھا

نہ بجہا پر نہ بجہا شعلہ رخسار حضور
آہ عاشق سی وہی دلمین ہوان ہی کہ جو تھا

خط ہی آیا نگر آئینہ ہی عارض یار
دیکھہ لو پھر وہی صاف عیان ہی کہ جو تھا

کسی گلگیر کو پروا نگی ہو محفل مین
بار سر دوش پہ ای شمع گران ہی کہ جو تھا

تیری کوچی سی اوٹہی پھر وہین آکر بیٹھی
وہی مسکن ہی وہی اپنا مکان ہی کہ جو تھا

دار پر دار فنا مین جو کیا دار و مدار
در دلدار پہ پردار کشان ہی کہ جو تھا

گو بجا آئی پر اب تک نہ گل تر آیا
باغ دل اپنا بدستور خزان ہی کہ جو تھا

غیر سی بات بہی کرنا نہین ایجان حجاب
بدگمان حیف تجہی وہی گمان ہی کہ جو تھا

تم مٹی جاتی ہو مین صاف ہون اختر صاحب
یہ سخن اور ہی نکتہ تو گران ہی کہ جو تھا

طوق گردن کو کیا زنجیر کو دامان کیا
دیو ہجرت کو بنایا وصل کو انسان کیا

جو نکرنا تھا زمانی مین پی جانان کیا
وہ بچیان امن کی لیکر ہجر کا سامان کیا

امت نوح نبی آدم سی افزون ہو گئی
ہر ملک سی ایک تملین نوح کا طوفان کیا

منقلب گردون سی ای قیب بوم نحوست
تو ہوا آباد جب آباد کو ویران کیا

دیکھہ و لیلی صفت پیری آ جاتی کہیں
بھاگ جا مجنون اگر صحرائی دل ویران کیا

آہ جب کھینچی جلایا برق و مارہ ورو کو
جب نچوڑا پاٹ دامنکا وہین طوفان کیا

دیکھہ ڈالی ایک نظارہ مین ورخسار یار
ختم میرے دفعۃً قرآن قرآن کیا

سرکشی کرتی ہین مجھسی ای گل خوبی ہزار
تونی باغ دہر مین لالہ کو نافرمان کیا

ساری قلعی کہل گئی اونکی صفائی حسن سے
آئینون کو عارض مہتاب نی حیران کیا

پیچ اوسکی دیکھہ کر یہ آپ بل کہانی لگا
گیسوئی پرپیچ نی عارض کو سرگردان کیا

کوئی مجروح ادا اور کوئی مذبوح شہر
خوب یکہی بزم قاتل کیا ہی سامان کیا

اختر اوس بی مہر سی ناحق وفا کا دہیان ہے
تونی یہ کیسا خیال خام ای نادان کیا

## بحر ہزج سالم

جہانکی باغمین ہدو ورعسی کچہہ پہل پایا
مگر عشق اوس گل بیخار کا خیر العمل پایا

رقیب روسیہ اوس شوخ کی زیر بغل پایا
خدا کی فضل سی اوسنی عجب نعم البدل پایا

ہمیشہ اوسکی پیشانی پر اس عاشق کی بل پایا
جو حاصل زیست کا مانگا تھا مجہسی اجل پایا

مقام خوف تھا پلکونکی نیزی سیکڑون دیکہی
نہ ہمنی یار سی آنکہین لڑانی کا محل پایا

بہت مدت سی اختر خانہ مہر وین جاتی ہو
نہین پر آج تک کچہہ بات کرنیکا محل پایا

## بحر مضارع

حیرت ہی باغبان بہی چمن سی نکل گیا
مین کیون نہ فصل گلمین وطن سی نکل گیا

لٹکا کی زلف کہینچ لیا کان پر مجہی
زلفین پکڑ کی چاہ ذقن سی نکل گیا

پہولا ہوا سمایا نہ وصل حبیب مین
عشق اوسکا تنسی کپڑا بدنسی نکل گیا

تر اکیا ہون بعدِ فنا بحرِ عشق مین
دو ہاتھہ پار گر کی کفن سی نکل گیا

افسوس کیا او گال گیا میری ہاتہہ سے
کیا خوشنما عقیق مین سی نکل گیا

بگڑا فقیر سی جو شہِ حسن راہ مین
گالی کی بدلی بوسہ دہن سی نکل گیا

دہوئی کبہی جو موی سیہ اوسنی نحر مین
روغن کی بدلی مشک ختن سی نکل گیا

یادِ کمر مین ہاتہہ اگر بندھ گیا تو کیا
بازوی ناتوان رسن سی نکل گیا

وہ مشتری مثال چمک جائیگا ابہی
اختر اگر تو اپنی وطن سی نکل گیا

دار پر بہی قدِ دلدار نی سونی نہ دیا
رہی بیدار ہمین یار نی سونی نہ دیا

جان عاری ہوئی تڑپا کیا دل ساری رات
ابروی یار کی تلوار نی سونی نہ دیا

فتنۂ عشق نی شب بہر ہی بیچین کیا
سوتی سوتی مجہی عیار نی سونی نہ دیا

مین نکرتا تھا کبھی اوس بت وسنی تاک
دم گھٹتا ایسا کہ زناری سونی ندیا

کوچۂ یار مین میلا سا لگا رہتا ہی
غوغۂ مردم بازار نی سونی ندیا

لب معشوق جو ہو جاتا ہی سوتا ہی
تیر کو میری کماندار نی سونی ندیا

رات بھر چشم سیہ کار رہا سودا اختر
چشم بیمار کو اوس یار نی سونی ندیا

سینہ شیشہ ہو گیا اور قلب ساغر ہو گیا
نشاۂ الفت ہماری سر سی باہر ہو گیا

ہر بدی پر جسی نیکی کی شرائط ہو گئی
ای رقیب روسیہ تو اتنا بہتر ہو گیا

قبر مین ڈھونڈ ہینگی میت کو مری منکر نکیر
فرقت موی میان سی اتنا لاغر ہو گیا

جین سئی تی ہین لیکن خاک نیند آتی نہین
بطن کوی دلربا آغوش مادر ہو گیا

جسکی ہی صاف کاہی عکس رخ سایہ فگن
ای صنم پی کر ای بہر ماہ پیکر ہو گیا

قتل کر کی مجکو قاتل نی یہ پھر پوچھا کہو
خونِ شوریدہ سی جوہر دار خنجر ہو گیا

رحم کر صیاد یہ وحشی شکستہ بال ہے
دامِ زلفِ یار مین یہ مرغ بی پر ہو گیا

کیا تلوّن ہی دلِ جانان مین ہ لاحول ہے
کل سے جسے مہر وکیا وہ آج اختر ہو گیا

چھائی ہین پانو ہی محبت سے بیابان کیا کیا
پار تلوونسی ہوئی خارِ مغیلان کیا کیا

ایکدن زلفِ مسلسل آئی تہی دیکھی تہی پر
جیسی آتی ہین نظر خوابِ پریشان کیا کیا

ای مسیحا مسیحائی دکھائی تو نے
موئی عشق لبِ جانبخش مین انسان کیا کیا

آتش رنگِ حنا تیز کری دودِ جگر
چھد گئی سیخِ مژہ پر دلِ بریان کیا کیا

آیہ فاعتبروا یا اولی الابصار لکھو
لیگئی ساتھ سب اس ہرسی ارمان کیا کیا

منقلب ہو گئی ابھی بختِ رسائی نیر نگ
چرخ کھائیگا ابھی گنبدِ گردان کیا کیا

چوٹ گیسوئی رسا کی نہ بچی گی تجھسی
شمع رو تیری تصور مین وہ گڑ جاتی ہین
رخ سی حیرانی ہی زلفونسی پریشانی ہی

شور مین حلقۂ زنجیر مین نالان گیا
پابگل بزم مین ہین سرو چراغان گیا
آج کل پھرتا ہون حیران پریشان گیا

کوچۂ عشق مین اختر کو نڈھونڈھا تمنی
چہان ڈالی ہین عبث تمنی بیابان گیا
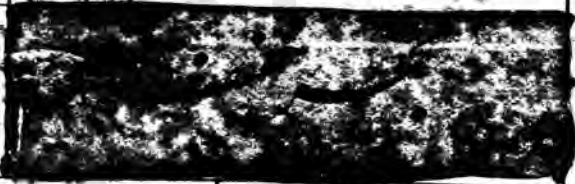
ابروئی یار نی مجھی مارا
قبر عاشق سی یہ صدا آئی
کر کی دو باتین جان لی میری
مجھسی دل لیکی بیوفائی کی
عشق جانان نی جان لی میری

اوسکی تلوار نی ہے مجھے مارا
حسن گفتار نی ہے مجھے مارا
سخن یار نی ہے مجھے مارا
میری دلدار نی ہے مجھے مارا
میری غمخوار نی ہے مجھے مارا

زلفِ جانان ہی رشکِ مشکِ تتار
شہرِ تاتار نی مجھے مارا

شکوہ غیر کا محل نہ رہا
میری ہی یار نی مجھے مارا

جان لی زلف کی سیاہی نی
اس شبِ تار نی مجھی مارا

لاکھون گل کھائی اوسپر ای اختر
رشکِ گلزار نی مجھی مارا

صبر کا کوہ مری سامنی ٹل جائیگا
آنکھون کی سامنی دم میرا نکل جائیگا

آج چتون تو نظر آتی ہی سیدہی ہمکو
پر کہین آپکی کاکل کا یہ بل جائیگا

حسن پاذین لی گر مین تو حسینانِ جہان
عشق سوزِ رخِ مہنوش سی جل جائیگا

[illegible]
گر کبھی [illegible] سب جسم پگھل جائیگا

[illegible]
[illegible] جاکی سنبھل جائیگا

کوچۂ یار عبث دلکو دکہایا مینے
کیا سمجھتا تہا وہان جاکی بہل جائیگا

شعر گوئی مین مزا ایسا ملا ہی اختر
مرتی مرتی نہ کبھی شوقِ غزل جائیگا

راہ سی جاکی پھر آتا قاصدِ ناکام اولٹا
سیدھی مضمون کا مجھی دیگیا پیغام اولٹا

اوڑ گئی وہ بھی خفت سی گلزار سی
بازوونسی جو مین بلبل کی [illegible] اولٹا

کیا نہ اکتے ہی ہاتھ مین جیبِ گل آب
اوسکا سر پھرنی لگا اور دلِ گلفام اولٹا

کششِ عشق کی پہیرا اوسی آئی نصیب
نہ گیا پھر کبھی وہ قاصدِ ناکام اولٹا

نہ دکھا صورت بیمار طبیبِ دل آرا
گرمی عشق سی ہو جائیگا سرسام اولٹا

وہ شکایت وہی گلہ ہو اختر کو نصیب
واہ جی واہ وہی اپنی پیغام اولٹا

خمِ گیسوئی رسا سی دِل نالان چہوٹتا
سحرِ وصل ہو فرقت کے شبِ ہون کا نور
آج انکہین نہ دکہائین مجہی ای یوسف حُسن
نہ لگا پنجہ وحشت سے گریبان کا پتا
سیا ... بار مری پاؤن مین ہی زنجیر

شکر ہی یکر سی ہندو کی مسلمان چہوٹتا
شکر ہی قیدِ شبِ ہجر سی نالان چہوٹتا
کیون عزیز آج ترا چاہِ زنخدان چہوٹتا
دستِ بیہوش سے جب شوخ کا دامان چہوٹتا
مجہسی حدادِ عبث خانۂ زندان چہوٹتا

روئی مہر و لبِ اختر سی پہٹا ہی اسطور
جیسی قمری سی رخِ سروِ گلستان چہوٹتا

## بحرِ ہزج مسدس محذوف

رخ اپنا اوسکو دکہلایا تو ہوتا
مری دل کا پتا ملتا اونہین مین

ذرا سورج کو شرمایا تو ہوتا
ذرا زلفون کو سلجہایا تو ہوتا

پرستا نہین ہی بھر سیر جاتا
مری سر پر کوئی سایا تو ہوتا

بسان دل نہ کرتا مین تجھی دور
کبھی آغوش مین آیا تو ہوتا

نزاکت اوس پری پیکر کی کھلتی
کبھی پھولون مین تلوایا تو ہوتا

تری کوچی مین آتی موت ایکی کاش
تری دیوار کا سایا تو ہوتا

مجھی سی وعظ و پند و مشورہ ہی
کبھی اوسکو بھی سمجھایا تو ہوتا

جو اپنا جان کر مارا گلہ کیا
لحد پر ای صنم آیا تو ہوتا

ذرا سیخ مژہ مین دل پرو کر
کباب اس دل کا لگوایا تو ہوتا

بنا گوش صنم مین دل اولجھتا
بلا سی زلف کا سایا تو ہوتا

غذا ناصح سی بھی کرتا ترک لیکن
مری صورت سی غم کھایا تو ہوتا

سمجھتی عشق پیچان ہم بھی اوسکو
سر سنبل سی بل کھایا تو ہوتا

تجھی کھل جاتی اختر سوزش عشق

کوی گل ہاتہہ پر رکھایا تو ہوتا

| | |
|---|---|
| مجلسوں مین اوسی کسی نی وز پکارا نہ کیا | اوس پری نی کبھی محفل مین گذارا نہ کیا |
| ایشہ حسن نی ویرانہ نہ آباد ہوا | تو نی کیون مملکتِ دل پہ اجارا نہ کیا |
| ہم جان چھوڑ دیا قاتلِ عالم تونی | تیغِ ابروسی دلِ زار دو پارا نہ کیا |
| سکی توقیر تھین مدِ نظر ہی صاحب | اک گنہگار تھی ہم پاس ہمارا نہ کیا |
| ہم کسی سی نہ ہوئی تیری سو اتھم پہلو | تکیی کو پہلو مین لینا بھی گوارا نہ کیا |

ایک مانا نہ کہا تمنی مگر اختری

لاکھہ سوا ہوا پر تمسی کنارا نہ کیا

| | |
|---|---|
| شورش دکھا رہا ہی یہ عالم شباب کا | تجہہ پر فدا ہی رنگِ گلِ آفتاب کا |

او بحرِ حُسن سنگ سی اڑوانہ میرا دل
پتہر کا دل نہین ہی مرا ہی حباب کا

لِلّٰہ خوش خرامی ہی اسکو دکہائیے
انداز یہ سیکہی زلف اسے پیچ و تاب کا

ہو لیمین پڑ گیا رخِ پر نورِ پر عبیر
البتہ اے صنم یہ محل تہا نقاب کا

پیری مین ہنس رہی تہی یہ موئی سرِ سفید
بد رنگ رنگ ہو گیا اپنی خضاب کا

خَفّاش طینتون کو دکہائی نہ دُن تو کیا
اختر بلا ہی رتبہ مجہی آفتاب کا

اندہیرا بزم مین تہا تو جو انجمن مین تہا
چمن اداس تہا اے گل جو تو چمن مین تہا

صفائی قید پہ مرتا ہون واہ و اصاحب
کمر کی فکر سی بیشہ تلک رسن مین تہا

مثالِ گل جو کیا ٹکڑی ٹکڑی دامن و جیب
ہمارا تارِ گریبان بہی پیرہن مین تہا

اسیرِ زلف ہوا دام مین پہنسا دلدار
ابہی تلک تو یہ لٹکا ہوا رسن مین تہا

چھپایا کرتی ہین باتین عبث یہ خلوت مین
رقیب کونسا تھا جو کہ انجمن مین تھا

صنم لگاتی تھی مہندی جو تم گلستان مین
تمھارا پاؤن مری دلمین تھا لگن مین تھا

غرور کا جو کیا اتہام اختر پر
کلام کبر زبان پر تھا دہن مین تھا

کسی ملکر نہ کرا یگل ارادہ سیر گلشن کا
دھوئین گلگی اوڑیگی رنگ نیلا ہوگا سوسن کا

عوض جھلّی کی رہنی دی نشانی یہ گلبین ہی
سبکساری نہوگی گرا و تارا طوق گردن کا

بنوک تیر مژگان جان عاشق کا پتا پوچھو
تعجب ہی نباہی دوست دل کیون اپنی دشمن کا

نہ زاہد سی اوسی رغبت نہ ہندو سی اوسی الفت
اوسی ہی خوف زاہد کا نہ کچھ ڈر ہی برہمن کا

اگر ملا کر سرو کہتی ہین کہ ہر مین قمریان ایگل
بہار آئی ہی پھر دیکھو نیا عالم ہی گلشن کا

قمر کہتا ہی داغ دل تمھارا صاف سینہ ہی
مقابل ہو بھلا کب منھہ ہی اتنا ماہ روشن کا

ذرا پلکین اوٹھا کر دیکھہ لو عاشق نہی پہنچا
ہماری آنکھہ کی آگی کرو پردا نہ چلمن کا

سیا جائیگا زخم دل بہلا جراح سے کیونکر
رفو ہی اب نہ بخیہ ہی نہ اچھہ کام سوزن کا

مجھی صحرا نوردی کیون نہ خوش آیا کری اختر
مٹا دیتا ہون مین اپنی قدم سی نام گلشن کا

وہ مہر لقا چہتری جو منہہ پہ نہین رکہتا
سورج کبھی خورشید منور نہین رکہتا

صدقی ہی شکم پر تری مخمل کی بہی سے
جو نافہ مین شفّافی ہی کوثر نہین رکہتا

کیا بام معانی پہ اوڑی طائر مضمون
اونچا ہو یہ کس طرح کہ شہپر نہین رکہتا

یاد در دندان مری اشک مین جاری
اب مین صدف چشم مین گوہر نہین رکہتا

ہرگز نہین اوس روئ کتابی پہ کوئی خال
نقطہ بہی کوئی مصحف دلبر نہین رکہتا

اس حسن پہ مغرور رہو اختر خوش رو

اللہ کبھی حسن برابر نہیں رکھتا

نکڑ دل ہی کسقدر گستاخ شانا ہو گیا
زلفین پہ دل کھانکا شاخسانا ہو گیا

ہر چمن شاداب ہی غنچہ سی دل کہل کہل گئے
ہمسر باد بہاری تیر آنا ہو گیا

کچہ نہین پیغامبر کی ہمکو حاجت اے صبا
شوق مین تڑپا جو مین خود خط اڑانا ہو گیا

ابر رحمت سی حصار مرقد عشاق ہو
گرد مرقد پہ جنکی شامیانا ہو گیا

حاضرین مجلس غم کی عجب ہے یہ غذا
آب اشک چشم لخت دل کا کہانا ہو گیا

ہو گیا ہی مرغ دل مفتون مژگان دراز
نیزونکی نوک پر اسکا آشیانا ہو گیا

چوٹ دل پر کہائی جیسی عشق زلفون کا ہوا
گیسوی دلدار مجہ پر تازیانہ ہو گیا

عشق کا صدقہ ملا فورا امیر ہو گئی
چشم سی جو اشک نکلا دُر کا دانا ہو گیا

منقبت کہکر علی کی جرم سب بخشا لئے
شاعر دنکا دین و دنیا مین ٹہکانا ہو گیا

ضربِ تیغ ابروی دو سرنہ اختر سی رُکی
رستمی سب اوسکی دیکھی آزمانا ہوگیا

غمِ فرقت سے تمہاری ہوا عالم ایسا
گورکا مردہ بہی ہوویگا کوئی کم ایسا

کھنچ رہی ہی پریون کی بہی اس ماتم مین
مرگِ دلدادہ کا ہی قاف مین ماتم ایسا

پردہ جب کیجی محرم کا کہ نامحرم ہو
مجھ سوا کون ہی اِس راز کا محرم ایسا

روتی مین صورتِ احباب کی خاطر نہ آنکھین
اِس مرقع کا ورق ہوگیا برہم ایسا

گیسوؤنکو تری سنبل سی مین کیا نسبت دون
ایسی خوشبو ہی نہ پیچ ایسا نہ ہی خم ایسا

دہوی کب زنگ کدورت دلِ محبوب سی آہ
صاف سمجہا ہون نہین دین پر نم ایسا

دلِ عاشق ہی سخاوت مین زیادہ سب سے
جانتی ہین کہ نہوگا کوئی حاتم ایسا

ساتہ اوس مہ کی جو ہون چاند نہین ای اختر

رکھتی یہ طالعِ یاور تونہین ہم ایسا

## ردیفِ الف دیوان مبارک سوم تصنیف معلّٰے خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ بحرِ متقارب مثمن محذوف

تو محبوب ہے اپنی ہمراز کا | شہِ ناز بندہ ہی انداز کا

مقر کیون نہ ہون تیری اعجاز کا | کہ چڑیا کو بھی ڈر نہین باز کا

تجلی کی موسے کو کب تاب تھی | بنا صاعقہ رشتہ آواز کا

جو تولون پرِ جبرئیل آمین | تو پاسنگ ہو مایہ ناز کا

نبیّ خدا اشرفِ انبیا | بیان کیا ہو حُسنِ خدا ساز کا

ہوئی پردی پردی مین موسیٰ کلیم | اثر ہی یہ عشقِ سرفراز کا

خوش الحان ہوا نالی کرنی مین رعد | فلک مجکو پردہ بنا ساز کا

زمین مین گڑا الفتِ حور سے | یہ عالم ہوا حرص اور آز کا

ہوئی جسکی گُشتے بھی زندہ نہ قوق | کہان وصف ہو ایسی ممتاز کا

عدالت سی تیری عقابِ فلک | بنا ہی محبِ بچۂ باز کا
توہی ہی توہی ہی توہی ہی توہے | بنا قدردان اپنی سرباز کا
زمین سی نہ اوٹھا ہمارا غبار | کھلا حال اب جانِ ناساز کا
نہین علم کب تک کریگا تباہ | یہ انجام الفت کے آغاز کا
شکار اِس سی مضمون کا کرتا ہون مین | قلم میر اپنجہ ہی شہباز کا
مرا پردی ہی پردی مین دل گیا | مین کشتہ ہون تجہہ ناوک انداز کا
ذرا نازسی اِسکو سیدہا تو کر | نہین ہی ترا تیر انداز کا

خدایا ہو انجام اِسکا بخیر
یہ دیوان ہی اختر کی آغاز کا

بحرِ خفیف مخبون محذوف مقطوع

قافیہ تنگ ہوگیا اپنا | رنگ بیرنگ ہوگیا اپنا

فاعِلاتن
مفاعِلن
فعلن

عمر کا پاس پارسی حجت | کچھہ نیا ڈہنگ ہو گیا اپنا
نہین کر سکتے متسی دو با مین | دل تو چور نگ ہو گیا اپنا
نہ ملی ہاتہہ سے کمر تیری | پاؤن تک لنگ ہو گیا اپنا
جیسی تجہہ سبزہ تو نگ جیسی چہوٹے | ساغر بنگ ہو گیا اپنا
رخ نی حیران کیا تہا برسون سے | دل بہی اب دنگ ہو گیا اپنا
جلتی جلتی کڑا ہوا [illegible] | [illegible] سنگ ہو گیا اپنا
غیر سے کیا گلہ ہی ای قاتل | بر سر جنگ ہو گیا اپنا
ہمسی در پردہ ساز کرتا ہی | شعر مرجنگ ہو گیا اپنا
کیا نمک ہی ہماری بولون مین | شعر مردنگ ہو گیا اپنا
تول مجکو نہ غیر کی ہمراہ | وہ تو پاسنگ ہو گیا اپنا
جب نشان عشق کا ہوا اونچا | نام بہی ننگ ہو گیا اپنا

غیر کو کیا ادب سکھائیگا
یاری ڈھنگ ہے گیا اپنا

ہاتھہ سے عشق کی پھر ی پہنگی
تھا تھہرا ایک آنک ہو گیا اپنا

غصّے مین لال ہوتی ہین
رنگ گمرنگ ہوگیا اپنا

انتراب عشق سے کرو توبہ
وستِ دِل تنگ ہو گیا اپنا

نظر سے جی گیا منہہ پہیر تو نثار ہوا
مجھے قضای معلق تمہارا پیار ہوا

جو رویا یاد مین دانتو نکی آبدار ہوا
ہر ایک آنسو مرا دُرِ شاہوار ہوا

جوانو مژدہ کہ ایامِ سیر آپہنچے
خزان چمن سے گئی موسم بہار ہوا

عجیب ظلم سے کہینچا ہے میری بالون کو
یہ شانہ میری لئے حاکمِ تتار ہوا

مین مین پڑ گیا اندہیر تیری مستّی سے
نثار گیسو و نیز حاکم تتار ہوا

شگاف کنگھی مین سجا نہین بنائی ہین
اتار رشک سے بالون پہ تار تار ہوا

عجیب پیچ سے بل غیر کا نکالا ہے
یہ مارِ زلفِ سیہ اپنو راہ مار ہوا

ہزار مرتبہ ڈولی اوٹھائی کندہ پر ہے
شریف قوم کا تھا عشق مین کہار ہوا

حواسِ خمسہ باقی رہینگے انہی دان
یہ لطف اور سنو اب چار یار ہوا

سحر کو جائینگے ہم تم شرابخانے مین
اندہیرے مین نکلو تپسیہ مین نثار ہوا

وہ کون انکھین ہین ان آنکھون سے جو لگتی ہین
شرابی آنکھون سے اِس رند کو خمار ہوا

ذلیل عشق مین ہون رتبہ دیکھ تو لو
بڑہی جو منزل مہتاب خاکسار ہوا

خلاف بات جو کی بگڑ گئی رو کر
جو اگیا پہ ہنسے حبابون پر اک فشار ہوا

بتائین کیا کہ ہوا کیا شبِ جدائی مین
جفا و جور و ستم ظلم بی شمار ہوا

وہ سوختہ ہون کہ جلتا ہون بعدِ مردن ہے
چراغِ غول بہی اب گل سرِ مزار ہوا

کلنگ کیسا کبوتر کہانکا کیسا صید
شکار گاہِ جہان مین مرا شکار ہوا

اسکی واسطے کہتے تہی ہم کہ پہول اٹہو ۔ یہ باغبان ہی اوٹتا گلی کا ہار ہوا

عبث پہنا ہی زنجیر زلف فرنگر ۔ مجہی تو قید کیا اور خود لپہا رہوا

تمہین کو سوجہا ہے مضمون نو پرانی ہو ۔ ہمارا شعر رذیل قافیہ شمار ہوا

خدا پناہ مین رکہی رقیبو توبہ ہے ۔ وہ یاوہ گو تو تہا اب اور بادہ خوار ہوا

عجیب حسن یہ ہی نور و نار مین باہم ہی ۔ لحد پہ سنگ ہوا برق مین شرار ہوا

افسوس پر نہی ظلم و جور اور بیداد ۔ مجہی تو عفو کرو مین تمہارا یار ہوا

وہ بات رہی تہی وہ دن تہی اور ہی سو گئے ۔ وہ رعب پہر نہ بندہا طنطنہ ہزار ہوا

ازل سی ہمکو عنایت ہوئی ہی سنگینی ۔ ہمارا نامۂ اعمال ہی پہاڑ ہوا

بتاؤن کیا کہ مزا عشق نی دیا کیا کیا ۔ مرا انیس ہوا میرا غمگسار ہوا

کہان شباب وہ کیفیتین کہان توبہ ۔ وہ بات پہر نہ ملی شغل می نزار ہوا

جنونکی صحبت بیہودہ کی ہی یہ تاثیر ۔ کہ دستہ پہولونکا نظرون مین میری خار ہوا

ہماری سینے پہ ڈنکی کی چوٹ پڑتی ہی
صدائیں آتی ہین نوبت کے وہ سوار ہوا

پھری ہی صید کی صورت خراب و خستہ کیون
بتاؤ بولو تو ہو تم تھو نسی کچھ شکار ہوا

تڑپ ہماری پہنچکر بہی ہے صوت عشق
ہماری آہو نسی سیماب بیقرار ہوا

یہ عجب ہو اختر غمگین سی وصل ہوئی دو
اسی ستاؤ نہ اب چھوڑو عشق یار ہوا

ہوا شہرہ زمانی مین ہماری شعر خوانی کا
ہوا نقش سلیمان بہی یہان نقش پانی کا

دھوان نکلا تھا آہو نسی جو ایام جوانی کا
وہ تہتا بن گیا پیسے مین رنگ زعفرانی کا

کسی صلت کا قصہ ہو کوئی ہجر کا جھگڑا ہو
ہمارا کان بہی مشتاق تہا ایسی کہانی کا

جمال صاف کی کب تاب آئیگی یہ سوچا ہون
تڑپتی دی تلک پہنچی گا جھگڑا لن ترانی کا

بدن کو منہ لگاؤ گی تو تم یہ گھست جاوینگا
سگو نکا بہی دہن مشتاق دبی بالی پانیکا

اگر موزوں کیا مضمون تو مضمون خیر کہلا
غزل میں چاہیے اسلوب الفاظ و معانی کا

جو ایسے شہر میں مجھ بے وطن کو پاس رکھو گی
ابھی شہرہ مچا دونگا تمہاری مہربانی کا

عجب آپ زمعان نی ہنسی گاڑ رہی باتیں چھائی ہیں
نہ لگ مستوں کے منہہ ساقی کہ عالم ہے جوانی کا

جلائیگی رقیبونکو دکھا کر ہاتھہ میں اپنے
ہماری ہاتھہ آئی گا اگر چھلا نشانی کا

دوا ہی درد دل تم جانتی ہو ایک بوسہ
نہیں نسخہ ہماری پاس کوئی بدگمانی کا

وہ قلابین کیا کرتا ہی کیا میں خاک تودہ ہوں
کیا ڈھنگیا تر کی مری آہ کیانی کا

یہ دونکی ہوا ہی پھر کہاں یہ عشوہ و غمزہ
زمانی میں کہاں اب نام ہی ملکہ زمانی کا

وہ بندش ہی نہیں وہ رمز فہمی ہی نہیں صاحب
فقط غزلوں میں جھگڑا ان گیا حالہ معانی کا

دہن مجھ تشنہ لب کی منہہ تلک آیا ہی ساقی کیا
بدل جاتا ہی میری دیکھنی سی رنگ پانی کا

شب فرقت میں افعی نی بہی یکبک منز کہائی ہیں
نہ مجکو لطف قصہ ہی نہ چسکا ہی کہانی کا

اجی جانجی نہ سچ بلواو ہمتو میرزائی میں
یہ ادائی وہ اتنی ہی کہ ہتی ہتھانی کا

کمر کی راہ مجھ سے ہی بیان ہو اور معنی پیدا
قلم سیدھا یہاں چلتا نہیں ہموار ہو پانیکا

اما موکی طرف سی جو بدی لائی ہے کافر
جو سمجھی سینونکو نیک وہ فضلا ہی پانیکا

سبک کرتا ہی لاکھون مین یہ رنگ صندلی اترا
مداوا سمجھا ہون جو کھٹ کو اپنی سر گرانیکا

غزل مین جھوٹ سچ کی اسقدر گندی تراشتی ہین
کہ ڈھونڈھی الاہی قابل ہے انہی ہی بانیکا

کوئی پاتا نہین اسکو مگر سب باندھتی ہین
کمر کا بال کیونکر ہن نجائی بال بانیکا

ہین لیلی و مجنون دنیا سی الفت کی نشانہ ہین
سنا کرتی ہین پر دیکھا نہین قصہ کہانیکا

کیا کرتا ہی مضمون خیز بیان الفت مین بڑھ بڑھ کہ
دل صدیق راوی ہو گیا راز نہانیکا

نہ کیونکر بلبل شیراز مرقد مین تڑپ کر جائے
جہان قائل ہی ای اختر تمہاری خوش بیانیکا

بیان ہو کیا وسعت نگار زمین ہی فرش آسمانکا
سنا ہے جو حال اس جہانکا یہ اک نمونہ ہی لامکانکا

ہر اونچا ہو عشق جاہل پہ خاکساری دل کی نائل
فلک سمجھتے ہیں جسکو عاقل غبار ہی مجھ ناتواں کا

بڑہاتی ہی پلک محبت یہ نکتہ ہی ہمین گمان ہمت
شہاب ثاقب سی کیا ہی نسبت وہ چھٹا تیر ہی کمان کا

غبار کس خاک کا رہا ہی حسینو دنیا مین کیا رہا ہے
ہر ایک ذرہ بتا رہا ہی نشان ہر پیر ہر جوان کا

ہر ایک تصویر تہی متانی کہ قدر دل داد کچہہ نجانے
تمہاری تیغ دوسری جانی پچہوا ترچہا پچہوا ترا نکا

چمن کو کیا کو شمالی دہی گلونکی بگڑی اوچہال دی ہے
یہ ابرونسی مثال دی ہی مروڑا گوشہ سر کمانکا

پری ہی جن کو نکو میسر او نہین ہین لطف قتل یکسر
نہین ہی گردنپہ خط خنجر لکہا ہی تعویذ حفظ جانکا

کلی جو پہوٹی تو کی یہ صورت کہ دشت بقچہ کہلا محنت
چٹکتی ہین یہ داغ الفت کہا غنچہ چمن کہا نکا

یہ موج الفت ہے کیا عجب ہے جدائی ہی رنج ہی نعت ہی
بغیر معشوق عشق کب ہی نہوگا سردار بی نشانکا

ہوا ہی سارخوان کامل نیاز دیمن دل ہی شامل
اسی پہ حکمتی مزا ہو حاصل اچار ہی اپنی مرتبانکا

ہمین بہی باتین اگر میسر خموش کر کی ہی ستمگر
بتو نیز الٹی ہی من تہر نکچہہ ہی خوف خدا نہ جانکا

جو کچہہ دینا ہو اسکو دو تم سخی ہی اگر بتو دیکہو تم

حسینوں سے اسکی داد لو تم دہانِ اختر سے خوش بیانکا

عجب کوچہ ہے اپنے جی کا کہ پاؤں ٹکتا نہیں خوشی کا
بسا ہے اسکی دل لگی کا یہ دل نہیں ہے معشوق ہی کسیکا

تڑپ الم غم ہم آزاری مصیبت و رنج و بیقراری
یہاں تلک اشک غم میں جاری کہ نام منہ پر نہیں ہنسیکا

ستارے افشاں کی منہ پہ دیکھو لگا یا دہبا رخِ قمر کو
اندھیری راتوں کی شرح سن لو نمود ہے مسّی سے شب سیکا

چمن سے جاتی ہیں اپنے گھر کو اگر ملینگی تو دو پہر کو
ہٹو ہٹو اب ہمارے سر کو بہو سا کسکو ہے دو ستیکا

بہشت سمجھا ہوں حکم حق کو کہاں ہے حق کا رسول خوش خو
خلاف حکم نبی جو ہوا بنگیا طوق لعنتی کا

سمجھ لی اسکو جو کوئی انسان تو عمر بھر پھر نہوئے نادان
قسم خدا کی نہیں یہ دیوان لکھا ہے احوال اپنے جی کا

ہمیں ہے زلفوں سے مجکو الفت ادھر بھی بیلو سے ہے طبیعت
ہمیں تو قدسی سے ہے محبت ہے اک پڑا سیکا

ہمیں تو الفت ہے ہم دم و غم سے اب میں آپکی کرم سے
مچلکہ لکھوا لیے نہ ہنسی لینگی اب نام عاشقی کا

بھلا ہی رُت کی اب مرو نہیں ہمیں تھی پھر کہاں دم سرو نہیں
قفس میں چھپتا دکھایا کرو نہیں کہ اتنا تو عالم ہے بے بسیکا

ہم کر گئی ہو بہی تری خندہ زنی سی — چارہ نہیں اس شست مین ہو سکی نہین کا

پرکار مین ہرگز نہ سمائیگی یہ تحریر — بنواؤن خط کاہکشان چین جبین کا

در در نہ پھرایا مجھی کیا رحم تہا یا شاہ — محتاج مرا پاؤن ہا خانہ زین کا

دنیا مین محبت کا ہر بار سی پوچھو — گھر کو ہی شرف آگیا جب نام مکین کا

لکھا جو محبت کا تہا پشانی پر آیا — مسطر کا بنا تار پری خط تری چین کا

کیا لکھون کہ کیا حال کیا عشق مین ابہی — افسوس ہی کہا مجھی دنیا کا نہ دین کا

اک بوریی کی تخت پر اوقات بسر کیا — اب چہیی گا حال نہ سجادہ نشین کا

ہر بال مین الفت کی گرہ باندھی صاحب — زلفونکو ملی مرتبہ اک حبل متین کا

اختر قلم فکر کی بہی اشک ہین جاری — کیا حال لکھون اپنی دل زار حزین کا

[illegible]

جو طبیعت مین تہی سب حالی ہو گیا — مصرع اسفل مین مضمون عالی ہو گیا

شبکو ہم بستر جو تصویر نہالی ہو گیا
کیونجی کیون اونکو تو لطفِ پایمالی ہو گیا

ظاہر و باطن مین مجہسی فرق کیا ہی کچھہ لہو
داغ اتنی کہائی سارا جسم جالی ہو گیا

یہ سبب ہی جو کڑہتی ہین ابرو بہ مزاج
ناتوانی سی مرا دل شیر قالی ہو گیا

فرشِ سبزہ کر دیا نازک مزاجی نی ہمین
پسگئی ہم اونکو لطفِ پایمالی ہو گیا

اوس کمر کا عشق جبسی ہو گیا کہو یا ہو نہین
سینی مین دل میرا تصویرِ خیالی ہو گیا

آپکی تقریر کا ہرگز نہ دینگی دو نگا جواب
اوٹہی میخانی سی صاحب جام خالی ہو گیا

سبزہ خط سی اسقدر اچہی نہین پچتاؤ گے
گرد ہو جاؤگی میرا داغ شالی ہو گیا

جب ہی آنسو لگی آنی آنکہہ مین گہل گیا
دل مرا سینی مین اک جامِ سفالی ہو گیا

داغ کیونکر ہو نہ لالی کی جگر پر باغ مین
طوقِ قمری سرو کی کانون مین بالی ہو گیا

ابلقِ ایام کی گردش [illegible]
اتنو گہوڑی کو دین فرمان بجالی ہو گیا

کاہیکو آوار ایسا ہاتہہ آئیگا کبہی
تم گلوری کہاؤ میرا ہاتہہ تہالی ہو گیا

آئی گلشن مین پہنچہ کیتی نسرین سی ہے
ہاتہہ سارا آپکا پہولونکی ڈالی ہوگیا

اتصالِ آب و آتش گو نتہا ممکن مگر
ہجر مین ہمسی یہ مضمونِ وصالی ہوگیا

رحم کر ای شاہِ خوبی درگذر تقصیر سے
قید یونہیں پر تو ختمِ زار نالی ہوگیا

قفل دیکہی کنجی اپنی پاس ہی کیسی کہہ دیا
تو کہا اغیار کا ہمکو تو یہ گالی ہوگیا

آبروی شعر ولی ہوگئی استاد سے
مصرعِ دیوان ہر اک سلکِ لآلی ہوگیا

کیون نہ دکہلایا کرے ہر ہر غزل مین آسمان
اخترِ خوش لہجہ اب رشکِ ہلالی ہوگیا

مجمع غیر مین ایسا ستم ایجاد کیا
قاتلا پہول کی ہمکو نہ کبہی یاد کیا

ڈنڈ پر گنڈا بندہا اور نشانی بہی چڑہے
ہمنی ای رشکِ پری اور پریزاد کیا

مہندی ایسی لگی ہاتہہ پہ بنا رنگ بنا
داغ کو لالہ کیا اور گلی کو شمشاد کیا

تانگی ترد اچکا اب سانی سیتا ہی تنتھہ
جو نگر تا تھا تجہی ای ستم ایجاد کیا

سن چکی شربت اب اتنو حلال
تمنی قاضی کو بھی بزم مین داماد کیا

اہل دولت کے مکانو مین ہاکرتی ہین
کسی مفلس کا بھی گھر آپنی آباد کیا

ہمسی کیا کہتی ہو تم ہوش مین آئو صاحب
کوئی جنگل نہ کبھی قیس نے آباد کیا

زندگی عاشقو نکی دیکھنا ہوئی محال
اپنی حسن کو اک خنجر جلاد کیا

کام حکمت سی نہین خالی یہ دنیا ہی چال
مجھی بلبل کیا اور آپ کو صیاد کیا

چپ رہو چپ رہو پانی نہ پلاؤ مجھکو
ہچکی آتی ہی مری یار نی کیا یاد کیا

وہ مرا ہی تری الفت مین سن ای پری شین
خود فراموش ہوئی تجھکو اگر یاد کیا

دیکھیی آتا ہی وہ پیک صبا گلشن مین
چلیی اختر نی اوسی بزم مین پھر یاد کیا

تجھی جو دیکھا زمانہ سی منھ پھرا ہے
بس اب نگر نا کسی سی کبھی گلا میرا

بن آئی آج رقیبونکی اونکی محفل مین
مجھی بھی بھول نجائیگا وہ خدا میرا

زمانہ مین لگے کھیلین اور او کہین پہ ہے
کبھی نجائیگا محشر تلک مزا میرا

زمانے مین وہ مجھی چہچہیان کھلائی ہین
یہ آہ ونالہ وغم ہی بہت بجا میرا

نبی ہی میرا محمد اوسی سی بخشش ہے
جہاز ہی یہ زمین اور وہ ناخدا میرا

رفیق سبھی نجائینگے اس زمانے سی
رہیگا روز قیامت بھی جگمگاتا میرا

مجھی تو قتل کرین ہاتھ اونکا دکھی گا
اونہین کا ہوئیگا نقصان اسمین کیا میرا

مجھی نہ فخر ہو کیونکر ہزار لوگون پر
کہ ہی وہ اختر مہر و مہ تھا میرا

داغ جو سینی کا تھا وہ رشک لالا ہو گیا
میری نظر وینمین اک شمشاد تھا بالا ہو گیا

اب کہان پٹنگی دنیا مین عیبِ تیرہ بختی
کلبۂ احزان مرا گھر بیکا جالا ہو گیا

چار دنکی دیکھنی کی ہی فقط دنیاے دون
اس تپ ہجر ایمین اسکا بہی سنبھالا ہو گیا

اب ہٹا ایسی نہین ہٹتا درِ دندانکا صرف
موتیا کی پہولونکا گردنین مالا ہو گیا

تجہسی ای اختر بہلا کب ہو مقابل ماہِ صاف
سبزۂ خط عارضِ روشن پہ ہالا ہو گیا

[illegible]

فروعِ عشق کو بہی تمنی با اصول کیا
خوشی کی بزم مین دل یار کا ملول کیا

بگولہ بنکی اوڑہی خاک تیری الفت مین
یہ ٹیڑہا کوچہ تہا کیا ہمنی خاک دھول کیا

جو کچہ کلام ہو وہ مختصر ہو وصل کی رات
سنبہلی غیر کی جہگڑی نی خوب طول کیا

صلا ملا یہ سا ایسی اونکی محفل مین
اونہون نی ہمکو بہی اغیار مین شمول کیا

کیا کہ غیر کو بھی ہمراہ تم نہ آیا کرو
یہ ہم نے مانا پسند آ گیا قبول کیا

یہ آپ ہی ہیں کہ دن بہت تو ہم ہیں دو داور
جو کچھ کیا وہ چاہیئں پی حصول کیا

جو ذکر ہی وہ رجا سنی ہی ہمارا محفل میں
یہاں پہ نیک فرشتوں نی کیا نزول کیا

فقیر لوگ ہیں ہم آپ بھی کرتی ہیں تعلیم
سمجھی دیکھی حکم اپنی عدول کیا

وہ خار گلشن ہوں تری سینی کی اترا گیت سے
چمن میں سو تیا کی پیڑ کو ببول کیا

ڈرایا کرتی ہی یہ لت تاونسی کسکو
فروغ بادہ دل ہمنی رشک غول کیا

یہ نکتہ فہمی تو اچھی نہیں ہی اے اختر
بس اختصار کرو کیوں غزل میں طول کیا

عجب جدا خلک سیر کا قرینا ہوا
بہار عشق میں تن لوند کا مہینا ہوا

پہنایا زلف کا خم حلقۂ فلک نی تجھے
ذرا سا چنبرِ گردون جو بی قرینہ ہوا

تمہاری عشق مین ہی اختصار کا عالم
خیالِ وصل مین مر مر کی میرا جینا ہوا

تری انگوٹہی ہی مجکو قسم سلیمان کے
سپہر ڈانک بنا اور خور نگینہ ہوا

پڑا ہی اوس رخِ روشن کا عکس حیران ہون
مثالِ خانۂ آئینہ میرا سینہ ہوا

پڑا جو عکس رخِ صاف تاب کب آئے
ہمارا وادیِ ایمن مین طور سینہ ہوا

گلو نسی کیونکر مین تشبیہ لعلِ لب کو دون
مثالِ قطرۂ شبنم ترا پسینہ ہوا

یقین ہی مصحفِ رخ کی کرون جب مین سیر
ہلالِ ابرو نکا سامنی مہینہ ہوا

یہ لطفِ عشق سے کبہی غیرِ دیو کو نہ ملا
ہزار سال پری پاس بہی رہی نہ ہوا

جو عشقِ چشم تہا نرگس سے کب ہوا اے گل
چمن مین آنکہہ مری پہوٹ بہی بہی نہ ہوا

چہوٹا تیرِ مژہ کا خیال اے قاتل
جگر مین فوجِ الم آن کر بسے نہ ہوا

ہزار مجکو محبت ہوئی مگر افسوس
جو عشق تجھ سے تہا ای بت وہ پہر کبہی نہ ہوا

| بہت پلاتا ہون میخانی مین مین حسن کا جام | فقیر دوست کا اب نام شاہ مینہ ہوا |
|---|---|

یقین ہی روز قیامت کو الٰہی بخشش کا

نبی کی دہیا مین اختر کا دل مدینہ ہوا

مکان دل جو بگاڑا بنائیگا پھر کیا
او جاڑ تا ہی رعیت بسائیگا پھر کیا

گلی پہ تیغ کا ڈورا نہ تو ڑا ہی قاتل
بس آزما چکا اب آزمائیگا پھر کیا

غبار حسن سی حیران ہوا مرا دل صاف
یہ آئینہ ترا چہرہ دکھائیگا پھر کیا

شہید ہوگئی تہہ پڑین نہ اکت پر
جو دل ہی پس گیا مہندی لگائیگا پھر کیا

رقیب ہوگئی پروانی تیری محفل مین
چراغ حسن مرا دل جلائیگا پھر کیا

بھڑک بجھی نہ کبھی عشق شعلہ رو یا نکے
جو دل خموش ہوا لو لگائیگا پھر کیا

ہماری پانو نہ کھینچی گئی رقیبون سے
جو تیری در پر اڑی ہم ہٹائیگا پھر کیا

بس اتنی حضرت دل سے بیرخی کر لو
بھلا جو روٹھ گئی وہ منائیگا پھر

اس ایک چہلی پہ ہرگز نہ شرط الفت ہو
جو قول ہار گئی ہاتھ آئیگا پھر کیا

ترقی مین تنزل کا کچھ خیال رہا
یہ چاند چودھوین کا منھ دکھائیگا پھر کیا

خیال صبح مین سویا کیا نہ اوٹھا یار
نہ لایا آتے سورج جگائیگا پھر کیا

سخی ہین ابن سخی تو مگر حفاظت کر
جو دل بھی دے دیا اوسکو لٹائیگا پھر کیا

سمجھ کہہ اسکو کہ اختر سے حسن تیرا ہے
اگر ستارے ہنونگے جمائیگا پھر کیا

مرا ہی سے تمکین مین اک خستہ کچوری کا
یہ پہہولی نے مری عالم دکھایا ہی پہلو ریکا

بہت گاتی ہین وہ غیر وشمن کیون سناتے ہو
سناتی ہین مجھے بیوقت کیون وہ راگ گوریکا

لہو کی گھونٹ پی پیکر کیا ہے ضبط محفل مین
ملاتی ہی تر منھ منھ سے جو آیا تل گلوریکا

عجب نشتر ہی جا ڈگر گیا تاثیر ہے مجھ پر — وہاں دانتوں ٹین انگلی تہی ان عالم چہلو رکا

مکس نے تیر سی کی سن ای شک اسکندر — تفاخر کرتا ہی بال ہما پر بال چوریکا

لڑکپن کا وہ پیارا پیارا اگانا یاد آتا ہی — بجاتی ہو جو دانتوں ٹین باکر بال چوریکا

اگر اس دور میں اختر کو گردش سی فاقہ ہو

کریں ای آسمان تصفیہ کچھ سودا ای ور کا

[illegible]

[illegible]

حیف ہے شہر خموشانکا کچھ حال کہلا — نہ وہ صورت نہ وہ سیرت نہ وہ احوال کہلا

وصف لب میں جو شنجرف سی او لکھا نکا — طوطیاں بند ہوئیں جب مرا یہ لال کہلا

موتی مضمونکا جو ملجائی لٹا دیجی اوسی — نہ وہ قارون رہا اور نہ وہ مال کہلا

دانہ خال زلفوں نے دکھایا ہی جال — ہوشمیں آئیے اوڑ جائیے وہ جال کہلا

حیف ہی پانہ مونس نظر آیا تو نے
جب زبان بند ہوئی نامۂ اعمال کہلا

تیرا ہی عشق نہ کہلائی دیا ای اختر
گنجِ قارونکا ہی ہرگز نہ کبھی مال کہلا

سن کہو اسی لکا لگانا نہین اچہا
دنیا یہ بری ہی یہ [illegible]انا نہین اچہا

ایدل نہ رولا گرمی مین برسات تو آئے
خشکی مین تو ناؤکا بہانا نہین اچہا

کیا ذکرِ کمر تہا جو لغافی کو بھی پہاڑا
بی نام ونشان اونکا خط انا نہین اچہا

بت کر دیا ای بت مجھی غیرون مین بٹھا کر
اللہ سی ڈر دل کا جلانا نہین اچہا

رونی مین ہنساتی ہو بھری بزم مین صاحب
چپ بیٹھی ہو دہیان بٹانا نہین اچہا

تم ڈوبتی ہو جب تو نکل آتا ہی یہ چاند
دریا مین ہر اک شام نہانا نہین اچہا

کیون چھیپتی ہو غیرون مین ہاتھ تو کہو وہ
گالی ہی تو تھی بات بنانا نہین اچہا

مین آپکو کہیں تو ابہی جان تلک دون
زر لیجی مضمون چرانا نہین اچھا

دمساز نہونگی ذرا صورت تو دکہا دو
چہپ چہپکی ہر اک پر دیکہنا نہین اچھا

افسوس کی صورت نہ بناؤ نہ رلاؤ
دل پستا ہی ہونٹہو نکا چبانا نہین اچھا

اب جی گہر آئی کسی تصفیہ وہان ہو
بازار مین یہ مول چکانا نہین اچھا

ہر ایک سی ہم عاجزی ہین اسلئی کرتی
آئین ہین دل کا دکہانا نہین اچھا

کیا عقل ہی کیا سن ہی ابہی سی نکرو تیز
ناصح اونہین باتونکا سکہانا نہین اچھا

کوچی سی چلی جایئ اختر کہین اب اور
مضمون بہت عشق کا چہانا نہین اچھا

اک جنونکا سا اپنا حال رہا
زیست مین بہی مجہی ملال رہا

جب سی پیدا ہوی رہی عاشق
عمر بہر اپنا ایک حال رہا

زعفرانی رہا [illegible] رنگ [illegible] ام
اک گھڑی بھر نہ جی بحال رہا

کوئی دم ہر پٹ ہو یا کوئی ٹیپا
خواب مین بھی یہی خیال رہا

غصہ بھر بھر گیا ہی نشان مین
خون بھی سب سی لال لال رہا

مغفرت کی اُمید کیا رکھین
روسیہ اپنا بال بال رہا

رشک ہی ہجر مین ہمین اپنا
وصل کا صاد با وصال رہا

صبح ہوتی ہی اوٹھ گیا اختر
دوپہر تک یہ جی نڈھال رہا

خطِ شعاعِ مہر دو پٹا بنا دیا
انگیا کا پٹھا تیغ کا پٹھا بنا دیا

ہمکو خیالِ وصل نی موٹا بنا دیا
تیرِ شہابِ فکر نی لٹھا بنا دیا

گلگشتِ باغ کا جو کبھی آیا مجکو شوق
ہر داغ مینی پھول لوٹ گٹھا بنا دیا

مجنون پہ حق کیون نہو اس ناتوان کو | مجنون کو عشق دوست نی لیلا بنا دیا

قدسی نی بری کی تہی جو باغ مین | سروِ سہی کو مار کی سیدہا بنا دیا

غصہ کری جو ضبط کرون روون تو ہنسے | نالونکو میری یار نی ٹہٹہا بنا دیا

ای آفتاب حسن ترا آفتابہ ہے | سورج کو پاےخانی کا لوٹا بنا دیا

دیکہا جو دور سی تو چہوٹا نظر پڑا | ہر اک بزرگ آنکہہ مین چہوٹا بنا دیا

کیونکر ڈہلین نہ فکر سی مضمونِ ابدار | دنیا کو بت کیواسطی سانچا بنا دیا

شاعر ہون میری واسطی صیاد کیا عجب | چڑیا کو مینی باز کا بچا بنا دیا

اب آگی بڑہ کی اور بہی باغبانِ فکر | مینی گلِ گلاب کو ٹہنا بنا دیا

مضمون تو اوسکی چاندی و سونا تہی شہر مین | ہر رات کو مینی صاحبِ اندہا بنا دیا

جان آ نئی ہی جو دیکہتی ہین اک نظر اوسی
اختر کو ہسنی رشکِ مسیحا بنا دیا

مرا پتلا بنا دیا ہی خدا الفت کی مٹی کا
بتو لنسی تانہ رہجائی کوئی پھر حوصلہ جیکا

نہیں مٹتا مٹائی سی تکدر قلب عاشق کا
غبار چہرۂ گردوں ہوا ساماں پانیکا

نہیں دل بہولتا زلف سیہ کار کا سودا
ڈراونگا اسی اب میں دکہا کر سایہ لاٹہیکا

وہ سینہ موتیا کا پہول ہی کس سی آنکہیں میں
رگ گل دست نازک میں ہی گلدستہ جو ہیکا

نہ آئی لب تلک اظہار الفت سمیں تجہوا کچہ ہو
بہرم لاکہونکا رہجاتا ہی صاحب بستہ مٹہیکا

وہ آئینہ نہیں جو منہہ دکہائی غیر لوگونکو
یہ دنیا کون کہتا ہی فقط دہوکا ہی ٹٹیکا

یہ پہیکی پہیکی باتیں کب سنونگا میں قلبہو لگی
مری کانونکو لپکا پڑگیا ہی وصلی سیٹیکا

یہ برانی جو اوڑہی ہو اس سی بہی چہینی لیتی ہو
کرو تم گرمیاں دل کہولکر موسم ہی سردیکا

تمہارا گر زبان زور دکہاتا ہی منہہ قلبعہ نکی
سوارونمین نہیں دیکہا کوئی ایسی کاٹہیکا

وہ توڑا ہی جو بہونکیگا دماغ خستہ جانونکو
بہا ہی تیل ہو کر عشق میں گودا ابہی ہڈیکا

کبھی چھوٹی محبت کی خبر دل کو نہو ویگی
موثر ہوتی کب دیکھا ہی ہمنی نقش پانیکا

میاں نصا یہ اچھا قافیہ تھا ڈھونڈ کر باندھا
کمر ہی یار کی یا بل پڑا ریشم کی لچھیکا

وہین پیر مغان شیشی کا منہہ منہہ سی ملاتا ہی
کسی لڑکی کو ہوتا ہی اگر آزار پسلیکا

میاں سیچ باستی پڑتی ہین اپنی جانکی لالی
برا مانی و اندہا ہی کہ مین اوسکو اندہیکا

بہت گردش ہی کی ساتون فلک کی سیر ہی کی
نہ دیکھا ہمنی ای اختر کوئی بہی اپنی ثانی کا

کہان چلی ہوا اندہیری مین یکجان تنہا
پھرا نہ کیجئی راتونکو مہربان تنہا

دکہاؤن مشعل داغ جنونکی روشنی مین
نہ چہوڑونگا تمہین اسوقت مہربان یا تنہا

اسیر دام محبت کریگا بلبل کو
چمن مین پھرتا ہی اتونکو باغبان تنہا

ہمین بہی ساتہہ لیا کیجے کہ دل ہی پہلی
کمر کی یاد مین پھرتی ہو امیان تنہا

مجھے بھی لطفِ ملاقات یارِ جانی ہے
من آن نیم کہ کنم سیرِ بوستان تنہا

ہزار پیرِ مغان سی لگا وین پائین
شراب خانیمین دیکھا نہین جوان تنہا

ہزارون آئی اکیلی ہزارون جائینگی
مین ہی نہین ہون زمانیمین مہربان تنہا

مین فوجِ عشق ہی ہمراہ لیکی جا پہنچون
خدا کی واسطی بولو گئی کہان تنہا

جہان جہان وہ ہین ہمراہ دنگی مین بہی ہون
نہ رہنی ہو ویگا بن فوج کی نشان تنہا

خدا کی واسطی اُنہون نام لاکہہ مین ہو
ہزار گڑ گئی ہتی مین بی نشان تنہا

ہمارا قصہ ہی یادگار گلشن مین
سُنا نہ کیجئی بلبل کی داستان تنہا

جہان پلک ہی محبت ہے آنکہہ مین پائے
کبھی نہ ہوئیگی بن تیر کی کمان تنہا

ہزار جلسی بنا کر بگاڑ دیگا یہ
نہین ہیگا صد افسوس آج جہان تنہا

نہ میری ساتہ بہہ چلو یا دہی یہ مصرعِ غیر
گرفتہ ایم اجازت ز باغبان تنہا

وصال ہو چکا کیا رات ہجر کی آئی | جو شب سے بیٹھا ہی محفلین قصہ خوان تنہا

ہمین تو گھٹتا ہی سر رنگ تک جمتا ہی
سناؤ کرتی ہین اختر کی داستان تنہا

زوال حسن مین پیدا جو ملال ہوا | سیاہ کاری ہی اپنا سفید بال ہوا
ہلاؤ نور کہ آیا سفید پردہ مشیب | سفید بال جو دیکھی تو خوش جمال ہوا
کھلا ہی عشق کا انجام کار پیری مین | منہ دیکھتی یہ حسن کا مآل ہوا
ہوا شیب تو پہنچا شباب حسن تک | ضعیفی مین مجھی حاصل بڑا کمال ہوا
پردۂ فلکی نے کیا سفید ہمین | سفید روئی کی مانند اب کا سال ہوا
لگی ہین لوگ ابنا رہی سو نیکی جا | گلو کی رسی مین ای باغبان نہال ہوا
ضیای رسی تری اونکہ مین چھپا پایا ہو | چھپائین چشم یہ خورشید کا مین کمال ہوا

عجب نہیں جو خط بخشی ہو سبزہ رنگ
گناہگار سر زلف بال بال ہوا

خوشی کرو کہ ہوا نو نکی آرزوئیں میں
ضعیفی دیکھہ کی اپنی ہمیں ملال ہوا

تمہیں بہی اپنی جوانی سی شرم ہی اختر
ہمیں بہی اپنی ضعیفی سی انفعال ہوا

تنک تلک نہیں چھ یکا رنگ و آب گیا
خزان چمن میں ہوئی موسم شباب گیا

یہ کیا سبب کہ مہکتی ہین دونکو لالہ و گل
چمن میں برات کو رشک گل گلاب گیا

جوان کر دیا یاد رخ پری نی مجھی
ہزار شکر کہ پھر موسم خضاب گیا

پرانی باتین نہ چھیڑو نہ رنجشین سیکھو
وہ گاو خورد ہی دفتر وہ سب حساب گیا

خیال حسن نی پہنچا یا پاس انکھونکی
پلک کی سیخ تلک دل چلا کباب گیا

نہ کیون ملین یہ پریزاد اپنی ہاتہہ سی ہاتہہ
ہر اک ہوس کو سلیمان میں میں داب گیا

یہ چہوٹا لوٹنا فرقت کا بعدِ مرن بہی
یہ مُردہ کیا تہا زمین بہی اک عذاب گیا

اوٹہایا عشق نی تیری مجہی قیامت مین
ہزار شکر زمین پرسی اب عذاب گیا

مجہی یہ رشک ہی کیون سامنا کیا اُسنی
تہاری مہری تلک چاند کا نقاب گیا

وہ سوتی مین سی اب اوٹہتا ہی اک ذرا ٹہرو
دکھاتی آئینہ او سمتی کو آفتاب گیا

خزان نی رنگ جمایا ہماری نقوہ پر
ونبل و خم و سیاہی پیچ و تاب گیا

فلک تک چاند کا ہی رنگ فق ہوا شب کو
جو چاند نی مین تو اہی شکست ہتاب گیا

جوانی کیا ہی ضعیفی مین ہم جو ٹونگی
ہزار شکر کہ خضر سی اک عذاب گیا

ایکہی ملنی کا میری دلمین ارمان گیا
زلف کی مانند صاحب مین پشیان گیا

کاٹ ڈالا جب گلا تلوار سی مین خوش ہوا
درد سر جاتا رہا خالی گریبان گیا

خوبصورت اوٹھہ گئی بدشکل ہین باقی رہا | پھول باغونکی چلی خار بیابان رہ گیا

دیکھیون تک کا پتا لگتا نہین گلزار مین | ایکبون صد شکر ان ہاتھونسی امان رہ گیا

حورسی بہی اب امید وصل جنت مین نہین | ابتو دنیا مین وسیلہ اپنا قرآن رہ گیا

ایکبون اک جامۂ عریان ہمارا چاہیے | نوچ ڈالونگا جو تار جیب و دامان رہ گیا

ہم فقیرونکو نہ پوچھو اپنا پیشہ ہی یہی | آسمان محتاج بھر گردۂ نان رہ گیا

پوچھتی چلکر کسی پردہ نشین سی یہ سخن | زاہدونکی دلمین کیونکر نور ایمان رہ گیا

بعد مردن جسم باقی ہی مگر باتین نہین | بلبلین سب اڑ گئین خالی گلستان رہ گیا

کیا ہوا گر حال دنیا مین نہ پوچھا آپنے | قدر دان ہوگا جو کوئی مرتبہ دان رہ گیا

کیا ہوا ای میر عزیزون نی نہ پوچھی میری بات | چاہ مین محبوس غم یوسف سا انسان رہ گیا

گر نہوتی ہم کسی کرتا اسیری نازنین | قیدیونکی دم سی شاہا تیرا زندان رہ گیا

بس کسیکی آگی اختر اب پڑہنا اپنا شعر

تیرا پردہ شہر میں مشہور غزلخواں ہو گیا

کیوں بستی ہے میں تم اک ٹھکانا کیا تھا | بیبستی میں تمہیں اس دل لگانا کیا تھا

سچی بات تو نسی فقیروں کو کہ وشاعر و شاہ | جھوٹی مضمون تمہیں دنیا میں لٹنا کیا تھا

آج ہاتھ آئی ہیں چھوڑو گا نہ بن پوچھے میں | پہیلی وس دنگی نہ آنی کا بہانا کیا تھا

پھرتی پھرتی در مطلوب پہ ہم جا پہنچے | واہ کیا خوب یہ کوچے کا ٹھکانا کیا تھا

منحرف ہو گیا ہیں تیر کی سبحان اللہ | کیا کماندار تھا اور واہ نشانا کیا تھا

کیسی بانکی ہو چھپایا ہی کسی کو تھی پر | بانا پاؤں میں ہی پردیکا بتانا کیا تھا

یوں ہی رلواتی ہیں ہر روز مجھی فرقت میں | یہ بہانا تھا نہ آنی کا نہ آنا کیا تھا

یوں ہی ترساتی ہیں ہر روز مجھی آ آ کر | دل کا ملوانا تھا یہ پیٹ دکھانا کیا تھا

کہہ کی قدر دل سوختہ یہ جان جہان | ہم تمہیں جان چکی تمنی نہ جانا کیا تھا

| | |
|---|---|
| ہم پیالہ نہ سہی ہمتو نوالی پہ ہمین لوٹ | اک پیالی مین یہ کہانی کا نہ کہانا کیا تہا |
| آپ رسوا ہوی مجہکو بہی کیا بی پردہ | کبہی بازارونمین تو مول چکانا کیا تہا |
| دِنکو سورج سی نہاتی ہوی شرم آتی ہے | کبہی راتونکو یہ چھپ چھپکی نہانا کیا تہا |
| کہتین بندی وق اجی ماری تا فیصلہ ہو | چہوڑتی تہی تو بیان دل کا لگانا کیا تہا |
| چہیڑ کرنی لگا صحرا مین بہی آہی یہ ناز | خواب خرگوش سی آہو کا جگانا کیا تہا |
| کیون اٹہاتی نہین قدر دل پُر درد کو تم | اس گہٹا مین سی امید گہٹانا کیا تہا |
| آج غمزی ہین ہنسی باتین ہین نخری ہین وہ | چٹکی چٹکی مری انوکا دبانا کیا تہا |

سچی باتونسی دل اختر پہ درد لیا
جہوٹی افشان نہین ہاتہی پہ جمانا کیا تہا

| | |
|---|---|
| آپکی تسکین سی مجہمین وسرا پیدا ہوا | قلب کی ہلنی کا صاحب علا رضا پیدا ہوا |

بانکپن کسمین نہان کسمین تری یان چہرہ ہتی ہین یار
ماشاءاللہ آپ کو بہی حوصلا پیدا ہوا

آئینہ ہمنی کیا جب تو قلعی کہل گئی
ہوگئی حیران کہ دیکہو اسمین کیا پیدا ہوا

رازِ پوشیدہ رسول اللہ کی سمجہا ہی کون
جانتی ہو تم کہ میری دل مین کیا پیدا ہوا

کیون نہو اس ہر مین اقبالمندی ہی بلند
ہر کبوتر خانی سی میری ہما پیدا ہوا

کب یقین ہی مجکو پوشیدہ ہوگی میری گہر
بیضۂ فولاد سی کس دن ہما پیدا ہوا

اِس لئی کہتی تہی ہم غم ہمکو کم دیجئی
لو مبارک ہو مبارک آشنا پیدا ہوا

گر ہو وہی موت تو بیکار ہی سب زندگی
درحقیقت آدمی بہرِ فنا پیدا ہوا

کشتی دنیا پہ ہم کہل کر لگی کرنی گناہ
جب محمدؐ سا ہمارا ناخدا پیدا ہوا

ہم نہ کہتی تہی کہ یہ باتین رلائینگی تجہی
بیدلی کا حوصلا تجمین دلا پیدا ہوا

وہ ہمین مین شکوئی تیرا کہتی ہین دولترا
پہونک دیوی گا جو کوئی دلجلا پیدا ہوا

میری انکا رقیبِ تیرہ دل مانع ہوا
کب کوئی دنیا مین اس ابلیس سا پیدا ہوا

جب کبھی آتو نکو ہم جا نکلی پائین باغ مین
چاندنیکی کہیت مین وہ تپا پیدا ہوا

اسقدر جلدی غزل کہنا بہت دشوار ہے
کب کوئی دنیا مین اختر آپ سا پیدا ہوا

آسمانسی مہر کو منہہ پر لونگا
رہ تلک آج ترا آئیگی بستر لونگا

پیرہن اوتھا دونگا پہاڑ ونگا قبا
ہاتہہ مین اپنی مین جب دستہ خنجر لونگا

ذرا آنکھی تو وہ قیس مری وہ آئین
ایسی نون تیری لئی ہاتہون مین پتھر لونگا

بیٹھا گر تری دیوار کا سایہ پڑ جای
بیٹھی بیٹھی تری دیوار کو اوٹھا کر لونگا

ہجھی شمشاد قدونسی ہی محبت دن رات
مین تو طفلی مین بہی اک سرو صنوبر لونگا

سنگ افلاک نہ توڑینگی سر طائر ہیچ
مرغ غم بیضہ فولاد کی اندر لونگا

مری ہمراہ ہین تو نہ خاک اڑاتی نہ چلو
دوستو کوچہ دلدار کو چلکر لونگا

کیون زمین پانو نکی نیچی سی چلی جاتی ہے
آسمان غم کا ابہی اپنی مین سر پر لونگا

سید ہاکر لی علم ابرو و شمشیر مژہ
قلب مین گہسکی تری فوج کا لشکر لونگا

دربدر مجکو پہرایا یہ اوجاڑا صیاد
جانی دیتا ہون کہان آج ترا گہر لونگا

میری لینی تمہین آگاہ ہو تم جانتی ہو
منہہ سی جو مانگا ہی پایا حیدر صفدر لونگا

ابہی کرونگا فلک اسکو غم و غصہ سے
ہاتہہ مین اپنی جو مین ہی کا جگر لونگا

اینڈتا پہرتا ہی زر زمین سجا تو پہنچ
مار تلوار کوئی تول کی منہہ پر لونگا

رگ باریک مری دل کی وہ کٹ جاتی ہین
اس ایلم کی لئی پلکو کا نشتر لونگا

سر مہری کر کے رخ بسی دل بہنتا ہے
تلخی کی لئی مین مہر کا جہجر لونگا

پتھر سنہری ہمسی ہوان زانہو
رہ فلک آج گلی کا تری جغر لونگا

گہتو پہرتی ہین جبتو لی پاس اذ
غیر بہی کہتا ہی ورکی مین خنجر لونگا

مشتری سے نہیں رغروکنایہ صاحب
شام سے مچلی ہیں میں صبح کا اختر لونگا

محبت سے بنس بنا لیجئے گا
بتا دیجئے کیا خدا سے لیجئے گا

کہاں تک تکتے چھلا چھپول رہنگی
بتا دیجئے ہمسے کیا لیجئے گا

اٹھاؤ نہ یہ جھوٹی پڑ رہی ہم سے اُن
کلام خدا کیا اٹھا لیجئے گا

بھوین بھی دکھاؤ گلی بھی لگاؤ
کبھی تیغ بھی آزما لیجئے گا

بہت لال سے لال کہہ خون ہو گئی ہیں
بس اب آپ مہندی لگا لیجئے گا

کہاں ہم کی پھیرے ہو کیا تاکتی ہو
نگاہ ہو میں کیا ہمکو کہا لیجئے گا

بڑی دیر سے بیٹھی ہیں دستہ بستہ
ذرا گود میں بھی لٹا لیجئے گا

کمینون سے جو تو نے الفت ہوئی تھی / بڑی چیز اسپر اوٹھا لیجئے گا

بھری بزم مین مضحکہ کرنی لائے / جو روون تو مجکو ہنسا لیجئے گا

اگر کہوٹی الفت سے ہی تمکو ہو گا / کسوٹی پر اسکو چڑہا لیجئے گا

کہا مذار دشمن جلتے تو ہین ولیکن / جو ل چھوٹ جای دبا لیجئے گا

جلاتی عبث ہین سر راہ ہمکو / پریزاد سا گر گرا لیجئے گا

اگر لیچلی عشق منزل مین مجکو / رقیبون سے مجکو بچا لیجئے گا

جو لیجائے گہر کوئی راہ چلتا / اوسی اپنی گھر مین اوٹھا لیجئے گا

مر افخر بڑہ جای بازار مین ہی / سر راہ مجکو بلا لیجئے گا

خدا کیجئی اب نہ اختر کو صاحب / یہ دل لیجئے اور کیا لیجئے گا

جو غم ہو تو تلوار کہا لیجیے گا
محبت کا بیڑا اوٹہا لیجیے گا

گلوری رقیبون نی بہیجی ہی صاحب
کسی اور کو بھی کہلا لیجیے گا

ابھی سی گلا سبزہ رنگی کا کیا ہی
گلوری تو پہلی چبا لیجیے گا

اگر عرش منزل تلک ہو گذارا
تو ہمکو وہان بھی بلا لیجیے گا

کہین ہو کی دہوکی مین منہہ کی نکہاون
جو لڑیگا پہلی جتا لیجیے گا

نکل جاؤن سیدہا مین اس راہ کی بہی
ذرا اپنی دل کو ہٹا لیجیے گا

دکہا دونگا سورج کی قد کو قیامت
ذرا اپنا بالا منگا لیجیے گا

پہلکی کا کیون نام آیا زبان تک
محبت کا ہمسی لکہا لیجیے گا

کسی اور سی پھر نہ کیجی گا الفت
یہ قیمت ہے پہلی چکا لیجیے گا

اگر قول ہاری تو کیجی گا پاسے
جو چہلّی کا گل ہو تو کہا لیجیے گا

جو ہندو بچہ تمسی بجری یہ بگڑے
تو گنگا بہی اوسپر اوٹہا لیجیے گا

اگر چاندنی دیکھنے جا یئے گا

تو اختر کو پہلے بلا لیجیے گا

فلک پر رہی نام اختر محل کا
یہ ہو نیک انجام اختر محل کا

بڑی روشنی کیوں نہ سارے جہاں کو
قمر بنگیا نام اختر محل کا

چلیں جب بہشت برین باغ ہو کے
بنی حور رہبر گام اختر محل کا

ستارونکو ہو روشنی انکی رخ سے
قمر حسن لی وام اختر محل کا

سر شام منہہ پر جو زلفیں سنوارین
قمر پر پڑی دام اختر محل کا

چمک جای میخانے مین او سکا طالع
جو جمشید لی جام اختر محل کا

یہ امید ہے شبکو ہر چاندنی مین
زبان پر رہی نام اختر محل کا

کہوں کیا کہ تسکین شمس و قمر ہے
یہ چہرہ سر شام اختر محل کا

یقین ہی کہ ہو روشنی سب بڑہ کر
کہ اختر سی ہی کام اختر محل کا

امیدِ خوشی ہی نہ مجہی خوفِ الم کا
حسرت ہی نہ راحت کی نہ دہڑ کا ہی ستم کا

راحت کے لئی رنج خدا نی کیا پیدا
یہ تال بنایا ہی میان ایک ہی سم کا

حیران ہین ان دونوں ترجیح کسی دون
ہستی کا بہروسا ہی نہ کچھہ خوف عدم کا

شاہانہ نظر آتی ہین سامانِ گلستان
نرگس پہ یقین ہی مجہی ساغرِ جم کا

مستوں سی بلرنِ فلک رہتی ہین غافل
اِس فوج کی پیچہی ہی نشانِ اہلِ قلم کا

کیا غیر کی تعظیم کرون زمزم کی اندر
جہکتا نہین اپنی سی نشان اپنی علم کا

مین زخمیِ الفت جو گیا چاندنی مین باغ
ہر برگِ شجر پہ تہا گمان ریزۂ سم کا

کہل ملکی نہ چلبی کہ مرجان ہی شیرین
پہچی کہین دیکہا ہی نہین شعرۂ سم کا

جو آیا وہ گم ہو گیا جو جاگا وہ سویا
کس کس سی گلہ کیجئی دنیا کی ستم کا

گردنسی یاد ہی مری بازؤنکو توق
چنبر سی یاد ہی مزا اپنی حلم کا

اللہ نی وہ دولتِ الفت مجہی دی ہی
دنیا مین ہون محتاج زیادہ کا نہ کم کا

شبدیزِ مژہ خامۂ مشکین نی گرایا
کیون ابتو سوارونمین نیا رنگ جمکا

مجہسی مری اشعار کو کیونکر نہو زینت
زیبا اُسی دنیا ہی نشان تاج و علم کا

اغیار سی مطلب نہین جو چاہی وہ آئی
مشتاق ہون مدت سی فقط آپکی دم کا

رندانہ بسر کرتا ہون زاہد کو بہی چہوڑا
پابند رہا مین نہ کبہی دیر و حرم کا

جسنی ہمین دیکھا نہو وہ دیکھ لی اختر
اپنا علمِ کاہکشان مہر پہ چمکا

اشعار مکشوف

تیغ کی چال دکھاتا ہی یہہ آنا تیرا
راہ کو کاٹتا ہی راہ مین جانا تیرا

چوری چوری ہی مین سب کام کیا کرتا ہے
اب بہی جاتا نہین چہلی کا چہپانا تیرا

پیچ پر پیچ نہ دی لٹ پٹی دستار سے تو
تیری زلفون مین لٹکتا ہی بتانا تیرا

پہونک کر اپنی قدم رکہہ پری وہ کہتی ہی
شیشۂ دل کو ہی منظور جلانا تیرا

پہولوئین تجکو مین تلواؤنگا اُس ای گل تر
بدہیونسی تو چک جائیگا شانا تیرا

ای شہ حسن کسی روز تو ہاتہہ آئیگا
دم تری عشق کا بھرلی یہ مانا تیرا

مہندیسی آگ لگا دیتا ہی گلزارونمین
عطر بھروائیگا نہرون مین نہانا تیرا

تیر مژگانسی نکر عاشقونکا دل زخمی
چوک جائیگا کسی روز نشانا تیرا

لب معشوق ہوتی غیر تڑپتی ہین ہم
خاک تو دی پہ نہین لگتا نشانا تیرا

غیرسی کام نہین مجکو سپاہی ہون مین
تاک لیتا ہون غزل مین مین نشانا تیرا

میان باندہ کی آنکہونپہ لگاتا ہی تیر
زخم کی دیگا نشانی یہ نشانا تیرا

ہم تصدق ہوی مقتل مین ترے ہی اوپر سے
ہوچکا نام و نشان بہی نشانا تیرا

آب و دانہ قفس میں وہ گھر یاد آیا — چہچہی کر لی نہ پائی تھی کہ صیّاد آیا

یا الٰہی نہ ہنسی ہم کہیں اُس مقتل میں — منہہ مرا دیکھہ کی روتا ہوا جلّاد آیا

باغبان دست یہ ہوا فصل کا مُرد دشمن لی — خطِ گل لیکی کسی باغ سی شمشاد آیا

خواہشِ قتل سی گردن سی مری اُلٹا — دستی کی پاؤن سی خود خنجرِ فولاد آیا

آدمیّت کے کوئی بات نہہ گی ہی مجھسی — میری محفل مین اگر کوئی پریزاد آیا

جو رِ دنیا سی کوئی دل خوش و خرّم — جو کوئی آیا سو اِس غم مین ناشاد آیا

جوش مین آن کی بڑمار خدا یاد آیا — سائلا تیرے بھی در پر کوئی آزاد آیا

حالِ دنیا یوہیں منسوخ ہوا ای اختر

ناسخ نیک گیا آتش اوستاد آیا

غزل ... سلطان عالم مقید

مشغلہ ہمکو فقط آہ و زاری ہو گیا — آنسو جو نکلا وہ بوند یکی کناری ہو گیا

یاد سی مجھہ ناتوانکی اتنی ہی مدّت مین | موتیون کا کنٹھا بھی گردن بھاری ہو گیا

پیرہنِ موسی لپٹنی کی لئی گلزار مین | ہر بگولا خاک کا بادبھاری ہو گیا

کیا موئی ندانِ شانہ سی بہلا یہ سخت جان | خنجرِ قاتل مری گردن سی آری ہو گیا

وہ یہ کہتا ہی جو عاشق ہو وہ بوسہ لی مرا | اس خصوصیت سی فیضِ عام جاری ہو گیا

سب مزے لے اسمین بھری شیرینیِ معشوق کے | دندۂ عاشق مربّی کی اچاری ہو گیا

طالبِ یار سی ہر دم بگڑتی ہو بخت | اس سی جو صادر ہوا بی اختیاری ہو گیا

رو دیا تیغ مژہ کھلا کی اوس جلّاد نے | اب چشمِ صاف بھر ابداری ہو گیا

جسکو دیکھا صید کرنی مین کچھہ باقی رہا | بار چشمِ حسن اب بالکل شکاری ہو گیا

بادِ سمِ توسنِ جانان سی کیا اوٹھا غبار | خاکساری سی یہ دل گردِ سواری ہو گیا

مرہمِ زنگار یعنی سبز رنگت کی لئی | آب نہ بخیہ کا دلکا زخم کاری ہو گیا

گل پہ گل کھائی ہین باغِ حسنِ جانان مین بہت | الفتِ گلرو مین شوق دستکاری ہو گیا

| | |
|---|---|
| شوق ہم آغوشی جانان سی اب بازار مین | دیکھہ لیجی ہر جگہہ کو تہ کناری ہتو گیا |

ماہ رویان جہان کیونکر ہہون اب حکم مین

اختر خوش لہجہ تمیر فیض باری ہو گیا

| | |
|---|---|
| باغ بہی بینی صرصری تی تر بولیتا | یہ بہی ممکن تہا کہ تجہہ گل کو کوئی چہو لیتا |
| صف مژگان کی تمن سنی نکل سکتا وہ | کوئی سالار اگر دستہ ابرو لیتا |
| ساعد صاف کا پرانہ بنا ہی جہتاب | مہر تابانسی ترا کیہ بازو لیتا |
| تو لیا تیرونکی سنگینی کو پلکونکی ساتہہ | بیچپا گر کوئی مفلس تو ترازو لیتا |
| کیون نہ تسکین ہوا حرارت کو تری ہونیتہو | جا کی عطارسی کیون شربت آلو لیتا |
| دو قدم ناپتا مینخانی کی گر کوئی مین | آسمان اوسکا وہین کاسہ زانو لیتا |
| بیچپا کوڑیونکی مول اسی جا کر مین | دل نادار اگر کوئی پریرو لیتا |

کالی چوٹی میں اگر ہاتھ کا ہو موباف
چٹکیاں میں ہی بجا کر کوئی جگنو لیتا

حسن کی فوج کی ہو جاتی ابھی وہ کرتا
وہ اگر ہاتھ میں اپنی گلِ شبو لیتا

دکھو آیا نہ لبوں تک مری بد قسمت ہوں
آبِ ظلمات اگر میں کوئی چلو لیتا

ہنس پڑتا ہی ہی لذت میں اگر وصل ہی ہو
ہنسی سی جان بچ جاتی تو پھر ہو لیتا

شکر کہ ہجر میں تو اے دلِ نالان فراق
دیتی دیوان اک اختر کا اگر تو لیتا

## غزل در بحر ہزج مثمن سالم من کلام سلطان عالم واجد علی شاہ اودھ

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

نشیمن جا نکمیں پایا گل وصیاد گلچین کا
نہ نکلا حوصلہ گلشن میں مرغِ عاقبت بیں کا

مری اللہ اکبر کسقدر دستِ آزمائی ہے
رہا اکبر ملک دنیا میں پابند اپنی آئین کا

نظر ہاے نظر کر دیکھہ لی صورت پریشاں ہے
ٹھکانا اک نہیں سکتا ہی خنجر چشم بدبین کا

جنازی پر کماں ٹوٹی نگاہ دلکو چھپر کہیٹ کا
جو قبرستان ہی وہ تکیہ ہی گیسو بالین کا

ہماری بار ہی بنا تماشا عشق کا ہمجو
بھرا ساہی کسی صاحب تمہار ہی حسن شب بینا کا

مرقاصید بنا سا ہی چالا ہین مگر نہ دشمن کو
کتہ تک یہان دم بھرا ہی تجہ ایسی برین کا

پسینا اپکا گرتا ہی قطرہ گی کی شبنم کی
عجب کیا عطر گا دی کہینچ دی تی پہول قالین کا

زمین بہی چار گز تک کی نہ بخشی مردہ خانہ ہین
کبہی ای آسمان تو نی کیا ہی کام تحسین کا

قناعت ایک ہر گز نکی قسمت کی خوبی ہے
وہ دیکھو چار یار ہی ہو گئی موقع ہی نفرین کا

سفیدی آئی بالون تو سمجہی وسیاہی جا ہے
اندہیری چہائی ہی اپر کہان وقت تزئین کا

جلونکو کیا جلاتی ہو بجہاو آگ پانی سے
بہت بہیر دی ہی اُنکو یہ موقع تہا تسکین کا

وہ ہنستی روتہتی ہین ہم اونہین ہر دم منالی ہین
اگر سچ پوچہیی اسکو تو مصرع ہی تضمین کا

بتونکی آبرو ہندو بچو اتنی نہ لی لینا
خدا کی واسطی کرنا نہ کوئی امر نفرین کا

بظاہر گو کہ ہی لیکن بباطن کہہ نہین سکتی
معما ہی دہن مین یعنی ہی یہ نون تنوین کا

صبا حیرت لطافت اور نزاکت اور طراوت ہے
دہن معشوق کا یون ہی کہ غنچہ گل نسرین کا

جگر کی کرمیاں تو کی ہو ٹھو لسی کو تجلی ہی

ہر اک تار اتر ہی شمع رخ پر نور پر غش سے

کبھی اللہ کو سجدی تہو نکی گہ حمایت سے

سنا تہا گریہ بہر مردہ لیکن ہم تو زن ہیں

کسی لیلی سی مجنونکی صفت پوچہی کوئی جاکر

مژہ پر یہ جہیکی بہل سی چہی کوئی جان سنگین کا

بنا مہتاب تک پہو انہ تیری سی سیمین کا

تہکانا تک نہیں لگتا ہی صاحب آپکی دین کا

غزل ہر گز نہیں تو جہہ سی اپنی جان غمگین کا

مژہ فرما دسی پوچہو ہماری جان شیرین کا

جو اختر وصل مہ رو چاہی درگاہ تعالی سے

مناسب ہے دعا کی وقت یا رو لفظ آمین کا

## غزل در بحر رمل مثمن محذوف مںکلام جانعالم سلطان المقید

فرط شادی سی جہانمین غم نظر آنی لگا

جو تری نزدیک ہی منظور عالم ہو ہی

اس فقیری مین ہی لذت بادشاہی کی ملے

عیش و راحت درد و غم پیہم نظر آنی لگا

دور بینو نکو نہایت کم نظر آنی لگا

کاسہ جم ہمسی اب ہم جم نظر آنی لگا

قطع ہی امید دنیا عاشقی کی یاد مین
آب حیوان بہر عاشق سم نظر آنی لگا

ای معنی انتہای عشق کب تجکو ملی
تال ایسا ہی کہ یہ بی سم نظر آنی لگا

کثرت و قلت مین تجکو دیکہتی ہین الحذر
جس طرف دیکہا تو ہی ہر دم نظر آنی لگا

مرغ دلکو چہوڑ دی صیاد فصل عشق ہے
رحم کر یہ بیزبان بیدم نظر آنی لگا

ہمکناری کی تصور مین گلا کرتا تہا
میرا دل محرم سی اب محرم نظر آنی لگا

انقلاب دہر سی کیا قلب کی حالت ہوئی
قیس کا ماتم مرا ماتم نظر آنی لگا

بوستان مین مرہم زنگار کی کیا جچتا
داغ طاؤس چمن مرہم نظر آنی لگا

آفتاب حسن سی کسکو ضرر ای گلبدن
مجکو آنسو بہی گل شبنم نظر آنی لگا

لشکر حسن یمن بہی ہالی پہیر دے
نالہ اپنا عشق کا پرچم نظر آنی لگا

عاشق و معشوق کی مانند ہم لپٹی رہے
ڈاب کی صورت یہ ان باہم نظر آنی لگا

حسن سی بہی بڑہ کی تیری خو کدی گہا نکل گیا
تیرا خنجر تجہسی بہی اظلم نظر آنی لگا

سب جوانی کٹ گئی پیری مین جاگا فہم نیک
شکر ہی اب دل خوش و خرم نظر آنی لگا

کس جو انکی قد کو دیکھا تھا جو سر ہی ہو گئے
خیمۂ افلاک مین بھی خم نظر آنی لگا

عینکِ حسنِ پریان مجھی درکار ہی
شیب ہے مین کیا کرون کم کم نظر آنی لگا

آنکھہ کی ڈوری نی پلکونمین دکھایا لطف اور
برچھیونمین حسن کا عَلَم نظر آنی لگا

باندا و عشق کی چھلّی چھٹّین گی شہر مین
مجھکو خط کہکشان عَلَم نظر آنی لگا

شب کو بی جلّاد گلشنمین جو ہم جانی لگی
سروِ باغی باغ مین عَلَم نظر آنی لگا

ناتوان ایسا ہوا ہون مین فراق یار مین
نشترِ فصّاد ہے عَلَم نظر آنی لگا

کیا جلو دار ہی ہی مجہہ مجنونکی کوہستانمین بھی
خار ہر اک آنکھہ مین عَلَم نظر آنی لگا

کیون نہ کھٹکی مجھسی وہ سفّاک باغ دہر مین
خامۂ غم ہاتھہ مین عَلَم نظر آنی لگا

چھد گیا ہون شوق روی یار سی مین ناتوان
تن پہ ہر اک رونگٹا عَلَم نظر آنی لگا

صیقل مہرِ بتان سی تنگ دو ناہو گیا

واہ اختر حسن پر عالم نظر آنی لگا

## غزل در بحرِ مجتث مثمن مخبون محذوف منکلام سلطان المقید اختر

چمن مین کرہی صبح و شام ہونہ تہونگا
زبانِ گُل سی سُنا ہی کلام ہونہ تہونگا

مُتاقی دیتی ہیںسی لگا کی عاشق کو
حضور بوسی سی ہوویگا نام ہونہ تہونگا

یہ از پوشیان عادہی تیری آنکہونکی
زبان درازیان ہوتا ہی کام ہونہ تہونگا

سحر سی آج بھی گالیان سنائی ہو
خدا ہی لیویگا یہ انتقام ہونہ تہونگا

کبھی ٹہتیگا جو لان نگر سمندِ خرام
پسینا پونچھہ تو اوبدلگام ہونہ تہونگا

نہ دانت مار رقیبونکی منہہ پہ جانی دُو
اجی یہ گوشت ہے بالکل حرام ہونہ تہونگا

عقیق چوسکی ہم تشنگی بجہائینگے
یہ تذکرہ ہی کسُن امی نیکنام ہونہ تہونگا

برات مین تجھی دیکھا تہا ہمنی آج
تو کہہ تو بوسہ بہی لیوی غلام ہونہ تہونگا

ہمارا دانہ الفت اگر پڑی اُس مین
پہنسائی خال کی طوطی کو دام ہونہ تہونگا

وہ خاکسار ہون بوسہ اگر عنایت ہو — دکھائی اوجِ فلک مجکو بام ہونٹھون کا

حضور رشک سی ہم اپنی ہاتھ ملتی ہین — یہ ذکر کرتی ہین کیون خاص عام ہونٹھون کا

شرابِ خانی مین دشنام ہمکو دیجی — سخن پلائی ہمین کوئی جام ہونٹھون کا

فقیر بیٹھا جو مسند پہ کیا برائی کے — کلام حق پہ ہوا ہی مقام ہونٹھون کا

جواب انکھ سی شمشیر کا دکھائین کاٹ — ابھی تو ہوتا ہی بندہ غلام ہونٹھون کا

خلاف دل جو محبت ہوئی تو لعنت ہے — کہ دانت سی ہی سب انتظام ہونٹھون کا

جو منہہ بناتی ہو صاحب ہمین ہو معلوم — کسی ہین پہ ہوا ہی مقام ہونٹھون کا

جو دل کی بات ہو البتہ اوسکو پہچانو
لکھا نہ جائیگا اختر پیام ہونٹھون کا

## غزل من کلامِ احقر العباد سلطان المقید

کوئی عشق مین مجھسی بڑھ کر نہ نکلا — کبھی قتل عاشق کو خنجر نہ نکلا

| | |
|---|---|
| کیا افعی زلف کو ہمنی بس من | کوئی سامنی ہوکی اژدر نہ نکلا |
| ہزارون ہی افسون چلائی ہین آپکو | کوئی مار گیسو کا منتر نہ نکلا |
| کئی لاکہہ پردی چہپایا کمر کو | میان سی مگر تیری خنجر نہ نکلا |

جو نو چشمے مین ہمنے دیکہا تہا اوسکو
فلک سی کبہی پہر وہ اختر نہ نکلا

## بحرِ مدید مثمن مخبون من کلام اقل الشعرا سلطان مقید اختر عفی عنہ

| | |
|---|---|
| مین تو کہتا تہا تجہے سامنی کیون نرہا | پاس سی دور ہوا دل مری کیون نرہا |
| چشم پوشی نہ کری آنکہہ سی چہپتا ہی کیون | ایمری دلگی مری سامنی کیون نرہا |
| ہمکو بہر کا یا کیا اوڑ گیا سامنی سے | بال والی سی کہو دل پہنسی کیون نرہا |
| کیون جدا ہو گیا یہ کس کا ڈر سکو ہوا | دل یہ سینی مین مرانم لی کیون نرہا |
| کسکا ڈر تہی ہوا اوبس اب یار کی پاس | غیر تک بزم مین سب چل بسی کیون نرہا |

فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن

پہوڑ ڈالونگا مین آنکہونکی خوبیان ہین
رو دیا ہجر مین کیون بات لی کیون رہا

ٹہنڈہی الفت ستی ہی چل دیا خالی ستی مین
تو تو کہتا تہا مجہی دل جلی کیون رہا

عمر عیّار بنا دہو کا کیا خوب دیا
مفت بدنام کیا ہٹ پڑی کیون رہا

مجہسی کہتا پوچہتا ہی آپکو دیکہہ ذرا
تو ہی بتلا دی بہلا غم تجہی کیون رہا

ایکدن چہوٹتا تو اتنی جلدی تہی عشق
کیا ہی نادان بنا دل مری کیون رہا

شاہ خوبی ہی تہکا جا ہنسا پہر نہ ہنسا
سکّہ داغ بلا کہن پڑی کیون رہا

بات تک اوسنی نکی ایسا بیزار ہوا
رو کا اختر نی بہت لاڈلی کیون رہا

مرحبا اختر خوش کہہ چکا بحر مدید
ربط مضمون غزل دیکہہ لی کیون رہا

## غزل [illegible] من کلام سلطان المقید اختر عفی عنہ

بہد گیا پیوستہ رگ رگ مین بلکل ہو گیا
صورت گل مجہسی ہی مین صورت گل ہو گیا

دیدۂ دل کو تمہاری عشق نی اندھا کیا
غیر اب آئین چراغ خانہ تک گل ہو گیا

کچھ کمر کی پیچ ہی نی مجکو بھٹکا یا نہ تھا
ابتو مضمون دہن مین بھی تامل ہو گیا

ہمکو چپکی لگ گئی اک بادہ کش کی یاد سے
میکدے مین جیسی ساقی شور قلقل ہو گیا

وصف ہونٹھو نکا لکھا ہی جیسی ہی گلشن مین
مرغ مضمون میرا بالکل مثل بلبل ہو گیا

ماہ و آہو نی نیستان مین مجھی بھٹکا دیا
سر کلک تر مری چٹکی مین نرگل ہو گیا

اب تو میزان نظر مین رکھکی پورا تول لے
پلۂ الفت ہماری آنکھ مین تُل ہو گیا

مجھہ پہ فرمائش نہ کیجی کیا کوئی مجنون ہون مین
یہ بھی تھا اک وقت انداز تغافل ہو گیا

بی تامل ہمکو ساقی اب شراب ناب دے
اب سخن تکیہ ہی میخانی مین مُل مُل ہو گیا

روشنی چھڑ تک ساری امید وصل تھی
گیا ملو کی اب چراغ آرزو گل ہو گیا

بی تری جب لعل پہنا باغبان نی کانین
بی بناوٹ کہتا ہون کانون مین گرمکل ہو گیا

لطف اتمام مبارک اسقدر شائع ہوا
باغ مین جو پھول تھا وہ گلشن کا گل ہو گیا

دستِ نازک سی بڑہایا تو نی جب اپنا پتنگ
وا ہمہ سر اتری تکل کی جہل جہل ہو گیا

زلف کی تعریف ہم کیا کر سکین گی آہ حسین
رونگٹا چہری پہ جو نکلا وہ سنبل ہو گیا

بال چہوٹی دیکہہ کر ہمنی بہری جب آہِ دل
دودِ آہ صاف گرداگرد کاکل ہو گیا

واہ اختراب تجہی زنجیر کی کیا احتیاج
تیری مجنون پن کا سارے شہر مین غل ہو گیا

غزل ... کلام سلطان المقید

ہمارا داغِ جگر ہی گلاب کا گہٹا
تمہاری رخ سی بڑہا ماہتاب کا گہٹا

نظر لڑا کی کیا ہی خراب دریا کو
حباب بہر ہی چشمِ پر آب کا گہٹا

شراب پی کی ہٹا ئی ہو یار داغِ دل
نہ مٹ سکی گا اجی اس کباب کا گہٹا

کسی کا داغِ جبین دیکہئی جو مسجد مین
تو یکی ڈالی دل مین شراب کا گہٹا

ہماری چہرہ کو کیا دیکہتی ہو اغیار
یہ آئینہ ہی کسی آفتاب کا گہٹا

ہزار آنسو بہیں رنگ رخ نہ میلا ہو
بھلا ہے سُنا کسنے بہی آب کا گھٹا

حضور پردیسی اب چشم پوشی لازم ہے
پڑی نہ آپ کی مُنہہ پر نقاب کا گھٹا

تمہاری گائی سی مضراب ہو گیا ہر داغ
کہ جیسی شانی پہ ہووی رباب کا گھٹا

تمہاری فراغ مین زاہد غنا کا لطف کہان
گناہ کا ہی یہ تمغا رباب کا گھٹا

تمہاری ریش سی چنگ اس سی بج جائے
جو دیکھو زاہد خوش تم رباب کا گھٹا

کیا یہ کیجتی عاشق سی اپنی سادہ بنائو
کمر مین پڑ گیا معشوق ڈاب کا گھٹا

کلام بوسہ سی اختر عجب رغبت ہے
یہ ایک نکتہ ہی دل پر حساب کا گھٹا

## غزل ... کلام سلطان المظلوم اودہ

تری عشق مین جو گذری لکھوں کیا ملال اپنا
پی حسن خوش ادا ہی تو دکہا جمال اپنا

مری جان مجھی الم ہی تری دلمین عشق کم ہے
مجھی ہجر اب ستم ہی نہوا وصال اپنا

دلِ یار جھٹ آیا وہین اوسکو کر دکھایا
یہ ترے منہ کچھ نہ بھایا نہ بنا یہ حال اپنا

نہ گھٹا وسی ملا تو سرِ شام صبح لاتو
رخِ بدر میں دکھا تو مجھی پھر کمال اپنا

ہوئی اُنکی ایسی سردی کہ ہوئی ہے تجھمین گرمی
تری وسطی ترقی ہوا پہ زوال اپنا

ارے بد مزاجِ دنیا مری سر پہ تاج دینا
کوئی بوسہ آج دینا نہ چھپانا گال اپنا

تجھی قدرِ عشق کیا ہی ترا دل تو بد مزا ہے
ترے حُسن پر فدا ہی دلِ خوش خصال اپنا

ترے کاکلی پہ پٹی ہوئی موجِ زلف ونز کے
نہ پہنسی کسی کی مچھلی جو اوتھا یہ جال اپنا

اِسی جوڑ لطف کیا ہی بچان کیا کیا ہے
تری زلف میں پہنسا ہی رہی بال بال اپنا

تجھی خوش غلاف دیکھا ترا حُسن ناف دیکھا
جو ہین وہی صاف دیکھا ہوا جی بحال اپنا

جو فقیر کو ستاکی ہوئی شاہ اِس سرا کے
کرون کسکی آگی جا کی مریجان سوال اپنا

تری حُسن سی گلِ تر جو ہوا ہی عشقِ اختر
کہین کہدی اسی سمن بر اوسی منہہ پہ گال اپنا

مجنوں نکو تیری عشق نی مجنون بنا دیا | لیلی کی دل کو گیسوی شبگون بنا دیا

دن کو قبا کی دستی نی سالار کر دیا | مہندی کا رنگ زلف نی شبخون بنا دیا

شیرینی سخن سی مین فرہاد ہو گیا | میٹھی نگاہین ڈال کی مفتون بنا دیا

پھولوں نکو خار خار تلک خاک کر دی | ملووں نی میری باغ کو ہامون بنا دیا

دریا کی عذر ڈوب گئی آبروی بہمن | قطرہ گرا جو آنکھ سی جیحون بنا دیا

رنگ سفید اوڑگیا رونی جیب سی | قطرہ گرا جو آنکھ سی وہ خون بنا دیا

## غزل فارسی من کلام مشکلو

محزون مہموم مغموم مظلوم متالم مقید ابوالمنصور ناصر الدین

سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علیشاہ اودھ

آب غم سیر کند تا کہ دل و جان مرا | آسیا سرمہ کند مایہ ایمان مرا

نظری کن بجهان آینه پیدا شد — حاجت فکر کجا حضرت سلطانم را

بجنون سلسله جنبان نشود لغزش پا — عرصه حشر کجا یافته سامانم را

غم در آیینه نگشا خون جگرها ضرر شود — کوشک قلب مهیا شده مهمانم را

ابر تر باش سحاب جگرم پاره شد — حبس کردند مژه لکه بارانم را

بلبل آزار برو نوبت غم کوفته شده — بسحر یاد دهانی رخ مرغانم را

برگ و اثمار و شجر دست عابر دارد — آب رحمت چو رسد روی گلستانم را

چند در چند فتوری من از آن خیمه — بجهان اهل منند دل و جانم را

بجهان کیست که منکر بخدا میگردد — حاضر کلبه نما قاطع برهانم را

یا الهی بجهان شور شر دل در شود — صرصر غم نرسد روی گلستانم را

دسته خنجر ابرو چو مقابل گردد — پنجه خشم نرسد ناوک مژگانم را

حال مجموعهٔ دوران چه پریشان دیدم
پنجهٔ شُل نرسد زلفِ پریشانم را

بنظر آمده این آبله پا خانه خراب
قیس طی کرد مگر روی بیابانم را

مرحبا اختر خوش باش بصد لطف و کرم
کحل چشمانِ سیه ساختی دیوانم را

## غزل منکلام سلطان عالم بادشاه اوده مقید

مین دمبدم بیدم رہا
برسون سے ہے عالم رہا

ای آسمان صد مرحبا
سید ہو لنسی اتنا خم رہا

اللہ مورِ دل کا ڈر
پائی سلیمان جم رہا

عاشق سراپا شاد ہی
معشوق سے بیغم رہا

چشمِ فلک اندہی ہوئی
نور و ضیا سے ہے کم رہا

اوٹہتی ہین لو کے آگ کی
پائی محبّت جم رہا

کس سی کہین ہم ای پری
افسوس کیا عالم رہا

کب سیلِ اشک صاف ہے
اب نام کو کچھ نم رہا

زہر مزہ بی سود ہے
یہ تال کچھ نے سم رہا

دل رکھہ لیا اوس شوخ نی
صد شکر ہی جم جم رہا

لعنت ہی ای پیرِ فلک
تو غمزدہ خرّم رہا

راحت جوانی لیگیی
اب حوصلہ ہی کم رہا

اوسنی محبّت جب چھٹی
افسوس کیا ماتم رہا

شمشیرِ ابرو کُند ہی
زنگِ الم جم جم رہا

کیا تابِ زلف صاف ہے
کیا پیچ ہے کیا خم رہا

سبکے نشان نیچے ہوئی
اونچا مرا پرچم رہا

سمجھو نہ شاعر ہے ہمین
رستم بھی ہمسے خم رہا

اس خیمۂ افلاک میں کیا قیس کا ماتم رہا

ہنسنا کبھی رونا کبھی

اختر کا یہ عالم رہا

ردیف بای موحدہ دیوان

مبارک اوّل تصنیف خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

بیکسان ہی بائی بسم اللہ بائی بوتراب
کیمیا نام خدا ہی خاک پائی بوتراب

نور حق سی نار عصیان کیوں نہ جلکر خاک ہو
پاک کر دیگا مری مٹّی خدائی بوتراب

آسمان پیدا ہوئی دنیا ہی دونوں کی بطن سے
مادر گردون ہی ہی سوائی بوتراب

قطرۂ شبنم بھا دون وہ گُل کی یاد میں
دلکو جب خورشید آسا منہہ دکھائی بوتراب

زینۂ وہم و تصوّر ہی نہایت مستقیم
بام دل طیّار ہی تشریف لائی بوتراب

حمد کی تسبیح خوش ہو ہو کی پڑہتی ہین ملک
آسمان سن سن چکی ہین سب ندای بوتراب

دیکھہ لون و مینو گردشِ افلاک سی
پھر تنِ خاکی مین آئی ہی ہوای بوتراب

بیگمان ہر اِک پری و نور سی ناری بنی
طعنہ زن ہو دل سلیمان جو پائی بوتراب

جرم والا جسنی کیسا تہا شقی و سنگدل
معدنِ یاقوت کب ہی خونبہائی بوتراب

گر ہمہ تن ہو زبان جب بہی نلکہہ تعریف ہو
ہر بنِ مو سی کرون بیشک ثنائی بوتراب

سات دریا ہون سیاہی کی لکہہ جب بہی ہے کم
صفحہ ہفت آسمان بہرِ ثنائی بوتراب

خاک سی تو پاک کردی اختر عاصی کو بہی
نذر لایا ہی قصیدہ یہ برائی بوتراب

دشوار ہوا ہی ابتو جینا یارب
کیا سہل ہی موت کا قرینا یارب

فرمان مین ہی اسکی ہر پری و بیشک
ہی سکہ زر مگر نگینا یارب

پھر وادی دل میں ہی تجلی اوسکی
پھر ہو گیا میرا طور سینا یارب

پھر مصحف رخ دکھاتی مجکو وہ ماہ
آتا ہی رجب کا پھر مہینا یارب

پھر سیف زبانہ بار رکھولونگا
جوہر ہوا تیغ کا پسینا یارب

اک تار نظر کی منتظر ہی ہر دم
چشم مہ و خور رہی ہو وہی بینا یارب

اس لوتی سی فلک کیون نہ گر جائی
غائب کف گل میں ہو دفینا یارب

قائم تھی شباب مین نہ دندان میری
پیری میں لٹاؤن نہ خزینا یارب

دکھلاتا ہی روز داغ روشن اپنا
آئینہ کی پشت میرا سینا یارب

دیوانہ ہی میرا تا قیامت باقی
سونی پہ کیا ہی مینی مینا یارب

ساقی کی جدائی کیون نہ بھکائی مجھی
توڑون کیونکر نہ جام و مینا یارب

پائی نہین می کشی کی لذت اوسنی
کیسا تھا فقیر شاہ مینا یارب

احمد کا ہی دھیان دل مین اختر ہر دم

سینہ کیونکر نہو مدینا یارب

روی روشن ہوئی زلف سیہ فام نصیب
نہو اُنکو چراغ آج سر شام نصیب

اسم اعظم مرا کندہ نہ کرینگی پریان
ایسا گم ہون کہ نگین بہی نہو نام نصیب

راہ بہٹکی تو کبہی ہو لی سی قاصد آیا
آج تک تو نہ ہوا کوئی بہی پیغام نصیب

کسی خمخانۂ عالم مین ہی پروا ہی قدح
نہو نرگس میگون کا کوئی جام نصیب

آنکہہ جہپکاتا ہی صیاد تو چہلپا ہو نہین
مجکو پاتا نہین ہوتا ہی اگر دام نصیب

کعبۂ دل مین بہرا ہی بت عریانکا جمال
زاہدا مجکو کہان جامۂ احرام نصیب

کسکی تحویل ہی کہتا ہی کہان داغ ہم
تیری سرکار مین اتنا بہی نہین کام نصیب

زندگی تخت پہ کی مرگئی [illegible] شاد
فلک آغاز مین ہوتا ہی یہ انجام نصیب

[illegible] بہار باغ چمن [illegible] ہین
[illegible] کو نہو عارض گلفام نصیب

صاف کردی مری تیغ نگہ بُرّہ نصیب — آپ کو گلشن میں جو حجام نصیب
ناتوان جانکی کیا روندتی ہی بادِ صبا — خاک بہی کوی صنم میں ہمین آرام نصیب
میکدہ میں بہی مقلّد ہون تِرا پیرِ مغان — ان جوانون کی مریدی میں کیا جام نصیب

اختر اس قاصدِ جانان کو ند و خطِ شکست
پانون بہی ٹوٹ چکی کچہہ نہین انعام نصیب

دلِ خونبار نی اشکونمین دکہایا خونناب — عوضِ یار نظر انکہہ مین پایا خونناب
راز قاتل کا بدن سی تو چہپایا لیکن — ہر پلک نی مری انکہہ سی کہایا خونناب
جب سُنا وصفِ لبِ لعلِ صنم کا مینی — پیشوائی کو وہین انکہہ مین آیا خونناب
اسکی مٹّی پہ پڑا عکسِ رخِ سُرخ ترے — کیا سبب جو تنِ انسانمین سمایا خونناب
رنج کہاتا ہی لہو پیتا ہی بیمارِ فراق — دار وصل کی جا خوب پلایا خونناب

قد اُس رُسی ہی کب لعل کی کم چشم صنم
دہان اک اشک یہان ڈلی بہایا خوناب

گاؤکش ہوویت ہندو بہی بُرا جانتی ہین
انکہونکی سامنی بہتا ہی خدایا خوناب

کیون نہ اسی طفلِ برہمن مرا طاہر ہو لہو
عوضِ قشقہ سیندو و لگایا خوناب

ہاتہہ تو ٹوٹ چکی آنکہہ بہی پہونچنگی ضرور
الفتِ یار مین اختر نی بہایا خوناب

تہی شبِ تار کی مانند ہماری احباب
چہپ گئی بعدِ فنا آنکہہ سی ساری احباب

وہ وطن یاد ہی غربت مین وہ ساری احباب
ہای کب مجہسی ملین گی مری پیاری احباب

بادِ دلکش کی ہوا کہاتی ہین ساری احباب
کنجِ مرقد مین کہان ہین وہ ہماری احباب

شکوہ ونی جفا کی تو یہ سب جمع ہوئی
تیرگی مین نظر آنی لگی تاری احباب

مہرِ تابان ہو اگر ہی تو کرن اوسکی عزیز
ماہ رُہی وہ پری وش تو ستاری احباب

رات کی بار تو تربت پہ ہین آیا نہ کوئی ۔ ای فلک کیسی مصیبت یہ اوتاری احباب

چشم ہو کر ہمہ تن موتی پرو تی ہین ۔ جب نہان ہوتی ہین نظروں سی ہماری احباب

چین مشتاقِ ہم آغوش کو کیونکر ہو صنم ۔ ہمکنار ایسی لگی گور کناری احباب

پاس غیرونکی اکیلی جو کبھی جاتی تھی ہم ۔ دور سی دیکھہ کی کرتی تہی اشاری احباب

دم نکلتا نہین پر بادِ صبا سی ہی ہوا ۔ حالتِ نزع مین آ آگی پکاری احباب

دوست دشمن ہین یہ خورشید فلک مین ای ماہ ۔ مشعلِ داغ ہین کب مین یہ ہماری احباب

چشم پوشی سی یہ پردہ ہوا ای اہلِ فنا ۔ خواب مین ڈرتی ہین صورت سی ہماری احباب

شعلہ رو رازِ چھپانی کی کرون کیا تدبیر ۔ دیکھہ لینگی مری آہونکی شراری احباب

پہنچتی پہنچتی مرقد مین پڑی ہی آواز ۔ فاتحہ پڑہ کی بہی ہمکو نہ پکاری احباب

سہ خو آنگی سمجھاؤ پریشان ہی بہت ۔ اخترِ زار کی آتی ہے پکاری احباب

بتوں ابرو نسی کیوں نہو خجل محراب — ہماری کعبۂ دل کی ہی متصل محراب

ہر ایک رو نکتا گیسو کی یاد مین خم ہی — یقین ہی سامنی آئی تو ہو خجل محراب

بجای گردش پا سرنگون ہی قصر فلک — تمہاری زلف خمیدہ سی ہی خجل محراب

جو انکی قد نی ہر اک سرو کو کیا سیدھا — ہماری خم سی ضعیفی مین ہی خجل محراب

جوان تو ہی تیرے کر حالت دہر ضعیفی ہے — مین ایسا سخت کمان ہو کہ ہی خجل محراب

تصور بت بیدین دل آئی امین خدا — بناؤن اس تن خاکی مین اپنا دل محراب

بناؤن جامۂ احرام گرد کوچہ بت — دکھاؤن خانۂ کعبہ کے متصل محراب

خیال در سی یہ بیہوشی ہی ہمین ساقی — کسیکی آنکھ بنائی کسیکا تل محراب

صنم گیا در خانہ اسی لئی کوتاہ — کہ راستی مین تری قد کی ہو خجل محراب

وہ سوختہ ہون جو ابرو سی آہ گرم کرون — تو ہوون ہین در خانہ کی مشتعل محراب

ہتو خدا ئیمن پیدا ہوا نیا الله شہ | جبین تو طاق ہی ابرو کی متصل محراب

بینائی ماہ خالِ سفید ابرو پر
عبث دکہاتا ہی اختر کی متصل محراب

خنجرِ نازسی ہو جائینگی بسمل بیتاب | اپنی انداز و اداسی ہی عدو قاتل بیتاب

ایسا حیران ہو حضور ترے کا بہی منہہ صاف نہین | آئینہ بہی نہوا میرے مقابل بیتاب

عین سجدہ میں پر اعکس پرِ مرغِ نگہہ | صفتِ قبلہ نما ہو گیا بسمل بیتاب

داغِ لالہ نہ ترے عارضِ گلگون سی مٹا | چمنِ دہر مین ہوتی ہین عنا دل بیتاب

قطرہ دریا مین گیا موج سی تسکین نہوئے | بیشتر فرقتِ جانا سے ہین اہلِ وصل بیتاب

جورِ غنچہ سی یہ فریاد نکرا ای بلبل | بہرِ مجنون نہ ہوا پردۂ محمل بیتاب

رو سی ابرو نہین گو منہہ ہی مگر مہ تو نہین | چاند کیونکر نہو چہرے کی مقابل بیتاب

خالِ پیشانیِ تاباں سی کہلا داغِ جبیں — عارضِ بدر کو کر دیگا ترا تل بیتاب

آگ خاموش جو ہوتی ہی بھڑکتی ہی سوا — دو گی تسکین تو سوا ہوگا مرا دل بیتاب

شہِ خوبی نہ و بالا ہی چشمِ امید — گردشِ چشم سے ہی کاسۂ سائل بیتاب

غولِ صحرائی کی تربت کو جو پہاندا او سنے — یہ غبار اپنا بھی ہوگا پسِ قاتل بیتاب

چرخ کہا تا رہا اشعار سی اختر ورنہ
آسمان دیکھی تو ہو جای ابھی گل بیتاب

شیشۂ می کو بنائی سرِ افسر محتسب — تختِ جانی میکدی کی در کا پتہر محتسب

خطِ موجِ می نہ لکہا جای کاغذ پر کہیں — فکر سی کو سوکھ کر ہو تارِ مسطر محتسب

دخترِ رز کا خطِ شوقیہ ہی لا دی ہمیں — تو بطِ می ہی تو بنجائی کبوتر محتسب

ہی وہ آلودہ خمارِ ساقیِ مہوش سے — کیا نچوڑیگا ہمارا دامنِ تر محتسب

ای صنم دزدِ حنا پیکا لگاتا ہون سراغ
ہو سکی کب دُزد سرا میری برابر محتسب

چٹکیون مین نغمۂ قلقل اُڑا دیگی ابھی
ای بطِ می تو توہی پردار بی پر محتسب

فرقتِ می ہی ہمارا جامِ دل چھلکا دیا
توڑ کر شیشی بنا ون تیرا بستر محتسب

بیقرینہ ہو گئی مینا لسی منقارِ بط
حقۂ می سی بچا کر دنگا چنبر محتسب

دخت رز کی آشنائی چاہتا ہی آج گل
پھر عروس میکو پہنا تا ہی زیور محتسب

لاؤ بالی اسقدر خمخانۂ عالم مین ہون
راہ بھٹکون میکدہ مین تو ہو رہبر محتسب

دخترِ رز یہ ہی تو وہ ہی ابنِ افیون ہی ضرور
گر یہ آبِ آتشین تو ہی سمندر محتسب

چاہیی رندونکو وہ دنیا سزا اوسکی عوض
کیا کشاکش مین پڑا پھرتا ہی اختر محتسب

پہچانین کس طرح سی حدوث و قدم طبیب
اپنا ہی خود نہ سمجھی جو د و عدم طبیب

داروی مرگ ہمکو پلاتا ہی ہجر مین
کیونکر بنی نہ مالکِ ملکِ عدم طبیب

چہو جائی پہر وہ ساعدِ نازک تو ہاتہہ سی
پہر درد سر بتائین حاضر مین ہم طبیب

عنابِ لب صنم کی مرض مین دکہا دئی
تصفیہ خون کا کر کی کرینگی ستم طبیب

تبرید نی دکہایا طلسمِ جہان نما
دار الشفا مین دیتی ہین کیا جامِ جم طبیب

راحت ہی بعدِ رنج تو فرقت کی بعد وصل
داروئی تلخ بہرِ مرض کب ہی ستم طبیب

مشہور ہی کراماتِ علمی تری بہت
تشخیص کر مرض ہر ادنی ہی کرم طبیب

تصویرِ یار دلمین ہی کیونکر شفا نہو
موئی میان مفید ہی بہرِ ورم طبیب

آیا مسیح جو بالین پہ وقتِ مرگ
نبکی سی ہاتہہ اوٹہا گیا بدہ قدم طبیب

جبتک چہوی نہ ساعدِ سیمین نبضِ عشق
چہونی نہ دی تجہی بہی دوات و قلم طبیب

نبضین ہماری یار کی چہومین نہ ہاتہہ سی
جائی قلم کردن تری اونگلی قلم طبیب

دمباندم ہی بدم مین عرہی لکہو لی گیا

اختر نہ آیا میری قسمت مین اکدم طبیب

دکھائی موج زلف حور تالاب
بنا زاہ رخ پر نور تالاب

جو روتا وادی ایمن مین مجنون
بنا دیتا وہ کوہ طور تالاب

نگاہ مست توڑے شیشۂ مے
کرے ساقی بھی چکنا چور تالاب

کمر کی یاد مین روتا ہی نازک
دکھائی خار پائی مور تالاب

پڑے جب عکس شمع عذار یار
تو فوراً جلکی ہو کافور تالاب

بہا کر اشک پہوڑون مین تر
بہت چشمو نہ ہی مغرور تالاب

ہر اک سوتا ملا ہی اشک دل سے
ہری چشمو نگاہی ناسور تالاب

بط مے انکی غوطے لگائی
بناؤن دانۂ انگور تالاب

روان کرتا ہی ساقی می کا بازار
بناؤن ساغر بلور تالاب

کیا نہ یہ شش جسنے تو شش ڈوبا | محبت جنانہ زنبور تالاب

روان دریا ہی اک اک پل مین اختر

پلک سی اسکو ہی منظور تالاب

[illegible]

[illegible]

یاد آتا ہی پھر اوس طفل کا سار آداب | ہائی وہ ناز کا انداز وہ پیار آداب

جب کبھی چشم تصور مین خیال آتا ہے | وہی پھر پھر کی اوٹھنا ہمو تمہارا آداب

بدقارونکو سلیقہ نہین گلزارون مین | باغبان جانتی ہین گل ترا اسرار آداب

بلبلو کیا چمنستان مین نکس آئی ہے | ایک چٹکی مین اوڑاتی ہو ہمارا آداب

نارکسن ہی نیکو نسی کسی نفرت ہے | بد تمیز وہ نگاہ ہوا دل کو گوارا آداب

شوخی رنگ حنا وہ چھپاتی ہین ہاتھ سے | تو نی دزدیدہ نگہ سی ہمین مارا آداب

قاعدۂ دلکی جلا سیکہا نیا سیکہا ہی
ہی ادب برقِ نگہ اور اشارا آداب

مدتون مشقِ رخ صافکی مکتب مین رہے
میری آنکہونسی کری تیر انظارا آداب

بلبلو کیون نہ چمن کا ہو چمن قاعدہ دان
آتشِ گل کا ہی بس ایک شرارا آداب

محفلونمین اوسی بیدام بناتی ہو غلام
با ادب ہو نہین بندہ ہی تمہارا آداب

نجمِ افلاک قرینی سی تری روشن ہین
چاند مجریکو جہکا کیون نہ ہو تارا آداب

مہ و خور مجلسِ اختر مین نہ بیہودہ ہو
برجِ محفل مین ہی غیرت کا ستارا آداب

## بحر مضارع مثمن اخرب

پائی صدای شیشہ وقتِ اذان قریب
زاہد تہای آج تو پیرِ مغان قریب

مجہہ جائی سرد مہری سپہر سی اب بہی
آئی جو میرا نالۂ آتش فشان قریب

حالت ہوئی ہی شمع صفت بزمِ یار مین
پاؤن تک آ چکا مری سر کا دہوان قریب

ادنی سی ایک شعر کو اعلی بنا دیا
کیونکر زمین نه دور ہو و آسمان قریب

آتی ہین دور دور کی محبوب خوش جمال
ایسی ہی قصر کی مری آستان قریب

برقِ غضب جلاتی ہی باغِ دہر کو
ای عصفور جو مرا آشیان قریب

سوجھتی جہل غیر جواب و در ردو دور ہین
دیتا ہی ہمکو اپنی صدا پاسبان قریب

قیمت تمہاری قامتِ موزون کی گھٹ گیا
بڑہ کر اگرچہ لاکہ ہو سرو روان قریب

خود بنگیا ہی سنبلِ ترکا یہ پیچ و تاب
آتا نسیمِ زلف سی ہی ناتوان قریب

دنیا مین یادِ حق کو بناتے ہین بیخرد
ذات یقین تو دور ہی کو ہی گمان قریب

زاہد تو کبکا کاٹ چکا پردۂ حباب
کشتی مین تو دور ہی ور بادبان قریب

سنگِ حبیب سے پہر آگئی ہی انکھ
ای بت ہوا ہی نام خدا یہ نشان قریب

سوسن کی طرح سیلی سی رخ کبود ہے
اٹھتی بہار سی ہوئی باد خزان قریب

اگیا سی کر جہان کا نقش بگڑ گیا
یہ جانگی که آتا ہی آبِ روان قریب

اے خضر دل نصیب مین آبِ بقا نہین
ظلمات مین جو جاؤن تو ہو راہزن حلب

قاتل چمک شرار کی تڑپا مثلِ برق
چمکی اودہر ادہر ہوئی زخمِ بدن حلب

کیونکر ملیگا عارضِ نوسی یہ آفتاب
آئینہ کو دکہاتا ہی چرخِ کہن حلب

زلفو نسی تیرہ بختی سنبل کو جنگ تہی
اب یادِ رخسی ہوگئی گلہای تن حلب

دیوان ہی گو سیاہ مگر وصفِ رُخ تو ہے
ہر صفحہ کو سمجھتی ہین اہلِ سخن حلب

بادام چشم پستہ دہان توت ہین یہ لب
رخسار شیشہ آتشی دُرِ ذقن حلب

آئینہ مین یہ بال ہین یا رخ پہ زلف ہے
اعجاز سی بہم ہوئی اگر ختن حلب

قلب سیہ مین اخترِ غمگین کی ہی ضیا
کیونکر نہو نثارِ رُخِ پنجتن حلب

بحرِ خوبی تری فرقت سی بہایا سیلاب
وصل مین کب دُرِ یکتا کو دکہایا سیلاب

آب تابِ رخِ روشن جو نظر آئی اوسی — عرقِ شرم مین خود آپ نہایا سیلاب

اصل آتش ہی مگر ہوتی ہی پانی پائے — کس شرارت سی یہ بیت انکہہ مین لایا سیلاب

آگ پانی مین لگاتا ہی شرارہ دلکا — شعلۂ آہ سی کیا خوب جلایا سیلاب

اوٹہہ گئی وہ تو یہان اشک سی بہہ آئے — بحرِ خوبی جو نہ آیا تو بلایا سیلاب

سجدی کرتا پھرون اشکونمین دی دی تاثیر — بُت ہند کو بہا دی جو خدایا سیلاب

لختِ دل آنسوونکی ساتہہ وان بہی دی مین — نقد و اسباب بہا سب جو مین آیا سیلاب

عرقِ چاہِ ذقنِ یار یہ نازک جو ہوا — آسمان چہوڑ دیا سر پر اوٹہایا سیلاب

بحرِ خوبی کی برابر ہی یہان بہی اِک اور — عوضِ نورِ نظر انکہہ مین پایا سیلاب

رخِ گلگون نہ ملا اور نہ وہ رنگِ حنا — خونِ دل لیکی بہت ہمنی بہایا سیلاب

اِسقدر شوقِ ملاقات بڑہا ہی اِنکی برق — جب گہٹا انکہہ سی اوٹہی تو گہٹایا سیلاب

موج زن ہی یہان دریائی لطافت کیسکا

اختر زارنی انکھونسی بہا یا سیلاب

گل سرسبز اگر ہون تو بلبل ارباب
زلف مسکین صنم دل ہی تو سنبل ارباب

ہمہ تن ہو کی زبان ہر بنِ مو شکر کری
پرورش کرتا ہی سب خلق کی رب الارباب

جتنی احباب ہین سب اپنی ہی مطلب کی ہین دوست
لیکنی زیر زمین صبر و تحمل ارباب

شیشۂ می کیطرح چور کرین ایسا ساقی
میکدے مین جو سنین نغمۂ قلقل ارباب

مین اوس زلف کی زنجیر کا چھوڑونگا خیال
قید خانے مین مچاتی ہین عبث غل ارباب

پیر ساقی نہ کسی کو کوئی ساغر دیگا
گو سناتی ہین سخن تکیے ہین مُل ارباب

جلد کہتا ہی زبس بی کی دیفین اختر
اس لیے کرتی ہین معنی مین تامل ارباب

| یقین ہی دفترِ عصیان سی ہو سیہ وہ بھی | مری گنہ سی کری آگی سامنا توآب |
|---|---|

شعاعِ اخترِ تابندہ کی گھٹی گی ضرور
کہ اپنو مہر سی ہوتا ہی آئے لقا توآب

| | |
|---|---|
| ثانی نافہم کو کہیں بھلا کیونکر خطیب | کب یقین آگی کسیکو ہوا گر بندر خطیب |
| منبرِ دل پر ہی پہلی میر اپیغمبر خطیب | دوسرے زینی پہ ہی پھر حیدرِ صفدر خطیب |
| قصۂ دل کہتا ہون پیرِ مغان کی یاد مین | کیون سُنا عشقِ جو انکا ہینی یہ دفتر خطیب |
| مجکو تبلا دیگا ناصح بیگیان کوی صنم | راہ مسجد کی جو بہولون ہو وہین رہبر خطیب |
| ای صنم نقشِ قدم کی کہو لکر پڑہ لی کتاب | قصہ پاسی بہلا کسطرح ہو ہمسر خطیب |
| پھر دکہاتا ہی شکستہ خط کی وہ سطرین ہمین | توڑتا ہی بیکنہ گردنپہ پھر خنجر خطیب |
| حسنِ تجہ پہ دہ نشین کا کہولتا ہی عشق سے | کرچکا جرمِ صغیرہ خالقِ اکبر خطیب |

مدحِ معشوقِ حقیقی سنئ بان منہہ مین نہین
خنجرِ نازو ادا سہی ہوگیا بیمر خطیب

مصرعِ برّانسی کاٹون اوسکی ہر تقریر کو
جمع کرلی شرحِ مضمونکا اگر لشکر خطیب

جب ہوئی بیدست وپا پھر لطف سننی کا کہان
سر تلک کھاجائیگا آیا اگر اختر خطیب

[illegible]

چاند کی ٹکری ہین یار اور ستارہی حبیب
دِکی وہ ہمبھرین پہ اگی تارہی حبیب

عمر بسر ہوہین کوچہ دلدار مین
سایہ دیوار تو پائین تمہارہی حبیب

چوک ہی کی سیر کونکلی تہی سب شہر مین
لائی نہ اِک خبر بہی دلکی ہمارہی حبیب

ہوگئی ساقی فنا خاک ہوون جامِ مے
شیشہ خاکی مین آہ ہمنی اوتارہی حبیب

کوہِ فلک گر پڑا دب گئی زیرِ زمین
سنگ پہ شیشہ گرا یا مری پیارہی حبیب

گل نو کمندِ سیہ گلشنِ رُخ پر پڑی
ہار سہی زنہار یار آج نہ ہارہی حبیب

راستی قد سی کیا سرگرہی دشمنی
ابروی خمدار سی یارنی مارہی حبیب

طعنئہ اغیار کو ہم پہ نہ ٹوٹی آستا
کانٹی پر دیکی پاس گو کہ نگارہی حبیب

آہ دم احتضار ہچکیاں لیتی نہین
کھینچتی ہین پہلی سی سینی پہ آرہی حبیب

مین گدا پارسا تو دشمنی لازم نہ تھی
حضرت دل واہ واہ آپ پہ واری حبیب

بوی محبت بھلا اوس گل تر مین کہان
بحث نہ اغیار سی باغ مین جارہی حبیب

جنگ مرض سی جو ہوتی ہین دکھا ٹھارین مار
بعد فنا فتح کی خود ہین بقارہی حبیب

چھوڑ دیتی سر زمین نفع زراعت نہین
ملک عدم کو کہو لیوین اجارہی حبیب

چھٹتی نہ تھی ایکدم سو وہی بعد فنا
تیسرے دن قبر پر آتی ہین بارہی حبیب

سنبل تر مشک سے غیر کرین پیچ و تاب
تار سی الجھی اگر زلف سنوارہی حبیب

ہستے مین دیکھا نہ وہ حلقۂ ناف صنم
سو ہی عدم ڈھونڈھ کر اوسکو سدھارہی حبیب

خاک در یار کو غیر اوڑانی لگا
خندہ بہ دشمن لی خوب آکے ابھارہی حبیب

کیمیا خود سیم تن پا راہی نقشِ قدم
خاک کی بوٹی ہتی اسمین ہین رتی نصیب

بو ہی محبّت ندی جو شمین ہی بگدان
شنخیان آکی خوب اپنی بکھہار تی حبیب

قصرسیِ اختر نی آج گوشی مین حق حق جو کی
شیرِ نیستان کی مثل آکی ڈکارتی حبیب

ذقن ہی بحرِ خوبی گول گرداب
بنائی مردِ حق کشکول گرداب

ڈبوئی آبکش کا ڈول گرداب
زنخدان سی ہتی ڈاانوُل گرداب

بھائی آنسونکی غول گرداب
یہ چشمِ ترہی غارت غول گرداب

ڈبودی غولِ صحرائی زنخدان
بہت کرتا ہی نمارت غول گرداب

ذقن مین دست و پا کھیلتی چو اپنے
درِ دندان سی لیتی مول گرداب

ندی کا سی مین ساقی می کا دریا
فقیرونکی بنی لطبنول گرداب

ذقن کی یاد مین دریا بہایا
صدائی چشم سی کچھہ بول گرداب

ذقن کی یاد سی روکر مین بیہوش
ڈیل سُوتا ہی آنکھین کھول گرداب

اگر قبضئہ مین ہووہ تیغِ روے
بناؤن روکی استنبول گرداب

کری گر دختِ رزسی عقد زاہد
بناؤن شیشہ تنبول گرداب

نہ لی نامِ ذقن آنکھونسی رووے
نہ رسوا کر بجا کر ڈہول گرداب

برابر ہونگی بیشک اشکِ اختر
مری بحرِ غزل اب تول گرداب

چہوڑ جانیکو کیا جمع جہان کا اسباب
دارِ فانی مین ہی سب ہم وگمانکا اسباب

میرا دل عشقِ مجازیسی یہان سیر ہوا
پوچھہ معشوقِ حقیقی سی وہانکا اسباب

جسمِ خاکی کو نہین چاہیئی کچھہ زادِ سفر
گردِ مرکب ہے مری عمرِ روان کا اسباب

خانۂ دلمین تو لازم نہین پردہ ہمکو
حسرت و یاس ہی ہر سیر و جوانکا اسباب

گردشِ بالِ ہما پائی نہ طاوس عجب
پرِ عنقا ہی تری موی میان کا اسباب

بی سبب ماہ لقا کرتی ہین کب نالہ گرم
داغِ تیرہ ہی فقط سوزِ نہان کا اسباب

گالیان دیتی ہین سو سی بہی آگی وہ ہمین
جیسی ہوتا ہی وضو پہلی اذان کا اسباب

کعبۂ کو ہی صنم خاک نہ کرنا انکو
ہڈیان میرے ہین سب دیرِ بتانکا اسباب

یون معمی کی بہی تمہید سمجہہ جاتا ہون
ذہن مین جیسی ہی مضمونِ زبان کا اسباب

جس گلستان پہ پڑی ہوگئی برباد بہار
خاکسی میرے ہی اس بادِ خزان کا اسباب

تابعِ کلک ہی مضمونِ سیہ زلف کا یون
جیسی ہوتی ہی گجک پیلِ دمان کا اسباب

داغِ دل مٹ گئے دیکہا جو مین وہ ماہ جبین
گم ہوا کوچۂ جانان مین مکان کا اسباب

اسقدر ناز حبابون سی نکر چشمۂ حسن
محرمِ راز ہو آبِ روان کا اسباب

نرم گوئی سی عبث ریختیان کہتی ہین
بی سبب مرد پہنتی ہین زنان کا اسباب

باغبان مجکو نہ زنجیرِ نہا کر ہو نہال | طوق قمری ہی تری سروِ روان کا اسباب

کب سینۂ بلبل پہ چہٹا تیرِ مژہ | دیکہی ابرو ونسی زاغِ کمان کا اسباب

ساقی صاف جوان دوست ہی اختر نہ
سب لٹا دیتا کسی پیرِ مغان کا اسباب

جو تیغ سی ہین گلِ زخمہای تن شاداب | کمال اوس گلِ تر سی ہوا چمن شاداب

کسیکی تارِ نظر سی بڑہی ہی مسلمانی | ہوا نہ رشتۂ زنار برہمن شاداب

مدام گلشنِ دیوان ہی سیر ہی بلبل | ہماری مصرعِ تر سی ہو سخن شاداب

سمجہہ نو آتشِ گل کا کہلا ہی رازِ نہان | کہ شمعِ بزم سی ہی ساری انجمن شاداب

بہائی سر سی بہت اوسنی جوی شیرین بہی | ہوا نہ نخل سی تیشی کی کوہکن شاداب

گلونکا نشو ونما ہی مجہی سی ای بلبل | سحابِ اشک سی کیونکر نہو چمن شاداب

خیالِ یار مین چلاتا ہی دلِ نالان | کہ ایک دو سیر کو دیتا ہی صد اُسرخاب

پھڑکتا ہی قفسِ تن مین مرغِ دل ہر روز | کہ رویا کرتا ہی اُنکو بارہا سرخاب

چمن مین بلبلو موسم خزانکا آپہونچا | ہر ایک نخل پہ بیٹھی ہین جابجا سرخاب

رقیبو مجکو بہی فرقت سے اختیار ہی ہے | کہ ایک دو سری سی شبکو کب ملا سرخاب

فقیر دوست ہوئین شاہ دوست ہین رقیب نہ | پس از فنا مری تربت پہ ہی ہما سرخاب

طبیبو مجکو بہی لذت تپِ فراق مین ہے | کہ جیسی ہجر کی کرتا نہین دوا سرخاب

ہماری طائرِ دلکو ہی وصل کی تعلیم | فراقِ یار مین پالی ہین بارہا سرخاب

دلِ کشادہ کو ہی وصل دامِ ہجر مین کیہ | کیا اگر قفسِ تنگ سے رہا سرخاب

مرا فراق کا وصلتین یاد لاتا ہے | کہین زمانہ سی اڑ جائی یا خدا سرخاب

یہ ارتباط ہی فرقت سے طائرِ دل کو | یہ ناتوان ہی اگر کاہ کہربا سرخاب

وہ کم نصیب ہون ہر روز ہجر انکو وصل | جمالِ یار سی ہر صبح کب ٹٹا سرخاب

نہ شبکو تیمن مری لئی مجکو دی آوازِ صنم
خیالِ وصل سی فرقت مین سو گیا سرِ خواب

تجہی خبر ہی ہی کچہہ طائرِ وصال
کہ شاعرون نی بنایا ہی ہجر کا سر خواب

مناسب اسکے جو مضمون تہی باندہی اخترؔ
کہی غزل ہی بہلا او دوسرا سرِ خواب

ریشِ زاہد پہ دکہاتا ہی اگر رنگ خضاب
رخِ مینوش پہ ہوتی ہی یہان بنگ خضاب

کیا جوانی تہی ضعیفی مین جو رنگینی ہی
ریشِ زاہد کی بجا دیتا ہی سر چنگ خضاب

دخترِ رز آج تو پہر رنگِ حنا دکہلائی
ریشِ زاہد پہ تیقن ہی کہ ہو دنگ خضاب

تیری رنگینیِ حسن خدا داد ہی اہی نغمہ
کب لگاتا ہی کوئی مرغ خوش آہنگ خضاب

ریشِ زاہد پہ کشادہ ہی سرِ دستِ حنا
رنگِ خونِ دلِ عشاق سی ہی تنگ خضاب

دام مین زاہدِ پیر کی بلبل نہ پہنسی
عارضِ سرخ و گلِ تر سی ہی ہم رنگ خضاب

یاد مے میں ہو گئی غیرتسی تری ریش سفید
کیوں نہ پیشانی کی گھٹتی سے ہو بدرنگ خضاب

سرخی مے سے کناں کشتی سے آتنے زاہد
سوز پنہانکا عبث سیکھتا ہے ڈھنگ خضاب

روز بیداریان کرتاہی یہ زاہد اختر
کیا لگا لیگا کوئی مرغِ شب آہنگ خضاب

غزل مثمن مخبون

چشمِ میخوار کاہی نرگسِ بیمار خطاب
زلفِ خم گشتہ کاہی استی مین مار خطاب

کشتیِ فکر رواں بحرِ غزلمین جو ہوئے
اشکِ دلکاہی مگر گریۂ اشعار خطاب

مست کہتاہی زمانیکو ترا کاسۂ چشم
مسجدِ شیخ کاہی خانۂ خمار خطاب

پہنچی آسیبِ بلا کوہی پری تک کیونکر
ایسا عامل ہون کہ ہی سایۂ دیوار خطاب

خوف کیا خانۂ تن کو جو اُڑا دیگی نسیم
ناتوانی نی رکہا خاکِ درِ یار خطاب

سکل ہی آبلی کی باغِ جہانمین او سکے
آسمان مجسی کہٹکتاہی کہ ہی خار خطاب

خوف کر خوف جمالِ رُخِ حق سی ہوے — لن ترانی سی ہوا طالبِ دیدار خطاب

تنکی چنستی ہین ترے باغ سی گلچین کم اصل — شاخِ اشعار کا کیونکر نہ ہو گلزار خطاب

مشت پر بھی نہ چمن کی ترے اے صیاد — تیرِ مژگان کا ہوا نالۂ منقار خطاب

بس نہیں دل سی ترے آدنی کو بھی اعلیٰ کردے

آج اختر کا ہوا خاکِ درِ یار خطاب
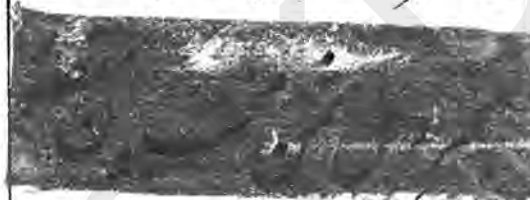
ہو گیا کرتکِ روشن سی ترے اندھیر شتاب — اے صنم گیسوئی شب تاب سی منہہ پھیر شتاب

آسمان دیکھتا ہی کو نسا مہ واوس شب — داغِ تیرہ سی اگر کرتا ہون اندھیر شتاب

مسی ملکر گلِ خود رو جو چلا خجلت سے — گلِ سوسن نی کیا باغ مین اندھیر شتاب

کوئی خورشیدِ جہانتاب کی دیکھی نہ جھلک — روزِ روشن کو کرون آہ سی اندھیر شتاب

کیون نہ موباف کی پٹہی پہ ہو جگنو کا گمان — تیری موہای سیہ نے کیا اندھیر شتاب

غیر اگر نہ نظارہ رخِ روشن کا کرین
خالِ تیرہ سی ہو فانوس پر اندھیر شتاب

رشتۂ جان پہ ہی تلوار کی ڈوریکا گمان
قابلِ تیغ مری حلق پہ تو پھیر شتاب

جرم ہی قتل کا کیا پیش چلے گی میری
سخت تشدید سا ہو کر ان کو زبر و زیر شتاب

شاعرو نانِ مضامین کی بہت ہی ہو گی
خوانِ نعمت سے قلندر نہوئی سیر شتاب

تیری نازک بدنی نے یہ کیا ہی بیہوش
توڑنی لگتی ہین ہم سیب کے جا بیر شتاب

ہاتھہ پاؤن تو نہین پھولتی لازم ہی تھے
باغِ مضمون مین بہت کرتی ہین ہم دیر شتاب

وادیِ فکر مین گر شعر ہوا ابتر ہو
ہو مین روباہ صفت چھوڑتے ہین شیر شتاب

یون اکڑتی ہوئی اس کوچی مین اختر نکلو
صفِ اشعار سی ہو جائیگی مڈبھیر شتاب

رخ تلک آئی ہین گیسوئی دلدار بتاب
شہرِ حلب مین ہین یہ سیہ مار بتاب

قاتل وہ ناتوان ہون ابرو کی یاد مین | کیا دخل جو بدن پہ ہو تلوار باریاب

مشکل بہت ہی خانۂ دلدار کا خیال | کوچی مین کب ہے سایۂ دیوار باریاب

بجلی گری نرالی ہی گرمی یہ حسن کے | یوسف سی دل ہوا سر بازار باریاب

بیھر کیا اوڑائیگی شبنم صفت مجھے | گلزار مین گلو نسی ہین کب خار باریاب

سایہ ملی بدن سی پریرو کی کسطرح | ممکن نہین جو ہو یہ تن زار باریاب

گوشۂ دہن بہلائی ہر اک سرو رشک سے | گلشن مین ہوئی قامت دلدار باریاب

غیرستی وہ لپٹتے جب تک نہ پٹیا ڈالن | ہوئی نہ چشم نرگس بیمار باریاب

ای ترک بی پناہ ہوئی شاعران ہند | قبضہ مین جا ہی تیغ ہین اشعار باریاب

بیہوش ہون جمال جہان تاب سے مگر | ہی خفتگی مین دیدۂ بیدار باریاب

ٹکو نگاہ مین پرا ای آسمان تجھے | سر تک ہوا یہ طرۂ دستار باریاب

صد شکر آج اختر رشید کی یاد سے

ای یار کب تلک رہین اغیار ریاب

فردوس کی سیر آئی نظر جب وہ کھلا باب
زاہد مجھے دکھلا چکا حورونکی فضا باب

آتی ہی ہوا صحت جسمی کی طبیبو
بیشک ہے سر درد رسیدہ کی دوا باب

نازک ہی وہ خود غنچۂ گل خانہ ہی اوسکا
چھونکی سی تری باد صبا کیون نہ ہوا باب

خواہش ہی اگر خانہ گل کی تجھی بلبل
کھولی کی ابہی ک کی کنجی سی ہوا باب

ہون جانہ بدوش آکی بہٹکین گی احبا
ہی دار فنا مین مرا بالائی صبا باب

قاتل مری ہر زخم سی چلاتی ہین احباب
بازار کا کب بند ہوا پھر صدا باب

سچ کہتا ہون ہین تار نفس دب گیا اسمین
ای بت ابہی پھر کہول دئی تو ہی خدا باب

تو بادشہ حسن گدا ہین تری دربان
کھولا کیا ذرات سر بال ہما باب

آہین ہین مری دل کی صدا جو لگی کب ہی
وہ سینۂ عاشق ہی اگر اوسکا کھلا باب

نازک ہی بہت یار تری ناف کا خانہ
مضبوط تو کب بند کرسی ہی سو آبا

وصف رخ تابانسی کہلی ہتی مین مضمون
کب بند کری چاندنی مین ماہ نقابا

خیبر شکنا آنکی مشکل مین مدد کر
اختر کی تو زور و نسی نہ اوسکا کہلا بابا

[illegible]

کعبی مین ہی جو زاہد مغرور کی طلب
جنت مین کیا کریگی کسی حور کی طلب

میری روش پہرا ہی جس مین باغ بہی
پہالونکو ہی جو خوشۂ انگور کی طلب

فرقت مین تیری رونیسی آنکہین سفید ہین
ساقی نہین ہی ساغر بلور کی طلب

مطرب سی شراب نی بیہوش کردیا
دربردہ کب ہی شیشۂ طنبور کی طلب

پائی نہ زندگی مین کبہی شکل یار کی
انسان ہو کی کب ہوئی تہی مجہی حور کی طلب

حسن جہان نما سی کنارہ نہ چاہیی
نزدیک کو کبہی نہ ہوئی دور کی طلب

مضرابِ دلخراش ہی دمساز ہی ستار
بزمِ غنا مین کسکو ہی طنبور کی طلب

نزدیک بین سی چشمِ مضامین کو ہی گزند
کسکو زمین پہ ہو فلک دور کی طلب

کافورِ صبح چاہیی وصلت مین غیر کو
فرقت مین ہمکو ہی شبِ دیجور کی طلب

یادِ رخِ حبیب سے میّت سفید ہے
غسّال کو نہ چاہیی کافور کی طلب

لکّھا ہی وصفِ شہدِ لبِ گل دوا سے
شبکو کسی ہی خانۂ زنبور کی طلب

سایہ کی طرح چاندنی فرقت مین ہی سیاہ
اے شمع مہ کو ہی رخِ پرنور کی طلب

دیوانین مین نے وصف بہبہو کی ہین لکھے
ہر ہر ورق کو ہی شجرِ طور کی طلب

راحت ہے بارِ شعر سے ختم نہ پس گیا
دہ بوجھ ہے کہے نہو مزدور کی طلب

[illegible]

آنکھہ گلشن مین لڑی نرگسِ بیمار سی جب
چین کسطرح سی ہو روزنِ دیوار سی جب

آتش افشاں ہوا محبوب کا عارض کہ ہوئی
روزنِ مجمرِ دل روزنِ پُرزنی جب

موسمِ گل نہیں جنوں کیوں نہ ہو رندوں کو امید
حلقے زنجیر کی ہوں تیں بیدزنی جب

پھول گیندے کا مجھے ہجر میں ہے کہتی ہیں رقیب
زرد گل ہو گئی سر تا قدم افگارزنی جب

یاسمن زرد گلِ سرخ سی کیوں نکرہے
قدر دنیا میں زیادہ نہو زردزنی جب

زاہدا جانتی ہیں مانعِ دیدارِ خدا
اسمِ بت سنتی ہیں ہم طالبِ دیدارزنی جب

دامنِ دشت میں کیا چاک گریباں میں کرون
دست پاگلگی نزاکت میں ہیں بیکارزنی جب

پھر دکھلائیگا گُل گریہ و پھلا ہوا باف
دور ایجاں موئی کیچلی اِس مارزنی جب

پرتوِ اشک نہاں تاہی گلی میں مالا
نظر آتی ہیں ہمیں موتیوں کی ہارزنی جب

پنجۂ خورسی ہیں جیبِ سحر پھٹتا ہے
دور کی انگلیوں میں دیکھتی ہیں تارزنی جب

آتی آواز کی نوبت کہ بجاتی نالے
سینکتی کوس نظر آتشِ رخسارزنی جب

حلقۂ چشم سی زنجیر میں ہیں گیسو کے

اختر زار زار رو مجھہ دین بیداری جب

رنگِ گل زرد ہوا اس تنِ سُرخسی کب
جسم سرسبز ہوا پیرہنِ سُرخسی کب

پہول کب زرد ہوئی باغمین کب آئی خزان
سبزۂ خط ہوا سیبِ ذقنِ سرخسی کب

لالہ رو مجہہ پہ ستم ہو گیا نظارۂ گل
یادِ گلزار بہلاوَن بدنِ سرخسی کب

کوئی قاتل مین شہیدونکی دکہائی ہی بہار
سبزہ سرسبز رہی اس چمنِ سرخسی کب

بوئی گل کی کبہی پتّون مین سمائی ہوئے
جسمِ رنگین پہ ڈہپا پیرہنِ سرخسی کب

لال ہوتا ہی پہ اک بوسی سی گلزارِ ونین
مِسی محتاج ہوئی اس دہنِ سرخسی کب

سرہی زخمونکا لہو دیگا گواہی اختر
حشر کو لیگا شہادت کفنِ سرخسی کب

ہر صبح قید خانی مین غُل ہی ادب
زنجیر زلف ماہ سی کر ایک شب ادب

مضمون لفِ یار کی دیوان مین لکہہ دی
سودائی بزم عقل مین کرتا ہی کب ادب

گیسوی سرو شانۂ شمشاد مین جو ہو
یہ شاخسانی سیکہہ لی رنج و تعب ادب

مضمون مین حالِ یار سی استادہ وقتِ فکر
مجلس مین جیسی صبح فیونکی ہوا ادب

چہالا تو رخ سی داغِ سینہ لفِ ماہ سے
سودائی کو دکہا چکا شہرِ حلب ادب

مضمونکو بسکہ فکر ہماری ہی اُس سطح
کرتی ہین شہ سی جیسی گدائی طلب ادب

باغِ سخن خزان ہئی جل اس زمین مین تو
کرتا ہی عندلیب سرِ گلسی اب ادب

جہکتی ہین غول غول بیابانکی دیکہہ کر
دیوانگی دکہاتی ہی صحرا مین جب ادب

وصفِ دہانِ سُرخ سی ہی شرم کلک کو
بوسی جیسے کرتی ہین عاشق کی لب ادب

مجموعہ زہر دیکا پریشان یہ جیو
صحاف تیرے ہاتہہ پڑی میری سب ادب

مشاطہ وار صبح کو سودائی لف سے
بہرِ عروس ہو نہ سکی ایک شب ادب

اُڑتا نسیمِ لطف سے تنکے کی طرح سے
کرتی ہین مثلِ کاہ بادِ غضب ادب

ممکن نہین کہ شیخ سے ہو برہمن قریب
بُت سے کبھی نہ ہو سکی ایسی ارب ادب

اوٹھی ہے قدر پی تعظیم میری خاک
سکھا ہی گئی سرو مین قمری کا ادب

تلووں کو منہہ دکھائے کہان منہہ یہ چاند کا
چاپلوسی میری کرتا ہی شہرِ طلب ادب

سوجھی گا شبکو غیر کو کیونکر دہانِ تنگ
کرتا ہی نیش طینو سی شہد لب ادب

کرنی لگین گی پھر صفت بیدین شرارتین
اختر خدا کیواسطی کرنا نہ اب ادب

رخِ انور سے نظر آئے سحر آخرِ شب
چھپ گیا عارضِ روشن سے قمر آخرِ شب

چودھوین رات مین ہوتی ہی سحر آخرِ شب
ماہ رو آج ارادہ ہی کہ آ آخرِ شب

نالہ دلکشی ی چاند گہن مین ہوگا
دان دو بوسہ کہ مٹ جائے ضرر آخرِ شب

ماہِ نو صورتِ ابرو تری انکھوں پہ بنی
نگہِ مہر سی پڑ جائی نظر آخر شب

صبح تک چرخ مین دلِ چشم کی گردش سی پسا
نسی ہعانی نی بدلی ہی نظر آخر شب

رخِ روشن پہ سرِ زلف سی لٹکال دو زار
کس پریشانی مین ہوتا ہی سفر آخر شب

مہر پر انکھہ جو ڈالی تو ہوئی شام سی کور
نہوا آج رقیبوں کا گذر آخر شب

عاشقِ پردہ نشین کا نہ جنازہ ہو گہلا
ہمدمو ہو مری مرنیکی خبر آخر شب

سنبلستان مین سائی تری زلفوں کی ہوئے
مارِ گیسو پہ کہلی گا یہ اثر آخر شب

رنگ پھیکا ہوا جان چکوروں کا وہین
برجِ گیسو مین چھپا آج قمر آخر شب

دلِ صد چاک نہ نکلی سرِ گیسو سی صنم
راہ زن خضر ہی ہو وے جو سفر آخر شب

شامِ گیسو مین سحر صبح کہلی ای اختر
عارضو پر بہی فدا ہو وے قمر آخر شب

کیون ہلالی ابرووںسی ہو مقابل ماہتاب
ناقصونکی حسن سی ہوتا ہی کامل ماہتاب

مرسلو پر ہی فروغِ رخ کا پہیلا ہی اثر
صرحِ چارم پر ہوا عیسیٰ کا حائل ماہتاب

ترکِ چشمِ یار کی گردش سی پہر لرزان ہوا
قاتلا شمشیرِ ابرو سی ہی بسمل ماہتاب

جب سی اوس مہر کا روی منور پہر گیا
چشمِ حق بین سی نظر آتا ہی باطل ماہتاب

میری نالونسی سرِ گل پر پڑی ہی چاندنی
باغبان کسطرح ہو صوتِ عنادل ماہتاب

آینہ رو کی صفائی سی بہت حیران ہے
تیری دریا ی جبین کا پائی ساحل ماہتاب

گر سوادِ شب مین مجنونکو ترا ناقہ ملی
تو بنی لیلیٰ شمائل برجِ محمل ماہتاب

کاسۂ سر کیون نہ گردش مین ہی اوسکا مدام
دور سی دیدہ نکی اتنا ہی جو غافل ماہتاب

نقصِ حسن چہرہ کی ابر سی کل تک تہا نمود
میری اغوش سی ہوا جو آج کامل ماہتاب

شاہدِ اصلی جمال اپنا دکہا سکتا نہین
جب نظر زنجیر پڑی ہو جائی حائل ماہتاب

سامنا اوسکی رخِ روشن سی کیونکر کرسکون
مین تو اختر ہون مرا بن جائی حائل ماہتاب

پڑیگا آنسوونسی آبلہ اب ‏ ‏ نہ ٹوٹی موتیونکا سلسلا اب

زبانی نی صدا ولتی سناتی ‏ ‏ جرس سی پھر جائی قافلا اب

یہ دم پہاندیگا جسرِ تن کو دم مین ‏ ‏ قدم بھرکا رہا ہی فاصلا اب

گلا کٹواؤن کیون کہا کل کرمن کیون ‏ ‏ گلو سی گال مین ہی کیا گلا اب

دلالت کیون نہووی حسن کی عشق ‏ ‏ دلیلین ہی نکالین وہ دلا اب

ملاقاتی جدا ہوتی ہین مل مل ‏ ‏ ملال دل جدا ہمسی ملا اب

کیا ہی سوزِ دلنی خاک ہمکو ‏ ‏ مسیحا ہی جلا مردہ جلا اب

ہنسی مین وہ دیا دلبندہون مین ‏ ‏ چمن مین غنچۂ گل کو کہلا اب

مٹایا نقش اجسر یہ سرتھا ‏ ‏ سلامونکا دیا ہی یہ صلا اب

چمن مین پہول انگارہی ہین ای گل ‏ ‏ جوانیر پنجۂ مرجان ہلا اب

اثر کاہل سجادہ نگا سمایا | ہوا ہی رشکِ دُرِ ہر آبلہ آب
بہری ہین گوٹ کر آنکہونمین موتی | یہ تارِ اشک کا ہی سلسلا آب

بتویہ گردشِ افلاک تا کی
خدا اختر سی مہرو کو ملا آب

شمعِ عریاں کی طرح دل نہ جلاؤ صاحب | اتنی جامہ سی نہ باہر ہوئی جاؤ صاحب
روئی روشن کو نہ داغونسی ملاؤ صاحب | مہر کو آتشی شیشہ نہ دکہاؤ صاحب
بدنِ صاف کے رنگینی دکہاؤ صاحب | قول ہاری ہو تو گل چہلونکی کہاؤ صاحب
حلقۂ چشم کو پابوسی کی حسرت بہت ہی | آنکہہ مین بہی مع پاپوش سماؤ صاحب
ناتوان عاشقِ شمشاد کو عریاں نکرو | طوق قمریکا گریبان ہو منگاؤ صاحب
بیتِ ابروسی مجہی ولولۂ عشق ہوا | چیدہ اشعار جو دیوان مین ہون لاؤ صاحب

بیمی

کیسین تارِ نظر بدنِ نزاکت پہ پڑے
بال کی اوٹ مین جاتی ہو تو جاو صاحب

تیر مژگان سی ہی پہوٹ گئی دیدۂ داغ
باغِ عالم مین گا تو ہنسی ولاو صاحب

طفلِ غنچہ کی تو یون کان مروڑا نکو
خندہ زن ہو کی گلستان کو ہنساو صاحب

خوابِ خرگوش ہی انکو نہ رقیبونکو جگاو
چشمِ خوابیدہ کو آہو کی جگاو صاحب

سیکڑی مین تنِ لاغر الی لو ساتے
بادبان کشتی می کا جو بناو صاحب

چال اوڑو اچکی اب سامنی ہیچی ہو سر آ
کبک کو آگ کا کہانا نہ سکہاو صاحب

چشم پوشی نہ کرو باغمین ہو پیش نظر
آرزو نرگس ہی جانا ہو تو جاو صاحب

ہمین سیماب بنایا تو چہکاو نہ کہین
دلِ بیتاب چلا آتا ہی آو صاحب

دل لگا عارضِ روشن سی خوبانکے
عارضی گہر ہی رعیت نہ بساو صاحب

شمعِ محفل کی طرح جسم دکہاتی ہو ہمین
ساقِ سیمین نہ پروانہ بناو صاحب

ماہ رو سر پہ چڑہایا نہ کرو اختر کو

آسمان پرسی مین پرتو ملاؤ صاحب

نازکی بحرِ خوبی سی ہی چشمِ تر حباب
دو رہین مژہ ہونگی کیون نہ ہو ساغر حباب

چشمِ گریان مین نئی خورشید ہی خانہ خراب
جای ذرّہ اشک کی یم مین ہی خاکِ در حباب

وہ پری گو سنگدل تہا موم دل پگہلا لیی
بحرِ خوبی کی نزاکت سی ہوی پتّہر حباب

یاد آئی گر نزاکت ساقیِ مے نوش کی
کاسہ مے مین بنی پرتو سی بیمار اسہ حباب

ناتوانی شیشۂ دل ہوگئی دریای حُسن
میری آہون سی جُدا ہوتا نہین دم بہر حباب

اِک نفس سی ناتوان کی مرغِ مضمون صید ہین
موجِ گُل مین بلبلونکا ہوگیا ہر پر حباب

قاتلا ہی موجِ گیسو کی یہ نازک ناتوان
بحرِ تن پر کیون نہ ہو آبِ دمِ خنجر حباب

گا
موجِ گیسو مین ہوئ مارِ زلف کا نازک قتیل
ہی کفِ دریا جنازہ اوسی چادر حباب

ظاہرا دل تک جو آتی موجِ شمشیرِ سیاہ
کہول دیتا آبرو نکا باطنی جوہر حباب

موجِ زلفِ یار کی جہونکون سی دل برباد ہے
پہوڑ دیتی ہی مرا دم بہر مین صرصرِ حباب

اوسکی دریای شکم پر نافِ لک گرداب ہے
یا نظر آنی لگا ہمکو سرِ کوثر حباب

ختم ہی یہ ناز کی بجہیر دُرِ دریای حُسن
موجِ گیسو مین بنی ہین کانکی گوہر حباب

چاندنی کی سیر بہی کر لی شبِ مہتاب ہی
بدر کا گرداب ہی بنتی ہین سب اختر حباب

کف نہین منہ مین جنون کا جوش ہی بالائی آب
زہر مارِ زلف کا روپوش ہی بالائی آب

ناز کی تلوون مین تیری ہی اسقدر ہی بحرِ حُسن
یہ حباب اوترا ہی پا پوش ہی بالائی آب

ہاتھ پاؤن کہل نہین سکتی حبابِ بحر کی
کیا کسی کا یہ لبِ خاموش ہی بالائی آب

پھر حباب آسا ہی اس سینہ مین اشکِ یم کا جوش
قاتلا یہ سرو بالِ دوش ہی بالائی آب

پہوٹتا ہی نالہ اہلِ فنا سی یہ حباب
ساری دریا کا بہی اک گوش ہی بالائی آب

مسکدین پنبہ شیشہ سی ساغر چھوٹ کے
بادبان کشتئ می نوش ہی بالائی آب

نقش پانکا حباب آسا مٹتا ناہی عبث
وہ تو آہی می نوش میرا ہوش ہی بالائی آب

نازکی سی ہی حبابونکی گلی لگتا ہی یار
کسطرح کھولی ہوئی آغوش ہی بالائی آب

ہین حباب آسا کلیسا کو روان مسجد سی ہنود
یا خدا کوئی بت روپوش ہی بالائی آب

چشم حسرت اغنیا کی ہی حباب بوسی عیان
خیمۂ اہل فنا روپوش ہی بالائی آب

مست ناحق اینڈتی پھرتی ہین عرسات بحیبی
وصل می ہی بلبلونکا جوش نہی بالائی آب

روی مہ پر بھی نظر آنی لگی خال سفید
یا کسی اختر کی دلکا جوش ہی بالائی آب

ہوش اڑواتی ہی ہمارے روی خندانکی کتاب
طفل غنچہ پڑھ چکا بلبل گلستانکی کتاب

بارش ابر مژہ سی حرف کھلتی ہین سوا
خط ریحان مین لکھی ہی جانانکی کتاب

ٹوٹ کر دستِ جنون سی دشت مین رہ گئے
ہی گمان تلوونکا یا خارِ مغیلان کی کتاب

حسرتِ رو کیا بی وصل مین اتنی بڑہی ہی
سینہ تختیونکا سینۂ داغِ ہجران کی کتاب

ہو گیا مجموعۂ اوراقِ دل صحّاف سی
میر اشیرازہ ہی اس زلف پریشانی کی کتاب

اِس رقیبِ غنچہ دل طینت کو مسخّر کیجیی
اب بنایا چاہیی گردِ بیابانی کی کتاب

اب تلک جمعیتِ زلفِ پریشان یاد ہی
میری بیداری ہوئی خوابِ پریشانی کی کتاب

ناز اسکو نکا سوادِ چشم کی پھاڑی بیاض
وصل مین جوڑا کرین شبہای ہجرانکی کتاب

ہجر کی شب روزِ محشر سی زیادہ بڑہ گئے
ایک حصّی سی کہین ہمنی دوچندانکی کتاب

یہ خطِ رخسار گر مجھسی نکلتا ہی صنم
چاک کرتا جیب تک مین اپنی دامانکی کتاب

یہ دلِ پرداغ نائل ہی خطِ رخسار کی
شرحِ مصحف وہ تو یہ سرچہرۂ اغانکی کتاب

خضرِ دل ہو رہنما اوسکی دہانِ تنگ تک
چشم کی چشمی بہائین آبِ حیوانکی کتاب

یہ وہ جامہ ہی کہ صد ہا سال تک پھٹتا نہین
یا ہی بیجزدان ہمنی جسمِ عریان کی کتاب

کعبۂ دل نذر ہی محراب ابرو کی لباس
پھاڑ لی اِس طاق پر چاکِ گریبانکی کتاب

گر مٹا دی یار مجکو صاف ہو جاؤن ابھی
آبِ رحمت سی بھگو دیتی ہی میری عصیانکی کتاب

شرح چاہی لعل لب سی آتشین نالونکی جب
کھولکر پڑھنی لگی وہ دستِ جانکی کتاب

لکھتی لکھتی مر گیا اک حور وشکی یاد مین
نامۂ اعمال سی اخترنی دیوان کی کتاب

سرد ہی جو کم کروگی بڑھیگا سوا عتاب
محشر تلک نہ جائیگا خورشید کا عتاب

غصّی مین بھی صباحتِ شیرین دہن ہی یاد
پوچھی شفق کی منہہ سی تمہارا مزا عتاب

وہ بی وفا سلاخِ زرِ سرخ کیون نہ ہو
سیکھا ہی زر دیونسی اگر وفا عتاب

گلچین تو مثل کاہ جلی کم ہوی بھا
ہر گلکا باغِ دہر مین اتنا بڑہا عتاب

روزن ہر ایک اوسنی چراغان بنادئے
داغ بدنکی طرح سی ہمپر پڑا عتاب

ساقی کا میکدہ مین ہی نذرو لسی دور دور
ہمکو بھی جامِ می کیطرح سی چڑھا عتاب

اس چاندنی مین آنکی ملجایی ضرور
اختر پہ کیا پہبی گا یہ اہی مہ نقاب

چمنمین منہہ سی اولٹ دی جو گلعذار نقاب
دکھای کیا شجر حسن کی بہار نقاب

وہ ناتوان ہون کہ پہپتی ہین غول صحرای
بنائی پیرہن زار شہسوار نقاب

چمن مین عارض گل ہوگا رونمای سخن
بناؤن مصرع شمشاد کی ہزار نقاب

فلک تک روشنی مہر و مہ سی ظاہر ہی
اولٹ کی بیٹہنا ہی منہہ سی جو یار نقاب

دکہای شعلہ صفت شمع رو جو عریانی
پتنگ بنکی تری منہہ پہ ہو نثار نقاب

فلک کی پردی جلاتی ہی مہر شعلہ رخ
جلی ہی برق سی کیون ہو نہ بیقرار نقاب

پری ہی تو تو ترا اسپ شنک باد صبا
بنای گرد سواری کی راہوار نقاب

یہ چشم تر مری آنسو بہاتی ہی ای برق
بنای رخ پہ مری ابر نوبہار نقاب

جبین کا داغ دکہاتی ہی ریشِ اہدِ پیر
سفید روئی کی ڈالین سیاہ کا رنقاب

جو مُنہہ پہ ساقی کی سایہ کری پرِ بطِ مے
بنائی چادرِ می کیون نہ بادہ خوار نقاب

وہ چشم ترہون کہ ہی آبشار صحنِ چمن
وہ ناتوان ہون بیابان کا ہی غبار نقاب

ابہی تو روی سیہ مہہ مین چہپاتا ہی
کری جو اختر تابان کا انتظار نقاب

پہر اندہیرا ہی ہوا کرنی لگا مہر حجاب
عاشق بی ننگ ستی نکر کریگا تو حجاب

شمع کا شعلہ بنایا کر نمک شب تاب کو
داغ تابان سی مری آرتا پہرِ جگنو حجاب

برگِ گل ہین نہ ٹا وسکی وخت رِز بیخود نہو
ساغرِ گل ستی کیا کرا ہی مئی خوشبو حجاب

مینی شیشی کی کہلی ہی انکہہ ہی ساقی کی جام
میکدہ مین طاق ستی کیون نکر کری ابرو حجاب

انہیان اغیار پر پڑتی ہین یہ تصویر ستی ہی
میری بازوئی کی دوری ہیا بازو حجاب

دستِ گل کی رخشِ پائی پہ جو پہر کہل گئی
اس حنائی شمشیرِ قاتل سی کری اتّو حباب

مارِ زلفِ یار کا سم اسقدر کرتا ہون نوش
نیشِ موہای بدن سی ہی بجا بچہو حباب

طالعِ بیدار جب سی تمین دیکہا چونک اوٹہی
خواب مین سعی مرتبہ کرتا ہی مجہسی تو حباب

میری آنسو یادِ رفتارِ صنم سی ہین روان
دیکہہ پاتا ہی اگر کرتا ہی سرِ جو حباب

قطرۂ خون بنکی خنجر ٹپک جائیگی بہر
چشم پوشی سی مری کرنی لگی آنسو حباب

مستِ چشمِ ناز اب غولِ بیابان ہو گیا
وادیِ وحشت مین سایہ سی کرین آہو حباب

تم اگر ہو مہروش ذرہ کا رتبہ ہی اوسی
آج اختر سی نہ کرنا ای مری مہ رو حباب

زلفِ مشکین سی سمجہہ جاتی اگر عنبر حساب
پہر درِ دندان سی لیوی کا نگاہ گوہر حساب

اون درِ مضمون کی قیمت شاعر لیتی لو جہہ لو
اس قلم کا جوہری کو یاد ہی اکثر حساب

صاد ہی چشمِ صنم کا انگلیونکی مد ہی یہ مین | دفترِ داغ بدنمین دیکھہ لی دلبر حساب

تجکو شیرین یاد ہی بہولا ہون مین شاگرد کو | کوہکن استاد بتلائیگا کیا پتہر حساب

کیا ہوا موی کمر مین پہیر ہی اوس نافکا | انگلیونکی پور کی بتلائینگی چکر حساب

رطب یابس باغِ عالم مین گوارا کیجیے | خشکی لب کا بتا دیتی ہی چشمِ تر حساب

روزِ وصلت ہی مگر سر ہو جاتا ہی رقیب | روز لیجاتا ہی میری دستی اژدر حساب

یاد فردائی قیامت خطِ محبوب ہے | مجکو ڈر کا ہی ابہی سی دونگا مین کیونکر حساب

میری داغونکو تری نازک خرامی پر ہی رشک | بال طاوسِ چمن سی لیگا یہ پر حساب

یاد مین زنجیر کی گنتا ہون جہت کی ہر کڑے | مجکو خالی دیکھہ کر لیتا ہی آگہر حساب

مصحفِ رخ مین نہ لکہا جائیگا میرا گناہ | بوسۂ محبوب کا دفتر سی ہی باہر حساب

اِس زمین مین چلتی چلتی پاون اختر تہک گیی
دی مری معشوق کی الفت کا نامہ بر حساب

گلشن بہار پر ہی بنا ہی قلم گلاب
توڑین نہ مین شعر سی کیونکر نہ ہم گلاب

دیکھا کرین طلسم خراباتِ دہر کو
گلشن ہی شکل دیر بنا ہی صنم گلاب

گلشن مین روح ہی طائرِ رنگِ پریدہ ہو
سمجھا ہی خوب اپنا وجود و عدم گلاب

پیری مین قدِّ راست جھکیگا جوان کا
گلشن مین شاخِ کہنہ پہ ہوتا ہی خم گلاب

پاتا ہون مین بہی عارض گلرو مین پانچ وصف
سرخی سفیدی سبزی و زردی بہم گلاب

تشبیہ اوسکی عارضِ گلگون کی کفر ہی
دیکھا نہ باغِ دہر مین سنگِ صنم گلاب

غنچہ تو بند ہوتا ہی کیون پہولتا ہی گل
تلوونگا تیری پاتا ہی شاید ورم گلاب

آبِ دو آتشین سی گرانی ہی خود مجھی
بہرِ مریضِ عشق تو ہوتا ہی سم گلاب

گلشن مین گرانی سی شیشی لنڈہا دے
مجکو سبک کری تو اوٹھائی ستم گلاب

نازک ہی تجکو سونگھنا پہولونکا بار ہی
پیتا ہی آپ عارضِ گلگونسی غم گلاب

اوس گل کی گری صاف مین ہم خار ہو گئے
ایسا ہی آپ سر پہ ہماری قدم گلاب

یون شوخ ہو نہین شگفتہ دل میرا ہو گیا
ساقی کی ہاتہہ ہی مین سحاب کرم گلاب

احمد ہماری تختے پہ جسطرحسی قلم
پہولی ہین شعر مین اسطرح کم گلاب

لٹکائی زین اسپ مین جب نوجوان رکاب
پوشیدہ ہو ہلال فلک مین عیان رکاب

ہاتونکا وصف ہاکسی گہوڑی کی پوچہہ لو
ای شہسوار پاؤن کی ہی قدردان رکاب

ای شہسوار پہر تری تلوونکی یاد مین
ہوتا ہی جا ہی گل بسر باغبان رکاب

گلشن مین کیون نہ اسپ صبا کی تیار ہو
پاؤن مین تیری پائی گل زعفران رکاب

اقلیم شعر کی جو زمین پر کرون سیر
میری کمیت فکر کی ہو آسمان رکاب

کیونکر نہ اسپ روح پہ پہر ناز کی جتاؤن
ہر رونکتی کو سمجہا ہون نہین ناتوان رکاب

ڈرنا بجا ہی ابروی خمدارِ یار سی
ایسا نہو بنائی کوئی ناتوان رکاب

نعلِ سُمِ کمیتِ صنم سی پڑی جو داغ
سمجھی ہین مہ نی تیغ وسی نکہ وان رکاب

پہولونکا بار اپنی صبا سی نہ اوٹھہ سکا
کیا زین مین لگی ہی پی امتحان رکاب

ابرو کی ساری وار سی ہی ناتوان تمام
ہاتونسی پھر نہ چھوڑیگا یہ نیم جان رکاب

گم گو یہان تلک ہی ہمارا وہ شہسوار
گہوڑا بہی بی زبان ہی و بی دہان رکاب

کاہید تمکو کردیا وصفِ رکاب نی
اختر بناؤ فکر سی اب ہڈیان رکاب

زلف کے یاد مین گہڑیان ہوئین جنجال عذاب
کیا شبِ ہجر مین ہی جا نہ تہ گہڑیال عذاب

کسی ہر کا نہین اس مو سی میان کا ای فکر
بال عنقا پہ بہی ہو جاتا ہی یہ بال عذاب

خمِ ابرو سی سیہ ہوئی رفتارِ صنم
کیون نہو اہلِ زمین کی لیی بہونچال عذاب

طور کیا یار کا سیکھا جو گئی پھر نہ پھری
جسم کو عمر رواں ہی یہ تری چال عذاب

چشم تر بحر ہی اوس کا نگا بالا گرداب
کیوں نہ پلکیں ہوں مری مچھلیوں کا جال عذاب

داغ ہر شب اسی ہر روز سیاہی اوسکو
عارضِ شمس و قمر پر ہی ترا خال عذاب

کہل گئی داغِ جنون بند مین گلگی کلیان
اوکی گلشن پہ نظر آتا ہی یہ سال عذاب

زور چلتا نہیں شاہو نسی گدا اونکا مگر
ہمی کلّ سی سوا ہی ہوسِ شال عذاب

تیری پازیب سی غل پڑ گیا ہی سروان
طوق قمری کو ہی یہ حلقۂ خلخال عذاب

چشم تر کیوں نہ گوارا کری روٹھا ٹکڑا
ابر تر پر ہی مرا ہو گیا رومال عذاب

ماہِ نو دیکھہ کی ہم غم کی گلی ملتی ہین
کیوں نہ ہو جائی ہمین غرّۂ شوّال عذاب

کیا ہوا دہوی جو نجم سے فلکے اختر نی
انی مین تجہسے نہین مردۂ غسّال عذاب

غزل من کلام ترب الاقدام الشعراء سلطان عالم مقید

روئے میں آب اشک دکھلائی جناب
کثرت نہیں شراب کی غم کھائی جناب

پلکوں سے پھوٹ جائیگی بوتل شراب کے
گردش بھی چشم مست کی دکھلائی جناب

تسخیر دختِ رز سے پری زند کرچکی
قاضی سے نذر شیشوں کی دلوائی جناب

شب بھر عروسِ فکر بنائی ہی آپ کو
اپنی کہی سے آپ ہی شرمائی جناب

اِس بحرِ چشم تر میں نہ غوطے لگائیے
تارِ نگہ کی موج تو دکھلائی جناب

عصمت نہ ایسی چاہیے دریائے حُسن میں
چشمِ حباب کور ہوئی آئی جناب

سینہ پہ بحرِ حُسن کی یہ نازکی ہی ختم
انگیا کی جا حباب کتروائی جناب

مٹی خراب ہوگئی تسبیح شیخ سے
بہرِ خدا شراب بھی پلوائی جناب

مشہور ہوں کہ عاشق و معشوق میں ہیں ہم
مجھ ناتواں کی ڈاب ہی بنوائی جناب

مُنہ اس طرف ہی پشت ادھر کو ہی شمس سے
اب آپ مُنہ نہ مہر کو دکھلائی جناب

شمشیر ماہ نو ہی کٹورے ہی مہ کے
قبضی کی دستگی کو تو دکھلائیی حنا

زنگ کدورت دل عاشق سی کند ہی
تیغ نگہہ کو سان پہ لگوائیی حناب

چمکی کیطرح اختر تابان بہی تک چکی
پاپوش آفتاب کے بنوائیی حناب

عارض سرخ دکہائی سر بازار شہاب
عوض خون جگر لیوین خریدار شہاب

تنگ ہوتا ہی زبس منعان سی وہ حوال
کاسۂ چینی مین ہوتا ہی وہ میخوار شہاب

لال ڈوری نہین کیا آنکہہ سی دیتی ہو نشان
بہری کسطرح سی یہ نرگس بیمار شہاب

سرخی عارض قاتل سی جو لڑتی ہی کبہی
چاٹ جاتی ہی عوض خون کی تلوار شہاب

زرد ہو جاتا ہی ہو لیمین رقیبو رخ سرخ
یون بہر آکر تا ہی پچکاریو نین یار شہاب

نشاۂ عارض رنگین سے کہان ہو شن بجا
یہ بہی مستی ہی عوض میکی چلی یار شہاب

صحنِ گلشن مین پڑا ہی لبِ نگین کا عکس
سبزہ پوشیدہ ہوا ہو گیا گلزار شہاب

خطِ شبرنگ ہی گالونپہ نکل آئی کہین
سبزہ رنگی ہو چھپا کی خطِ رخسار شہاب

خونِ دل دیوی تو ساقی نی کہا اٹھہ تو
میکدہ مین کوئی پی جائی نہ میخوار شہاب

دشتِ زر زرد ہی عارض سی بہا خونِ جگر
پھر بہاون طرفِ خانۂ خمار شہاب

یاد لب مین نکل آتی ہی جو سینی سی کبھی
وہین ہو جاتی ہی یہ آہِ شرربار شہاب

آج پوشاک شہیدون کی ہو احمر گلنار
رنگریز ویسی کہو اب ہی طیار شہاب

وہ گل بنا ہی اگر ساغر گلاب شراب
چمن مین بلبل شیدا کہی شراب شراب

ادھر ہی جام فلک اور ادھر ہی شیشۂ مہ
بنا ہی شفق شام آفتاب شراب

وہ رند ہون جو کبھی تنگ خونِ دل دیکھے
شراب اشک سی جاتی آب آب شراب

خمار انکھڑیون کا جام چشم مست سے ہے
پیئین کی طالع بیدار بھر بھر آب خواب شراب

چھڑا نہ پیر مغان موسم جوانی ہی
پلا رہا ہی ہمین عالم شباب شراب

جو مست بادۂ عصیان ہو دور مین کبھی
تو نازکی سی بھری ساغر حباب شراب

بسی ہین میکدہ ئین چشم مست ساقی کی
دکھا ری گردش گردون کا انقلاب شراب

دھوئین کی مثل اوڑا دیگا چرخ آتشبار
جو پیکی آئیگا وہ رشک ماہتاب شراب

دیا نکچ بھی اس دخت رز کو درس جناب
بنا ئیگا مگر صفحۂ کتاب شراب

وہ رند ہون جو کبھی حال مغبچہ پوچھون
زبان مو جسی دیوی ہمین جواب شراب

جو موج زلف سیہ دیکھہ پائی ہی دور مین
مثال سنبل تر کھائی پیچ و تاب شراب

رہی نہ حشر مین مٹی خراب اختر کی
پلائین ہاتھہ سی بھر بھر کی بوتراب شراب

کرتا ہی اپنی دل مین یہ مایوس اضطراب
شعلی کو کوکب کہاتی ہی فانوس اضطراب

جلوہ ہماری برق کا گلشن مین پڑ گیا
کرنی لگی سحاب سی طاؤس اضطراب

وصلت رقیب سی ہی دہر ہاتہہ مین ملون
کیونکر کرون نہ ہجر مین افسوس اضطراب

کانون مین انگلیان ہی مؤذن بہی رکہی
اب آہ دل سی کرتا ہی ناقوس اضطراب

گل پیرہن نی باغ کی پرزی اڑا دیے
کیا کیا بدن پہ کرتا ہی ملبوس اضطراب

تیغ سبک اٹہائی کہین بار دوش کا
سر ہی دکہا چکی پی پابوس اضطراب

ساقی نی بحر می مین جو الٹا حباب کو
دکہلا رہا ہی ساغر معکوس اضطراب

اس داغدار پر ہی گدائی مین مور چہل
سر پر کیا کری دم طاؤس اضطراب

ساکن ہو کون ہی یار کا خانہ خراب ہون
بیدار کو چاہیی دل منحوس اضطراب

اوڑتی ہین جسکی ضرب سی ٹکری پہاڑ کے
کرتی ہین اوس سی یہ بت مانوس اضطراب

وحشت نہین سنا ہی فسانہ جو آنکہہ کا
ہر اک ہرن کو ہی پی پابوس اضطراب

روضہ پہ کیا عجب ہے یہ وحشت آثار دگے

اختر بجا ہی بہرِ شہِ طوس اضطراب

یاد میں ہوئی میان کی ہی یہ سارا انقلاب
میری ویرانی مین کرجاتا ہی عنقا انقلاب

پاؤنکی ہر آبلہ مین اسقدر ہی روشنی
تیرگی سی کرگیا ہی دستِ موسیٰ انقلاب

آنکھ لی گلِ لالہ بھی گا عکس سے
عارضِ رنگین سی ہو جائیگا دریا انقلاب

دُ بانی ہی سبھی قلعہ نا کمین گر جائینگی
کیا عجب کر جائین اونکی قدِ بالا انقلاب

پھر تر شر و مجبسی کیون ہوتا ہی شیرین دہن
رغبتِ ولسی کریگا جوشِ صفرا انقلاب

پھر مجھی حیران کریگی نرگسِ میگون ترے
شیشۂ دل مین کریگا جامِ صہبا انقلاب

کچھ نہین امید چشمون سی دلِ تنگی سوا
کرچکا ہی دستِ اسکندر سی دارا انقلاب

عشق می مین دُم خفا ہوتا ہی بہت جائیگا
ضبطِ گریہ سی مری کرتا ہی مینا انقلاب

تیری تلووں کی چمن میں جو مہندی لگ گئی گل
جلد میں پڑ کر گریگا خارِ صحرا انقلاب

زلف سے دیوانہ مائل ہے خطِ رخسار پر
چھوڑ کر زنجیر کو کرتا ہے سودا انقلاب

منقلب ہے گردشِ دوران تیری آنکھ سے
پس گئی دل کی طرح سب ہے یہ کیسا انقلاب

کانپتی اوٹھتی صدائیں عمر بھر ہمنے سنین
آنکھ جب کھولی زمانے مین تو دیکھا انقلاب

تھام لینا ہاتھ ہی آخر کا وقتِ انتقال
تو بچا لینا مری لاج ہوگا انقلاب

سنکھاؤں سینے ساقی کو آج بوئے کباب
شرابخانے مین لازم ہی جستجوئے کباب

تمازتِ رخ سوزاں سے پھن گیا دلِ زار
بناتی قدحِ مہر سے سبوئے کباب

جلی ہوؤں کو جلا کر سیاہ کرتی ہو
نگاہِ مہر سے کیوں دیکھتی ہو سوئے کباب

شکارِ لب بطِ مے کا ضرور ہو ساقی
شراب پیکی ہے رندوں کو آرزوئے کباب

رقیب پہلو مین اب گریبان نہین کرتی
ہماری دلنی اڑائی ہی جان جیسی کباب

شراب یگانہ ساقی جو دل جلاتی ہین
ہم اپنی پہلو مین گہونٹا کرین گلوی کباب

کہان ہی سرو نکر فاختہ یہان کوکو
سکہاؤن نالہ قدِ صنم سی لوی کباب

تمہارا عارضِ روشن حلب مین ساغر دی
کرینگی زلف مین شامی یہ جستجوی کباب

پروی سیخِ مژہ مین مجہی وہ دریا دل
کرون جو بزم مین ساقی کی گفتگوی کباب

برشتہ ہوتا ہی ہر داغ چشمِ سوزانی
ہماری اشک کی منہہ سی ہی آبروی کباب

ہوئی دور مین سیخِ کباب لازم ہی
خدا جلائی اوسی کو جو ہو عدوی کباب

گلو سی بلبلِ شیدا کا دل جلا شاید
چمن مین آتی ہی اختر کو آج بوی کباب

غیرتِ عرقِ چندہ پہ ہی اوارہ سحاب
دامنِ تر ہو گیا رو رو کی بیچارہ سحاب

دامنِ رنگ اوسکا غیرتِ مہتاب ہے
اشکباری مین اگر دیکھی وہ مہ پارہ سحاب

آبِ خجلت موجزن کیونکر نہو افلاک پر
مادّہ یہ برق ٹہرا اور فوّارہ سحاب

بالِ طاؤسِ چمن کیطرح ہی اپنی خزان
کوچکا اپنی بجاتا ہی یہ نقّارہ سحاب

مشقِ گریہ عہدِ پیری مین زیادہ کیون نہو
مدّتون اپنا رہا طفلی مین گہوارہ سحاب

مین وہ گریان ہون اگر رونیکی کچہہ تشبیہ دون
دیکہہ کر رومال تر ہوجائی صدپارہ سحاب

اندنون اخبار مین سُننی لگا مین کوسِ رعد
برقِ وشکی ڈاک مین بنجائی ہرکارہ سحاب

جہوٹ سچ برقِ وشکی ہی عیّار جہان
آنسوونکا پشت پر باندہیگا پشتارہ سحاب

خرمنِ ابرِ روانسی برقِ الفت چہو گئی
اشکِ غم دیگا دہقانی کو کفارہ سحاب

چشمِ تر ہون مین بہی اک طاؤسِ وشکی یاد مین
میری آنکہونسی کرین باغونکا نظّارہ سحاب

برقِ وشکی یاد مین ہووی جو اختر چشمِ تر
آسمان پر ہوا ہی ہر ایک سیّارہ سحاب

گور تیرہ مین کیا کرتی ہین منعم یا تراب
حسن اسباب سفر ہی عشق اعظم یا تراب

ٹھوکرون سی مطرب خوش کام کی ہین پائمال
بزم عشرت مین کیا ہی بھر ماتم یا تراب

جو دہمت چاہیی بوستی دل بھی دیتی تجھی
گر گیا کنج دہن مین آج حاتم یا تراب

پھر عرق الود پیشانی دکھاؤ باغ مین
غنچۂ گل مین کری پھر آکی شبنم یا تراب

غیر بزم یار مین تھا رشک سے اٹھ گئے ادہم
پھر شیطان کر چکا دنیا مین آدم یا تراب

ساقیا ہوتا گدا او نکو جو دس ستی سی میل
تیرے میخانی مین کرتا کاسۂ جم یا تراب

کیون تیرے پیشانی مین کرتا ہی سفر ای خضر دل
زلف جانا نسی ابھی ہو جاتی برہم یا تراب

وہ پری اپنی نگین پر نام دل کندہ کری
چشم کی حلقی مین کر لون بھر خاتم یا تراب

اس صف مژگان مین جاتا ہی دل ای نیزہ باز
معرکہ مین پہلی کرتا ہے یہ پرچم یا تراب

اتنی دیکھین جدا اک سطح وہی زاد سفر
خال ہند و طاق ابرو مین ہی توام یا تراب

جب سُنین گی تیری شمشیرِ ظفر پیکر کا لوح
میری سینے پر گرینگی زخمِ خرّم ما بہ آب

میری پہلو سی جدا ہوتا ہی وہ جانِ جہان
پہلوی تر بہت مین گر جاتا ہی بید تا بہ آب

بادشاہِ حُسن کی سکّی کیا کرتی ہین کوچ
سینۂ اختر پہ کرتی ہین یہ درہم باتراب

چشمِ مستِ ناز کر صوتِ بطِ می کی خراب
میکدی کی ساقیا ہو جاسنگے مٹی خراب

نشاۂ دل لے گرا ہی خاکِ تسبیح سے
زاہد ونسی ہوگئی رندونکی پھر مٹی خراب

یادِ ساقی مین جو رو یا منہدم کیونکر نہو
دہر مین بنیاد میخانیکی بہی پانی خراب

حائلِ طوقِ صنوبر خرد سالیمن بہی ہون
مثلِ قمری تیرہ بختی سے ہوئی سنبلی خراب

ہجر ہی استاد کا مکتب مین طفلِ کلک کو
گھٹنون چلکی اسنی مشقِ وصلی کی خراب

طفلِ نازک کو سکہایا ہجر مین خطِ شکست
توڑ کر روئی قلم ہا وسنی وصلی کی خراب

شیشہ فکری سی میکدی مین گر پڑا
جامِ اشعار کہن سی ہمنی مٹی کی خراب

آتشِ رنگِ حنا کا کہل گیا سارا فروغ
بنگیی خطِ شعاعی جب ستاری ہی خراب

گیا اثر ہی آتشِ گل پر بہاری آہ کا
بنگیی منقارِ بلبل ہمنی جب چاہی خراب

پہولنی پاتا ہین گل توڑ لیتی ہین اوسی
گلشنِ مضمون کرتی ہی ہمین جلدی خراب

قافیی ہر چند ڈہونڈہی پر نہ بندش ہو سکی
واہ اختر بن قوافی یہ غزل ہی کی خراب

نہ آئی بجز مژہ تک جو ایجدا مکتوب
بنائی کشتی کاغذ یہ ناخدا مکتوب

یہ دل تو سبزۂ خطِ صنم سی ہی برباد
چمن مین باد صبا لائی کوئی کیا مکتوب

یہ خالِ محضرِ رخسار کی نشانی ہی
برای گیسوی جانان ہوا بلا مکتوب

کبہی وہ خال ہی اور گہ بنا ہی سبزۂ خط
چہپاتا پہرتا ہی مُنہہ پر وہ دلربا مکتوب

ہمارا نامہ اعمال غیر رکھتی ہین
وہ لاشریک ہے کیونکر نہو جدا مکتوب

وہ بادشاہ ہون ملک جنون کا ہی قاصد
سوای بوم نہ لی سایۂ ہما مکتوب

وہ ناتوان ہون کہ تنکا ہی بار ہی قاصد
وہ سنگدل ہی بنی کیون نہ کہربا مکتوب

گلو نکا اس خط ریحان پہ بس نہین چلتا
لفافہ بند ہی کہو لیکی یہ صبا مکتوب

بجای خط صنم سر جو بہیجتا ہون میں
توکوی یار ہین بنتی ہین نقش پا مکتوب

جو بادشاہ کی ہاتہو مین حکم نامہ ہو
تو پای پاک گدا اسی ہو بوریا مکتوب

جو خوان نعمت دنیا سی سیر ہی گدا
کریگا حمد سی ہر نقش بوریا مکتوب

بہتو نہین اختر تا بای قدر گہٹتی ہی
خدا کی واسطی قاصد ضرور لا مکتوب

بجا ہی کعبہ مقصود محجوب
ہمین غایب ہین اور موجود محجوب

نہین کچھہ غم ہوئی جو شعلہ ور غیر — بجہائی آتش نمرود محبوب

بتو سجدہ کیا ہی جسکو تمنے — وہ ہی نام خدا معبود محبوب

بنا خود زہر فرقت سے یہ الماس — گئی سعدہ بہی ہی بی سود محبوب

لکھوٹا پھر جما مسّے کی بدلے — دکہا پھر آتش بی دود محبوب

وہ حاتم ہون لونگا اسکا بدلا — جو ڈوڈی الا یہ دل ہی جود محبوب

مقام آخرت کا کوچ ہے اب — دکھائی منزل مقصود محبوب

ہمین دیکھا تو غصّی سی ہوئی لال — یہ عاشق شعلہ اور بارود محبوب

بجہا دن اشکباری سی تو بھڑکے — دکہا دی نالہ دل دود محبوب

وہ پختہ ہے خیال خام وصلت — شب ہجران مین ہی موجود محبوب

ہوئی پھر داغ فرقت جمع یکجا — اڑا دی تودہ بارود محبوب

کسیکو دیر و مسجد کی طلب ہے

مگر اختر کو ہی مقصود محبوب

نہ بعد مرگ جنونکو ہوا کفن مرغوب
نہ ہوگا اس تن عریان کو پیرہن مرغوب

گوارا رشک نہوگا قبول ہی فرقت
رقیب آئین او نہین کو ہو انجمن مرغوب

کرونگا وادی وحشت مین لیبسی شکوۂ داغ
وہ غول ہو کہ ہوئی آتش دہن مرغوب

اُڑائی رشک سی حاسد ہمارا مصرع تر
کبھی نہ زاغ کو ہو بلبل چمن مرغوب

عزیز مین ہی یوسف کو داغ ای یعقوب
نہ بھائینگو ہوئی بوئی پیرہن مرغوب

عبث ہے آہوی چشم صنم ستاتے ہین
اسیر دام بلا کو نہین ختن مرغوب

ہوا کو باندھتا ہون حور رشکی الفت مین
نسیم خلد کی خوشبو کو ہو سخن مرغوب

مٹا کی صاف کریگی ہزار موج نسیم
بلا کشونکو ہی پر زلف پرشکن مرغوب

بنا ہوا ہی اگر بادشاہ حسن تو کیا
گدائی پیشہ کو ہی سکۂ کہن مرغوب

وہ ناتوان ہون کہ جز استخوان نہین لیکن | بہت ہی حضرت غم کو مرا بدن مرغوب

کسیکو اپنی وطن مین خیال غربت ہے | کسیکو عالم غربت مین ہی وطن مرغوب

ہم اوسکی سبزہ خط کو تو جانتے ہین خضر | کیا ہی چشمہ حیوان چہ ذقن مرغوب

ہر ایک مصرع اختر سی دل مین پہنتا ہی

کباب گاہ نہوویگا برہمن مرغوب

چمن سی پہینک دیا میرا آشیان کیا خوب | نہال مجکو کیا آکی باغبان کیا خوب

ہمارا یہ ار تو ہی لامکان مکان کیا خوب | خدا کی نام سی افزون ہتی نشان کیا خوب

شباب مین کسی معلوم یہ ضعیفی ہے | عجب بہار مین آئی ہتی خزان کیا خوب

یہ اشتیاق تہا قاتل کا ہمکو قتل کی وقت | کہ چشم زخم کہلی ہی کہان کہان کیا خوب

ابہی سی آنکہ دکہا کر عبث ڈراتی ہو | ہوا ہی کر کمر ہی کبہی نہان کیا خوب

خبر ہی چھپی بہی رخسارِ زرد کی اوسکو ۔ یہ ہنستی ہی کہل کہل کی زعفران کیا خوب

کلام گو تو ہی ذرّہ مگر کلام ہی مجھی ۔ زمینِ شعر دکہاتی ہی آسمان کیا خوب

پڑی ہین داغ رخِ صاف جامۂ تن پر ۔ دریدہ ماہ سی ہوتا نہین کتان کیا خوب

وہ تہی تو تنگ دہان بات ہوی ہم بہی ۔ دہن کی وصف مین کہلتی ہی یہ زبان کیا خوب

کہلا ہی آئینہ مین سبزۂ خطِ رخسار ۔ زبانِ کلک سمجہتی ہی این و آن کیا خوب

ہمین تو چاہیی تہا ہو سکی نہ وصفِ دہان ۔ یہان کی تنگ دہانی گئی وہان کیا خوب

اسیرِ ناف بہی چاہِ ذقن سی ہو سیراب ۔ گرہا تو جانتی تہی پر ملا کنوان کیا خوب

جمالِ سروِ روان کو جو یار تک لایا ۔ ملی ہی زیست مین سیدہ ہی جنان کیا خوب

بڑا ہی پہیر ہی محبت نہ درمیان لاو ۔ کمر کو پوچہتی ہو ہمسی ای میان کیا خوب

لکہو تا مستی پر اوسنی غضب جمایا ہی ۔ اوٹہا ہی آتشِ سینہ و دنی دہوان کیا خوب

شہیدِ کاکلِ شبگون پہ وی شبکو ہی ۔ اوگا ہی مرثیہ خوان ایسکو ارغوان کیا خوب

خدا اوٹھائی نہ اس رستی ٹیان ہین کھے | ترستا ہون صنم سنگ آستان کیا خوب

تری غزل پہ ہلالی نثار ہی اختر
اگر پڑھی تو کہی سنکی شعر خوان کیا خوب

[illegible]

چشم مسکین دیکھہ کر بیہوش کی ساغر مین ڈوب | ناف سی اوس حور وشکی زاہد کوثر مین ڈوب

یہ گدا پیشہ ہی سائل شرم کچھہ آتی نہین | حرف سکہ کیطرح ایشاہ خوبی زر مین ڈوب

سر بھی پھوڑا پر نہ دربانسی وہ دران کھلا | نقش پا صاف کی مانند اوسکی در مین ڈوب

جامہ زیبی ہی گریبان مین چھپا پھر روی سرخ | مثل بلبل چشم ای گل پیرہن چادر مین ڈوب

آتش روی صنم سی سرد مہری کم ہوتی | پھر زغال سرخکی مانند تو مجمر مین ڈوب

تجکو شیرین بی نہ پوچھا رایگان محنت ہوئے | شرم سی لازم ہی تجکو کوہکن پتھر مین ڈوب

گر بیابان ترکسی بی ہین رقیب تیرہ بخت | داغ سودا چاہیی تجکو بہی آب اخگر مین ڈوب

مائلِ شوقِ ہم آغوشیِ گل وہی اگر
طائرِ دل چاہیی بلبل کی تو شہپر مین ڈوب

وادیِ پرخار مین قلق مون لگی ہی دختِ رز
آبلو کی خم سی ساقی چاہیی ساغر مین ڈوب

کونسی معنی مین کو زاہد حور کی الفت نہین
بندشِ موی میان سی چاہیی کمر مین ڈوب

دامِ تدبیرِ کہن سی صید کب ہو مرغِ فکر
ای مگس طینت تجھی لازم ہی دل پر مین ڈوب

درد کا کیا غم ہی قاتل ہی ہماری چشم مہ
موجِ آبِ صاف ہی اختر اسی خنجر مین ڈوب

نہین بہشت مین بہی اسکو حورِ عین مطلوب
ہمیشہ حضرتِ دل کو ہی مہ جبین مطلوب

کریگا نقشِ قدم اوس پری کا دل تسخیر
عجب طرح کا سلیمان کو ہی نگین مطلوب

دروغگوئی سی ڈرتا ہون نہ آسمان پہ بیٹھی
ابہی سی کہتی ہو تم ہی یہی زمین مطلوب

گلو نسی کام ہی شبنم کو باغِ عالم مین
عرق کو رہتی ہی ہر دم تری جبین مطلوب

مین اپنی دیدۂ گریان کو کس سی پوچھونگا
جواہر تر کو ہوی میری آستین مطلوب

ہمیشہ پاس سی طالب ہی مری احباب
اگر خیال کمر مین ہی دور مین مطلوب

وہ مہ ہی عقد ثریا مین داغ چیچک کی
ہماری خرمن دل کو ہی خوشہ چین مطلوب

نظر مین ایک سی بہتر ہی ایک دنیا مین
بُری کو دیکھہ لین جب ہم تو ہی حسین مطلوب

ہمین سی ہاتھہ اوٹھاؤ تو ہمین طالب
خدا کی واسطی چھوڑو ہمین ہمین مطلوب

ہمین بہی آتش دوزخ سی خوف کیا زاہد
نگاہ پاک سی ہی روی آتشین مطلوب

ہمین خوش کرینگی کبھی مگس طینت
وہ نیش دلین ہی ہوگا نہ انگبین مطلوب

الہی تلک تو ہمین عشق کی ہم طالب
ہوا ہی شاہد معنی ہمین کہین مطلوب

ہماری تاک ہی طالب کون خوشہ کا
غزل ہماری ہین نحکو نکتہ چین مطلوب

الہی ہی آج مربع نشین ہی **اختر**
کہ نقش جب سی نظر آ انکی ہین مطلوب

| | |
|---|---|
| بدو نسی سکت پھرتی ہین وہ طریقِ صواب | بہت سمجھی ہین آسان وہ دقیقِ صواب |
| وہ بدہون نیکیونکا جنسی دل بہلتا ہے | شبِ وصال مین ہوتا ہو مین رفیقِ صواب |
| ہر ایک نیکی کی بدلی برائی کرتا ہے | ابھی تلک تو نہ پایا کوئی شفیقِ صواب |
| یقین ہی کشتی افعالِ بد او ترجائے | روان ہی بحرِ فنا مین جو غریقِ صواب |
| بدونکو راہ ملی گی نہ نیک صحبت مین | گروہ غیر نکا لیکا یہ فریقِ صواب |
| رقیبِ بد نہ جلائینگی آہ کاذب سے | تمہارا عاشقِ صادق تو ہی حریقِ صواب |

بدی بدی ہین اس اختر کا کام ہوتا ہی

سو خدا کی لیی اب کرو طریقِ صواب

| | |
|---|---|
| پسند آگیا اوسی وہ خوار کا اسلوب | وہ اوسکی نشأہ کی انکھین خمار کا اسلوب |
| جو ہچکی آئی تو سمجھا کہ ہی نشانیِ مرگ | نہ پائیگا یہ کوئی انتظار کا اسلوب |

کنارہ کش ہوئی خاک ہمکنار ہون مین — خیالِ کو ہی صنم ہی کنار کا اسلوب

ہر اک گلابی کو ہی عندلیب بھر بھر دے — چمن سی چاہی خزان ہو بہار کا اسلوب

یقین ہی رنگِ شفق روی چرخ سی اُڑ جا — جو دیکھتی کسی سینہ فگار کا اسلوب

زلال نوش ہون ساقی چھٹا ملی بطے — کسی و کھاتی ہوا اِس آبدار کا اسلوب

ذلیل شاعر کی آنکھہ مین کھٹکتا ہے — گلون مین ہوتا ہی جس طرح خار کا اسلوب

ہمین تو آنکھہ لڑانی سی شرم ہی ای برق — دکھا سحاب دلِ اشکبار کا اسلوب

ذقن بھی ہی نو با دام چشم پستہ دہان — وہ سرو ہی شجرِ میوہ دار کا اسلوب

خیالِ یار مین بین السطور چھوڑا ہے — ہر ایک بیت مین ہی گو ہی یار کا اسلوب

ہر ایک خوشہ پستانہ ہاتھہ ملتا ہی — دِکھایا سر نی کیا سنگسار کا اسلوب

شرارتین نکرو ای بو جند سی ڈرو — دکھایا سنگ مین تمنی شرر کا اسلوب

نشانی چاہیی قاصد ضرور مہر کو — دکھا دی مہر ان بیقرار کا اسلوب

ہزار نرگس شہلا ہی زرد ہوتی ہے
چمن مین پاتی ہی کب چشم یار کا آسلوب

کہلا صدای سلاسل سے گل لالہ
کڑی کو جانو دل اغدار کا اسلوب

پڑھین تو پائین گی عاشق مزاج بہی آرام
یہ شعر ہی شجر سایہ دار کا اسلوب

کیا ہی خنجر ابرو کو ہی مکرسی قید
کہین بہی ہوتا ہی ایسا شکار کا اسلوب

رنگ ہی گلعذار کا میر امقلب القلوب
باغ ہی اس بہار کا میرا مقلب القلوب

گردش بخت کیا غرور چاہنی والا ہی ضرور
گردش چشم یار کا میرا مقلب القلوب

ہو گئی باغ کی بہار جیسی کہلا ہی لالہ زار
دل بہی الٹ ہزار کا میرا مقلب القلوب

رنگ چمن بدل گیا تہام لی دل تو ہی بجا
بلبل بیقرار کا میرا مقلب القلوب

گردش بخت تہی کمال سو وہ پلٹ گیا ہی سال
پہیر دی دل ہی یار کا میرا مقلب القلوب

پہول بنا ہی خار کا داغ ہی لالۂ زار کا
رنگ ہی وہی بہار کا یا مقلب القلوب

شوق بڑہا اوسی سی اب حشر زار کیا عجب
دل نہ گہٹائی یار کا یا مقلب القلوب

پانیگا نور دو نکو کہان دیدۂ یعقوب
جب گم ہوا یوسف سا جوان دیدۂ یعقوب

آجای خطِ شوق جو یوسف کی طرف سے
پاؤنگی عوض ہووی رواں دیدۂ یعقوب

آجای تصور مین جو تصویر مدور
ہو جای رخ مہ سی کتان دیدۂ یعقوب

کس طرح رولاتا ہی جلا کر مرا یوسف
دی آتش سوزان سی ہوں ادہن دیدۂ یعقوب

یہان کثرت نالہ تو وہان شدت گریہ
القصہ ہی یوسف کی باتین دیدۂ یعقوب

ہر زخم لہو روتا ہی اس تیرِ مژہ سے
لیجای نہ کچہہ اور گمان دیدۂ یعقوب

چلاؤ نہ گوشی مین جو یوسف ہو ہر رخ
ہین تیرِ مژہ اوسکی کمان دیدۂ یعقوب

ہر اشک عیاں چاہ مین بیٹی کی دکہایا | کیا معجزہ کرتا ہی نہان دیدۂ یعقوب

قاصد جو جواب خط یوسف کی طلب کی | کرنی لگی کہل کہل کی بیان دیدۂ یعقوب

ناف و ذقن یار سی ہی شدت گریہ | دکہلاتا ہی ہر اشک کنوان دیدۂ یعقوب

چاہ ذقن یار مین ہی یوسف دل قید | ہر سوتا ہوا اشک کنوان دیدۂ یعقوب

سوتا ہون تِک یوسف کی تصور مین گریان ہون | ہر چشم کا بستا ہی کنوان دیدۂ یعقوب

دل خالی ہی رخ یوسف دو رنسی ازالہی | گوشکو نسی پہوا ہی کنوان دیدۂ یعقوب

لکوائی اگر تیغ نگہہ سان پہ یوسف | ہو جای ابہی سنگ فسان دیدۂ یعقوب

اوڑ جای اگر بوی رخ یوسف گلرو | کیونکر نہ بنی برگ خزان دیدۂ یعقوب

بندش کمر یار کی اب چاہیی اختر | باندہا ہی میان تمنی کہان دیدۂ یعقوب

وہ نازک ہی بیہان انداز مجذوب | اوٹہا سکتا نہین وہ ناز مجذوب

مسیحا وہ تو سودائی ہے عاشق
جو نکلا منہہ سی ہے اعجاز مجذوب

اوڑا مرغِ زبان سی دامِ صیاد
رکی کب طائرِ پرواز مجذوب

سخن سے طائرِ آزاد ہی صید
دہن مین ہی زبان شہباز مجذوب

کہا جو منہہ سے نکلا وہی دل مین
چہپائی کس طرح وہ راز مجذوب

نہین کچہہ نسخۂ اکسیر سی کم
ہر اک شعر مرکب ساز مجذوب

ترانہ باغ مین گاتی جو بلبل
ہی صحرا مین نالہ ساز مجذوب

ہوا انجامِ سودا وصلِ جانان
نہ سوچا ہجر مین آغاز مجذوب

کہان بڑ مارتا پھرتا ہے اختر
صدائی شعر ہی آواز مجذوب

بجا ہی قاصد محبوب الوب
تری امت پڑہی مکتوب ایوب

جو ائد اہو گوارا ہی وہ دل کو
بنا ہی صبر کیا خوب ایوب

دکھا پھر موج معشوق حقیقی
روان ہی بسر عرفان ایوب

کیا ہی ضبط نالہ فرط گریہ
بنا و چشم دل یعقوب ایوب

پڑی کیڑے بدن مین صبر کر تو
غذا ی داغ ہی مرغوب ایوب

کسی کی بیقراری و سکی طالب
ہماری صبر کا مطلوب ایوب

بد نسی دل نکالا مین نہ بولا
دکھایا کیا ہی خوش اسلوب ایوب

وہ صابر ہون عجب کیا اسکا اختر
بنا و ن پھر کو ئی محبوب ایوب

رہتا ہی و عالم تری یکتائی کا طالب
دل کثرت مردم مین ہی تنہائی کا طالب

پھر گردش بیہودہ کا مطلوب ہی ساقی
پھر کاسہ سر ہی کسی سودائی کا طالب

انکھون نی تجھی دیکھہ کی کیا کچھہ نہ کہا تا
پلکون کی زبانوسی ہون بنانیکا طالب

کیا رشک ہی قابیل نی ہابیل کو مارا
امید نہین بھائی ہو کیا بھائیکا طالب

درویش صفت آنکھہ کا کاسہ بھی ہی در در
دل جیسی ہی اوس کافر ہر جائیکا طالب

کیا ننگ ہی کیا عار ہی ہی عاشق کامل
بدمست ہی کس دہیان مین سوائیکا طالب

دربانکو کیونکر ہو گوارا قدم غیر
رہتا ہی یہ سر در پہ جبین سائیکا طالب

سینی مین ہی دل ماہی بحری سا تڑپتا
ہر آنکہو نسی ہون آہوی صحرائیکا طالب

قمقمین گلی کہل گئی یا چھٹ گئی بندوق
ہون گلشن ہستی مین صف آرائیکا طالب

دیوانہ ہی دل اوسکی پہ تجہی جسنی ہی دیکہا
ہوتا ہی نظر باز تماشائی کا طالب

اختر یہ خط سبز صنم کا ہے بڑا عکس
دریا مین رخ ماہ جو ہی کائیکا طالب

کیونکہ ہو ہجر مین وصف قد و بالائے سیماب
دل بیتاب سی ہی عالم بالا سیماب

بیقراری مین لانی لگا وہ نور نظر
عوض تار نگہ ہو گیا جالا سیماب

داغ بیتاب مٹا سکتا ہی اپنی ہری جو کیا
سینہ صاف پہ ہی موتیکا مالا سیماب

عارض سرخ پہ بیتاب ہے دل بلبل
رنگ گل اڑگیا اور ہو گیا لالا سیماب

بیقراری سی رخ مہ کی نشانی تہا یہ داغ
تیرہ بختی سی بدن پر ہوا کالا سیماب

خار ہجر انسی نہ ٹوٹا دل بیتاب مرا
وادی وصل مین ہی پاؤنکا چہالا سیماب

دل اچھلتا ہی جو چاہ ذقن جانان مین
منہہ تلک آگی ہو جاتا ہی نالا سیماب

کہینچ لیجائی اپہی ساقی دریا دل کو
دل بیتاب سی ہو جای پیالا سیماب

عین بیتابی مین لکہی ہی غزل قیمتین
یکقلم ہو مری اشعار پہ ہالا سیماب

کہینچ لیتا ہے کسی اور ہی مہ پارہ کو
رتبۂ دل سی نہ ہو ویگا دو بالا سیماب

منہہ کہلوا ئو رقیبو نہ مجہی تسکین دو
فرط بیتابی سی دلکا ہے نوالا سیماب

کیمیا اختر مہ پارہ بنائیگا ضرور
بیقراری سی بہت ہی تہ و بالا سیماب

تیرہ بخت کیا پا مین تیرا رُوی عالم تاب
لکھدی خطِ عارض مین اپنا سوی عالمتاب

فکرِ زلف و رخ تجکو روز و شب کہلاتی ہے
شمعِ استخوان سی کر جستجوی عالمتاب

تیرا عارضِ گلگون کیا چمک دکہاتا ہے
تا کسی نہ سونگھی تہی ہمنی بوی عالمتاب

میکدی مین آیا ہی میرا ساقی مہ رو
جام مہر بھر بھر دے تہ یہ سبوی عالمتاب

چاندنی ہوئی میلی چاند کی ہتہیلی
سیمتن دکھا دی مہر آج سوی عالمتاب

آینی کا آئین ہی داغ عقدِ پروین ہے
پھر بہی سخن چین ہی آرزوی عالمتاب

شعر میری کب چمکے مثلِ حضرتِ آتش
کب چکور نی پائی مہ سی خوی عالمتاب

فکر سی مرا ہر شعر موتیون کا مالا ہے
کیا عروسِ مضمون ہی کیا گلوی عالمتاب

دوش مہ سی کادی دسکی زلفکی زنجیر
پھر دکھادی مشاطہ نے گلوی عالمتاب

نیلا ڈورا ہیکل کا ہو نٹھہ میری سیتا ہے
مہر خموشی سے ہے یہ گلوی عالمتاب

ساقیا ہو عازم شرب مے نہین لازم
جام مہ کا دہوکا ہی گلوی عالمتاب

شیشہ مہر تابان ہی یا مہ درخشان ہے
یا سبوی پستان ہی یا گلوی عالمتاب

چہٹ سکی نہ یہ ساغر چوسی بہت لب بھر
آئی منہہ تک ای اختر جب گلوی عالمتاب

نجم و کوکب یار ہین و میرا دلبر آفتاب
جان دیتا ہی طلب مین وہی مہ پر آفتاب

خاکساری سی بنا ہی آسمان پر آفتاب
بچہہ گیا زیر قدم کیون ہو نہ او پر آفتاب

میل خواب وصل تن کو دوپہر کو ہو گیا
اوسکا ہر گلتکیہ ہی جیسے مہر و آفتاب

آسمان کیون نہ پہنچی ہم فقیرونکا دماغ
کاسہ سائل بنا ہر ایک در پر آفتاب

نورِ عارض تیرا دونا ہو گیا خورشید رو
بجلیان کانونمین ہین جیسی ابرِ آفتاب

بزمِ میخواری مین اپنا کاسۂ دل چور ہے
شیشۂ چرخِ نیلگون ہی اور ساغر آفتاب

ایکدن نظارۂ رخ اوسکو ہو جائی نصیب
آسمان کو پھاڑ کر نکلا ہی باہر آفتاب

سوزشِ داغِ دلِ اختر سی کیا نسبت اوسے
چرخ کھاتا ہی عبث رہ روکی سر پر آفتاب

## بحرِ رمل سالم عروض و ضرب مقصور

جل گیا گرمیِ گل سی آشیانِ عندلیب
مرغِ موسیقار نی سُنلی فغانِ عندلیب

نام گلسے شعرو کی محفلو مین بار ہے
لگ گئی گلگیر مین جا کر زبانِ عندلیب

قصّہ خوان سویا کری طالع ہمارے ہین سدا
داستانِ گل سُناتا ہی بیانِ عندلیب

تاک مین صیّاد اوسکی نوچتا ہی برگ و بار
کیسی ہڑکی مین رہا کرتی ہی جانِ عندلیب

بارشِ ابرِ مژہ سی ورنہ شاداب ہے
سبز کیسا ہو رہا ہی بوستانِ عندلیب

اختر خوش لہجہ ہی ہر گل کی اوپر مست ہے
آفرین صد آفرین اچھی ہش بیان عندلیب

## بحر مضارع

لایا نہ نامہ بر مری تحریر کا جواب
دونگا زبان تیغ سی تقریر کا جواب

پاتو گی فن سحر سی تاثیر کا جواب
یا دوسری زلف گرہ گیر کا جواب

اونگلی ہوی ہی مانی و بہزاد کی قلم
پرکار وہم مین نہین تصویر کا جواب

مومن ہی تو نہ تنگ ہو کافر مزاج سے
اللہ دیگا اوس بت بی پیر کا جواب

کیا قید خانہ پوچھیگا احوال ہر گناہ
دونگا زبان طوق سے زنجیر کا جواب

کیونکر نہ تیر آہ او دہر مین روان کرون
دیگا زبان تیغ سی وہ تیر کا جواب

یہ سوز سی طپان تو وہ جلاد کی زبان
نہ شمع کا جواب نہ گلگیر کا جواب

بس تو ہی تو رہ گیا اختر خوشا نصیب

## آئینے مین حسین کی تصویر کا جواب

دلربا تمین ہین اطفال تو اوستاد ہین سب
صاف سوز دل عشاق کی بنیاد ہین سب

آنکہین میری جو پہرتی ہین صیاد ہین سب
عمر عیار ہین مکار ہین اوستاد ہین سب

عکس ایک ایک زیادہ نظر آتا ہے حسین
چاند ہین نور کی ٹکڑی ہین پریزاد ہین سب

نرم دل میرا ہی اغیار تو لوہا ہی ہین
سخت ہین سنگ ہین اور تیز ہین فولاد ہین سب

ایک شیرین کی لیے تیشۂ الفت مارا
کوہ کن دیکھ تو اس عشق مین فرہاد ہین سب

سرو سی منہہ پہ چھپاؤ نہ پہراؤ نہ کہین
باغ مین انکی دعا سے بہی آزاد ہین سب

کبہی اختر کو بلایا کبہی خود آپ گئی
واہ معلوم ہوا آپکے ایجاد ہین سب

خفتہ بختونکو نہ آئیگا کبہی بیدار خواب
بام پر کرتی ہین میری طالع بیدار خواب

بیقرار ایسی تڑپتی ہین شب ہجر اونہین ہم
موت کے صورت کہاتا ہی پئی بیمار خواب

جادۂ ملک عدم دکہلائیگی بند کو نیند
آنکہہ مین بہی ہوگیا موی میان یار خواب

طالع بیدار کو اپنی جگاؤن رات بہر
مین پیاسا اوسکا ہیر التشنۂ دیدار خواب

اختر اوس زلف رسا کا بندہ کیا ہی ملین ہیان
دیکہتا ہون شبکو سو سو بار مین ہشیار خواب

ہو چکا ہم سی آشنا مطلب
لکہہ دیا خط مین وصل کا مطلب

کیا کمر کی صفت کرون صاحب
پہیر ہی اسمین اور رہنا مطلب

کم کیا مینے اسکو سو سو بار
شوق سے خط مین بڑہ گیا مطلب

سرد مہری نہ کیجیے للہ
سن چکے سن چکے جما مطلب

نہین جی اب نہین نہین نہ کہو
کہہ چکے کہہ چکے کھلا مطلب

چار چیزین ہین بات ایکہی ہی
حال احوال مدعا مطلب

مہربانی ہو دل سے اختر پر
ہی اِسکا ہی مدعا مطلب

بند ہو جاتی ہین شیرینیِ گفتار کی لب
ہونٹھ چھٹواتی ہین ہر بار مرے یار کی لب

بستی ہین میوۂ عارض پہ غزلخوان ہر روز
دل لچلواتی ہین یا دامونکی یکدار کی لب

رطب و یابس ہی زبانمین وہ شیرینیِ حسن
خرمیِ جنت کے دکہاتی ہین مرے یار کی لب

سر بکف آئی ہین پہلی ہی سی مقتل مین ہم
سرِ قلم ہو جو ہلین تیرِ ستمگار کی لب

ہونٹھ سلوا چکی دم بازونکی پیتا ہی عیسے
نہ ملو چٹکیونسی اپنی گنہگار کی لب

جانتا ہی مجھے سردارِ شہیدان قاتل
بوسہ لی لینگے مری زخم تلوار کی لب

خونبہا زر دگر یگا مجھی سے اروو نین
پانسی سرخ رہا کرتی ہین خونخوار کی لب

پتری بدلی چلا میرا کمان ابرو ہی
لب معشوق ہوئی مجھنی جو سوفار کی لب

کس سوسن نہ سرما سے گلنار رو نین
مسی آلودہ دکہاونگا طرحدار کی لب

وصل کی رات گئی منت سی کرتی کرتی
کیا دکہائینگی ہمین دیکھئی انکار کی لب

بعد مدت جو ہوا وصل نصیب اختر کو
منہہ پہ منہہ رکہدیا پائی جو ہین دلدار کی لب

دفتر عالم مین ہی یہ صفحہ رو انتخاب
صفحہ رو مین ہی تیری بیت ابرو انتخاب

جسسی بہتر کون ہی ایسی بت بسم اللہ ہے
ساری اس مجموعہ عالم مین ہی انتخاب

سر سی تا پا تک تیرا خوش اسلوب ہر اک عضو ہے
موشگافونسی نہوگا اک سر مو انتخاب

عاشقونمین ہی ہمسا اونسا حسن مین
ساری عالم مین ہمین تم ہو نہین کسو انتخاب

خوش مزاج جو پہر ہی کہتا ہی شرف تو بد مزاج
مہر و مہ کی یکی تیری بازو نکی زیب ہے
ایکسی ہے ایک بہتر کس کو ہم بہتر کہین
مصرعہ سر ایک ہی تو دوسرا مصرع اقد

نیک خو یونسی کیا ہی تجسا بد خو انتخاب
جیسی یکی منتخب ہین ویسی بازو انتخاب
چاند کی تکری ہین تیری دو نو زانو انتخاب
مجکو حیرت ہے کرون مین کسکا پہلو انتخاب

سلک دندانکی تصور مین جو ختر رو وگی
موتیو لسی ہی سو ہونگی یہ آنسو انتخاب

فاعلاتن فاعلاتن بحر رمل مثمن مقصور [illegible] فاعلاتن فاعلات

آبلہ کیا دلگا ہی کیا چشم حسرت ہے حباب
خوابشی اک بہوتا ہی وہ خورشید رو
مجکو حیرت ہی کہ یہ معشوق ہے یا نور ہے
ای رقیب روسیہ کیا سامنی آنکا تو

خیمۂ اہل فنا استادہ ہی بالائی آب
جبتلک آئینہ دکھلائی نہ آئی آفتاب
یا شفق یا نار یا گلزار یا دری عتاب
میری دو دلسی ہی اوس رو نی دیا یا پر نقاب

پوچھتی کیا ہو ہمارا حال بعد مرگ تم | دابے لاٹا ہوں بغل میں عشق جانا کی کتاب

جای جب جنت مین اخضر یا علی تم ساتھ ہو
ٹھیک ٹھیک اللہ کو بتلای یہ اپنا حساب

ہلا جو کانکا بالا چمک گیی کوکب | سمجھ کی عارض مہ تا فلک گیی کوکب
ہوئی ہین خال رخ صاف رشک نجم فلک | جو رشک عارض مہ سی کگ گیی کوکب
پسینا خنجر قاتل سے جب گرا دم قتل | تو خط کاہکشان مین چمک گیی کوکب
یہ قطرہ خونکا ہی یا آسمان پر مریخ | سپہر خنجر غم سی ٹپک گیی کوکب
سیاہی آگیی داغ بدنکی صورت سے | کبھی جو زلف و رخ ماہ تک گیی کوکب
سیاہ بختی نالہ سی تنگ ہے دماغ | زغال داغ بدن سی چٹک گیی کوکب

نہ پائینگی یہ کبھی روشنی داغ بدن

اگرچہ اختر مہر و تلک کہی کوکب

## ردیف بای فارسی

نظارہ بازی بھی کرتی ہین اقرب سی آپ
اوسی ہی بار ہیگا آج اک نظر سی آپ

زمانہ ہو گیا شیرینی سخن سی تلخ
کیا یہ کبھی مسواک نیشکر سی آپ

کبھی تو پہولونسی نبجہ کبھی کلائی ہے
خم آج زلفونکو کہلاتی ہین کمر سی آپ

ہزار بار سنبہالا سنبہل نہین سکتا
یہ بار عشق اوتارین ہمارے سر سی آپ

مقابلہ نہ کرین آپ آپ کو دیکھین
پری ہین حور ہین اوجھین نہ ابشر سی آپ

نہ بات ہی سخن ہی فقط درشتی ہے
چلی ہین سوچ کی کیا آج اپنی گہر سی آپ

ہنسایا کرتی ہین اختر کو روز دو رہین
خوش آب کرتی ہین دل کو چشم تر سی آپ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

سبھون نی دیکھی ہین دنیا مین یہ نرالی سانپنین
تمہاری گیسوی پرپیچ بھی ہین کالی سانپنین

یہ کالا گیسو ہی منہہ پر چھوڑی صاحب
کسی غزل مین شاعر کوئی بنالی سانپنین

ہمین ہین جو تمہری لٹون تلک پہنچتی ہین
نہین ہی ایسا کہ دستہ کوئی کہالی سانپنین

اب اور گیسوونکی پیچ مین یہ نو پھنسین
نہ بچی مجھی صاحب ہم بلالی سانپنین

بجاون ہونگی نی کہ وجد مین آئین
خیال زلف سی سینی پہ پینی پالی سانپنین

گہن سی خالی نہین یہ حسین دنیا بھی
جو چاند چہرہ ہی تو اوسکی گرد ہالی سانپنین

گلی لگاون تجھی اپنی بھی لپٹ جاون
جو بن مین تیری سجائی تم موتیونکی مالی سانپنین

یہ بار بگر بھی ہوی ہجر مین یہ قمری
مجھی تو کاکلونکی فکر ہی نکالی سانپنین

فروغ شعر بھلا کیا تمہاری آگی ہو
کہجوری چوٹی نہین ہین پیچ کالی سانپنین

قاتل مری گلی کو تری تیغِ آبدار
لو ہاتھ چپاؤن او سکو کر کر تمام رات

ماری تہی گردشِ رخِ خور کی جو اے فلک
آنکھوں میں دل بسانہ اُجڑ کر تمام رات

سروِ سہی کو توڑ کی دہرون گا باغبان
اینڈا گیا وہ ہنسی اکڑ کر تمام رات

صبحِ وصال ہی شبِ فرقت میں رنج و غم
ملتی ہین ہنسی یار بچھڑ کر تمام رات

کیونکر پڑین نہ ہاتھ مین ہر صبح آبلے
گلچین نی چمن مین پکڑ کر تمام رات

اوس جنگجو کی یاد جو تہین بیوفائیان
اختر ملا نہ یار سی لڑ کر تمام رات

کیونکر نہ موم دل ہو مرا زیر رخت سست
وہ سنگدل جو کہتا تہی دیمین سخت

تہک جاسی کیون نہ گردشِ چشمِ حبیب سے
پیرِ فلک جوان نہین ہی یہ بخت سست

ای ملکِ فکر تاجِ مضامین دہتا لیا
شاہانِ شعر بیٹھی ہین بالای تخت سست

اوس گل سے قد کشی کی لیے سرو گڑ گیے / گلشن مین اینڈتی ہین مگر ہین درخت سست

سایۂ قدِ پریکا جو گلشن مین پڑ گیا / بجیائی کی مثال ہوئی سب درخت سست

یہ عین بیخودی ہی کہ آنکھین تو بند ہین

اختر شراب خانی مین بکتا ہی سخت سست

تیری کوچی کی فضا کسطور سے پائی بہشت / بعدِ مردن عاشقونکو خاک خوش آئی بہشت

یار رشکِ حور ہی سب داغ گلہائی بہشت / حور کی مجکو تمنا ہی نہ پروائی بہشت

رندیادِ کوچۂ جانان مین جنت کو گیے / زاہدونکو لیگیا دوزخ مین سودائی بہشت

سیر کوئی یار بیدار ہی مین ہیتی ہی مدام / آنکھ لگتی ہی تو کرتا ہون تماشائی بہشت

آج آیا باغکی بارہ دری مین حوروش / قصر قصرِ خلد مین سب ہین درہائی بہشت

پہول پڑ جائی جو میری آہِ آتش رنگ کا / بس گیاہِ خشک کی مانند جل جائی بہشت

ہو رجاسی ویا اوسکی تو ہون ہم رستگا
سیدہی لیجائیگی دوزخ مین تمنائی بہشت

وہ پری رو حور کی بدلی جو جنت مین ملے
اِسقدر پہولون کہ مجہہ نہانسی بہی جائی بہشت

داغِ دلمین اِسقدر وسعت ہے اگلزارِ حسن
بھر گلگشت آتی گر اِسمین تو تہنک جائی بہشت

اوس گُلِ عارض کا نظّارہ کری گر یکبار
حور و غلمان سی ہین تصویر کہچوائی بہشت

تجکو دعوی خدائی خلد ہی کوچہ ترا
شرم سی شدّاد کا کیونکر نہ ہو جیب جائی بہشت

گر دکہاؤن مین فضا گلہائی داغِ یار کے
بوی گُل کی شکل اڑجائی یہ شرمائی بہشت

میرا مالک رکہی دوزخ مین تو جنت ہی ہے وہ
مجکو اختر اب نہین زنہار پروائی بہشت

[illegible]

سیدہی طرح نہ سُروِ تنی کا سخن درست
جب تک نہ بل کری مرا اوس سیمتن درست

بلبل کا فصلِ گل مین نہین ہم چمن درست
معشوق کر رہی ہین ہمارا وطن درست

وحشت مین تا زلف اگر یاد آئیگا
زیر زمین رہیگا نہ تارِ کفن درست

عاشق ہوئے ہین جو اوس گلِ نازک مزاج کا
اکثر طبیب جانتی ہین مجکو تندرست

گلچین کو گوشمال ہوا منہہ بگڑ گیا
گل کی نظر نہ آئی جو گوش و دہن درست

فرہاد کیون بگاڑتا ہی اس پہاڑ کو
شیرین کی یاد آئی مگر انجمن درست

مضمون نو کی فکر کو مدت سی فکر ہے
کیونکر رہیگا جسم پہ رختِ کہن درست

جب تک کہ بل نہ گیسوی پیچان نکا جائیگا
سیدہی ہنو گی شاخ نہ ہوگا ہرن درست

کہاتی سنگِ صنم تو کہین تن بگڑ نہ جائے
سونگہی سی مارِ زلف کی کب ہی بدن درست

گردان کریگا زیرِ زمین گیسوؤن کا پیچ
سیدہی نہ کہودی قبر مری کوہکن درست

مرجہا کی ٹوٹ ٹوٹ پڑی شاخ پر سی گل
کیا عندلیب آج ہوئی نعرہ زن درست

اختر نہ اپنی سر کی زلفون کی راہ کاٹ
سیدہا چل اب خطا کی طرف ہی ختن درست

خضر گردش مین ہی جو ساری رات — رہزنی کر کی کیا گزاری رات

بلبلی موج گل سے پہوٹ گئے — آبلون پر ہی خار ساری رات

ماہرخ برج زلف مین آیا — کیا سیہ ہو گئی ہی ساری رات

وصل کی صبح سی ملی شب ہجر — ہجر کی نذر یہہ گزاری رات

نوچ ڈالون تو مہر طالع ہو — داغ کا ہی گھمنڈ ساری رات

تیری کوچی کی دہیان مین بی مہر — کیا اوڑاتا ہون خاک ساری رات

سحر وصل کی نشانی ہے — مہ رخون کی ہی یادگاری رات

یاد ابرو سے سخت جانی ہے — میری دم سی ہوئی ہی عاری رات

ای پری دیو شب کو مفتون کر — سایہ سان ساتھ ہی سر ساری رات

سحر وصل ہو گئی کافور — شمع کرتی ہی آہ و زاری رات

| | |
|---|---|
| رخِ روشن کی عشق سے مجنون | زلفِ لیلی ہوئی ہی ساری رات |

شبِ گیسو مین پھر چھڑک افشان
مہ و اختر نی ہی سنواری رات

| | |
|---|---|
| تاثیر کر نجاتی بلبل کو نارِ الفت | ہی حسنِ گلرخان تک سارے بہارِ الفت |
| تیرِ نگہ سی خمی اس مرغِ دل کو کیجی | ایسا نہ پائی گا کوئی شکارِ الفت |
| کس کس کی در پہ رکھتی پھرتی ہین اپنا سر ہم | خانہ خراب تیرا ہی روزگارِ الفت |
| دشمن کو دل مین اپنی اگر چہ دون | مجمر ہوا ہی میرا سینہ روشن ہو نارِ الفت |
| پکھا لگی لپٹ نا آتش یا | دینی لگی زمین ہی مجھکو شرارِ الفت |
| رنگ محبتِ دل عاشق تمہارا لیوی | آئینہ رو نہ لانا دل پر غبارِ الفت |
| ہم ہین تہی کہوتی باتین کیا نہ کیجی | جاتا ہی اس چلن سی سب اعتبارِ الفت |

زنخدانِ یار پر مین تلستا ہون ہاتھ نہ آئی | سینہ پہ گل کہلی ہین اب ہی بہار الفت

اخترِ یہ میری ہمدم ہین غمگسار اسکا

الفت نثار مجہپر اور مین نثار الفت

شب گیسو کا یہ پہیلا ہی اثر آجکی رات | نظر آتا نہین جو نور سحر آجکی رات

قدِ موزون سی لیی سیبِ ذقن کی بوسی | شجرِ حسن سی توڑی ہین ثمر آجکی رات

رخِ انور سی وہ لی مہر ہوا کل رہزن | تجکو ای خضر مبارک ہو سفر آجکی رات

سلسلہ حلقۂ گیسو کا جو باریک ہوا | شاعرو ڈہونڈہتی ہو تار کمر آجکی رات

سید ہی قنا رسی سرو کو بہولی قمری | کسکی ٹہیری ہی نظر آئی ہی نظر آجکی رات

پر لگا وینگی قفس مین مجہی گل وحشتِ عشق | لی پرونپر ہوا پر یونکا گذر آجکی رات

عید کی شب ہی قبا غنچونکی پہنی ہین شجر | کج کلہ تو پہونین یہ کہتی ہین زر آجکی رات

کیا رخِ صبح صفائی سی در آیا این | آئینہ خانہ ہوا ہی مرا گھر آجکی رات

چشمِ نازک سی جو دم بھر یہ بہی سیلِ سرشک | کیا حبابوں کی طرح ترتی ہین گھر آجکی رات

ہو گا تریاق دہن صبح کو اعجازِ مسیح | مارِ گیسو سی جو پہنچی گا ضرر آجکی رات

بانگ [illegible] بلبل سی اُڑائی ہین مزے | مجھی عریان نظر آتی ہین شجر آجکی رات

چرخِ چارم سی زمین پر کوہی اختر اترا | مجھی فق فق نظر آتا ہی قمر آجکی رات

سایہ قدِ ہرا کا جو پا جای قیامت | کٹ کر وہین اوس [illegible] جای قیامت

رفتار سی پامال ہین جو پای قیامت | سینہ جو اوبھار وہین چھپ جای قیامت

کافر کا قدِ راست ہے جو پای قیامت | محشر ہی دکھائیگا یہ سودای قیامت

کس گل کی گریبان سی بلبل کو ہی خارش | کیا آج تلک یاد ہی فردای قیامت

کیا سر ہوای قد بالا سی ملیگا
زاہد کو عبث ہو گیا سودای قیامت

ہو جاؤن اسیرِ قدِ بالا سی بار آ
سودا ہی نہین جائیگا سودای قیامت

ای سرو ضعیفی مین کمر اس لیی خم ہے
تہا عہد جوانی مین جو جو یای قیامت

آئینی مین پڑ جای تری قد کا جو پرتو
آ جای قیامت ابہی بالای قیامت

کس سر کو رفتار سی کتنا ہو منظور
کس باغ مین گل کو ہوا سودای قیامت

ای حور تری قد سی فقط انس ہی اتنا
شاید رہِ جنت ہے کو بتلای قیامت

ایسی ہی تری چال ہی ای آفتِ دوران
تو سامنی آ جای تو ٹل جای قیامت

امید ہی محشر کی مجہی قبر مین یا رب
اختر کو علی سی کہین ملوای قیامت

---

استخوان بہی گہل چکی اب میان کوی دوست
گر گئی جان آ آ کر سگان کوی دوست

لامکان تک ڈہونڈہی ہین پتا ملتا نہین
کہکشان چرخ پر گذر گمان کوی دوست

ایسا معشوق حقیقی ہی تو ای پردہ نشین
خضر بتلاتا ہی ماتہی پر نشان کوی دوست

کیون ہو افلاک پر سیارہ اختر رات دن
سامنی انکہون کی اب آیا نشان کوی دوست

دو نون یہ لفظین انکہین ہین رخ جانان مست
شاخ نرگس سی لپٹ کر رہ گیی ہین یار مست

چشم می آلودہ بلبل ہو گئی ہی گلزار مست
تیری انکہون سی ہوی ہم طالب دیدار مست

ترک ابرو چشم کی اوپر نمایان ہو گیی
نیمچی باندہتی ہی پہرتی ہین دو خمار مست

بیخبر ہو مین جو میخانی مین رہتی ہین مدام
شاعر نازک ہون میرا نام ہی ہشیار مست

ہوش مین لی آ ذرا انکو نگاہ لطف سے
جام رخ سی ہو چکی سب طالب دیدار مست

جام بہی گردش مین ہین اور شیشی بہی ہین جوش مین

| | ساقیا حسرتی ایسی مین کہی اشعارست | |
|---|---|---|

کیون قبا مین نہ ہو ماہِ کتان کی صورت
خاک مین ملتی ہی ہر پیر و جوان کی صورت

ہم مس لی ہمکو فلک تابعِ تقدیر مین ہین
نہین رہتی ہی کبھی ایک جہان کی صورت

تیر بندوق کا طوطا نظر آیا ہی کسی
کسنی دیکھی ہی بہلا زاغِ کمان کی صورت

تھا اپنی لب سی نکالا بولن سی کیونکر یارو
ہی خیالِ رخِ محبوب تو جان کی صورت

بن محبت کے نظر آئیگا مضمون کو نئے
جب تلک جسم نہ ہوگی نہ جان کی صورت

ہمکو معلوم ہی جتنا مین تمہین چاہتا ہون
کسنی دیکھی ہی بہلا رازِ نہان کی صورت

اور کوئی جو ملیگا تو کریگا وہ حسد
آپ نی دیکھی نہین مرتبہ دان کی صورت

اینڈتی پھرتی مین کیون جی مین لئے تلوار
تاکی نظر دیکھ کبھی رہتی بانکی صورت

اس لیی نام فلک ہی کہ ہو دشمن ہی بہت
سر نگون ہی پی تعظیم نشان کی صورت

اری جانیدی خیال بت بیہودہ کو
عشق رخ کسکا ہی ل کسکا کہاتی صورت

اب فقیر یسی تو گہبرا گی بازارون مین
جھلکی دیکہین گی کسی شاہ جہانکی صورت

سخت دل تہی تو کبہی موم کی مانند بہی
کسی صورت تو ملی موی میان کی صورت

اری بھزاد عبث فکر سی پچتاتا ہی
کہنیچ لی اختر بانام و نشانکی صورت

ردیف تا ہندی از دیوان ل ...

من کلام احقر العباد لعالم سلطان العالم ...

... الموسوم بو لیم فورڈ کلکتہ در زندان این چہرہ نوشتہ شد

اٹہی کابروسی رخ مہر و ماہ کا
پڑتی اڑا کلو نکی سر کجکلاہ کا

جوہر شرہ کی کہل گیی تیغ نظر مین یار
شمشیر جوش غلاف ستی تیر نگاہ کا

اوتکڑے اہتو غنچہ گل اٹہ ون سی ہو
تیغ دوسرکا دیکہہ لین ای کجکلاہ کا

غربت مین خاک اڑاتی ہین کچہ چہ ملی ہوا
ہم ہین فقیر شاہ نہ یہ شاہراہ کا

حامل ہوا شکم ہی مضامین زلف کا
اندھا اگر نہین ہی تو مار سیاہ کاٹ

کسکی گنہ کی فکر تری ابرونکو ہے
جلاد حکم پر ہی سر بیگناہ کاٹ
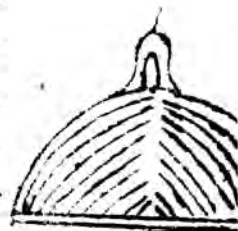
ہرگز نسیم صبح نہ چھوڑیگی مشت خاک
بربادیسی اُبھارتی ہو گھر کی راہ کاٹ

ابرو پہ یہ رقیب بہی قبضہ نکر سکے
اے ترک تیری تیغ کا ہی بی پناہ کاٹ

قاضی یہ تیری شرع کی کروٹ بدل گئے
سچ سچ کہا ہی تو نے زبان گواہ کاٹ

ہی کور دل رقیب نہ لی مہر کی ضیا
اے دل ہنسا جو زلف مین شام سیاہ کاٹ

افسوس سے نہ زلف کا دیوانگی ہنسن
لہرائی خواہ آگئی تو مجہ پہ خواہ کاٹ

چو رنگ ہو گیی تہے کسی عہد مین رقیب
اختر مجھی تو یاد ہی ابرو کا آہ کاٹ

## مقید منکلام جانعالم

الف

مٹی ہر ایک سخن مین جو اوس سی صا
کلام ہی آو بانہ کیا صاف لٹ

قطعہ

صفای رخ دل حیران کی کہولدی | حجاب رہو آئینی کا غلاف الٹ

کہلین ہین فلک کی معنی فناہون سب دم مین | جو موج بحر کی مانند اپنی ناف الٹ

وہ ترک لشکر مژگان اگر کری سیدہا | تفنگ آہ سی دل صف مصاف الٹ

ہوا جو زلف کا مجموعہ منہہ پر پریشان ہے | ورق یہ مصحف رخ کی نہ برخلاف الٹ

عبث پری ہی یہ دیوانہ نقش اتات | یہ دیو چاہتا ہی جا کی کوہ قاف الٹ

ہماری کہال عبث کہینچتا ہی خامۂ فکر | کمر کی سوچ مین مجکو نہ موشگاف الٹ

خبر صحیح ہنووی تو پہیر مخبر کو | ضعیف ہو جو محدث تو اختلاف الٹ

نہ یادہ گوئی کو روکا نہ کرد لاکہہ غم | یہ فال ہوتی ہی معشوق کی جو لاف الٹ

چمن مین گل سی دہر پردہ اینڈا ہی شمشاد | بنا ہی تجکو ہی سیدنا جو ادس سی صاف الٹ

یقین ہی روئی ہی جل جائی رنگ سی لحاف ان | جو منہہ سی موسم سرما مین تو لحاف الٹ

بیت

حرم مین آتا سی اختر ہلا دی صورت

خدا کی واسطی پھر کعبی کا طواف الٹ

## غزل [illegible] من کلام سلطان نظام

| | |
|---|---|
| روکین گی روی پہ شکِ قمر کی چوٹ | کب ڈالپر رکیگی پری کی نظر کی چوٹ |
| قاصد کبھی نہ دینا مجھی ہجر کا پیام | پتھر کیطرح لگتی ہی دلپر خبر کی چوٹ |
| ممکن نہین وہ جا کی وہانسی پھر آئین گی | ہمسی تو اچھی ہوتی نہ دیکھی جگر کی چوٹ |
| مالا گلی مین تھا جو سرِ پر غرور کی | دلمین پہ پہول ڈال چکی ہر گہر کی چوٹ |
| وہ پیتری پہ ہکیتی کی کب کام آئین گے | روکون سنبہالون یارو کہانسی کی سر کی چوٹ |

آخر تجہی وہ آنکھین اِہی سی دکھاتی ہین
دوہری نہ روکی جائیگی تیر نظر کی چوٹ

[illegible]

| | |
|---|---|
| وہ زہر ہون کاٹی جو مجھی مار گری ہی | آتی جو بدن پر مرے تلوار گری ہی |

جلوہ جو دکہایا تہا کبہی بام کی اون
تاب آئی تہی کب دیکھہ کی اغیار گری پٹ

وہ چال تری کب ہی جو دیکہی کوئی انسان
طاؤس تلک باغمین وچار گری پٹ

ہتہانیو مین مایہ اتشکو جلاؤن
خرمن پہ اگر برق شرربار گری پٹ

زلفین جو لٹک آئین تری چہرہ کی اوپر
معلوم ہوا ہمکو کہ دو مار گری پٹ

دیکہی جو کسی کوچی مین محبوب خجستہ آئین
سیدہا نہ چلی میرا دل ادہر گری پٹ

قاتل مری تقدیر مین سختی ہی لکہی ہے
آئی جو تری تیغکی بہی دہار گری پٹ

اختر جو زمین ٹیڑہی ہو گیا کہیے اوسمین
ہم جانتی ہین اپکی اشعار گری پٹ

## ردیف الثا

### من کلام سلطان المقید شاہزادہ

بلبلوںکی وہ چمن مین کترتی ہین عبث
باغبان صیاد گلچینی سی ڈرتی ہین عبث

شعلۂ فرقت تماشای شب تاریک مین
شعبدے غول بیابانی یہ کرتی ہین عبث

شعلۂ رخ دیگدانِ تن مین ایسا جوش ہی
چشم بریان سینک لو نگاہو سنورتی ہین عبث

اوسکی محرم دیکہہ نامحرم حبابو نکا ہی دل
گہاٹ مین آبِ روانکی دل اوترتی ہین عبث

الفتِ چاہِ ذقن مین کیون رُلاتی ہین رقیب
ابکش پہ چشمو سی میری ڈول بھرتی ہین عبث

ارتباطِ روزِ وصلت کیا شب ہجر انسی ہو
گیسوی شبگون رُخِ خور پر بکہرتی ہین عبث

نام ہر کار مین ہی قحا صدخبرِ دین شاہِ حسن
کاربیکاران جو کرتی ہین ٹکرتی ہین عبث

آمنی مین سبزۂ خط دیکہکر حیران ہوے
آہوان چشم اس ریحان کو چرتی ہین عبث

روزِ وصلت پڑ مین ہی سائی سی کٹ سکتے ہے
یہ بشر دیو شب ہجر انسی ڈرتی ہین عبث

مارِ زلفِ یار کا خم خوب سا سیدہا کرو
تیغِ ابرو مار کر وہ مجہ پہ مرتی ہین عبث

چین مشتاقِ ہم آغوشی کو کیا دینگی حسین
ہاتہہ ملواتی ہین یہ سینی پہ دہرتی ہین عبث

کاٹ ڈالینگی وہ گلابی کا گلا می نوش ہین
ہم سبوی لبِ جامِ غم کو دہرتی ہین عبث

توسنِ جانان کی پیچہی پھر پریشان ہی غبار
ہم بگڑ جاتی ہین وہ بنکر نکھرتی ہین عبث

تیرہ بختی ہی گھٹائی انکو گیسوئی رسا
یہ رقیب روسیہ زلفین کترتی ہین عبث

کوچ کرتی ہی بہار آتی خزان گلزار مین
نکہتِ گل کی روش بلبل ابھرتی ہین عبث

مین بہی چلّہ کہینچکر پریونکی اک بیٹھک کرون
باریان درگاہ مین جاکر ٹہرتی ہین عبث

آہوانِ وصل کب صحرای فرقت مین رکین
چارہ غم آگی بیچاریکا چرتی ہین عبث

تیرہ بختی کسکی ہی دہبا لگایا چاندکو
کونسا اختر ہی جسپر آپ مرتی ہین عبث

## غزل در بحر خفیف [illegible] منکلام سلطان المقید

برق مین ہی شرار کیا باعث
دل ہوا بیقرار کیا باعث

گرد مین ہی ازدار کیا باعث
دل ہوا پر غبار کیا باعث

کون جائیگا سردمہری مین
گل سی آیا بجنار کیا باعث

| | |
|---|---|
| سینہ طاؤس کی او بہار آئی ہی | ایدل داغدار کیا باعث |
| ہڈیان بہی گلی کی نذر ہوئین | کیا ہوا جسم زار کیا باعث |
| بی کلی آج دل کو دیگا گل | ہی گلی مین جو ہار کیا باعث |
| کل تو شہباز فکر پر تہا سوار | آج ہے نیسوار کیا باعث |
| ہم فقیرونکو روندتا کیون ہے | کیا ہے ای شہسوار کیا باعث |
| چاک کرتی ہو کیون گریبان کو | ای میان دل فگار کیا باعث |
| نوک کس کی چبہوئیگا قاتل | تیغ ہے خاردار کیا باعث |

غم نگر کسکا ہجر ہی اختر

رنج کرتا ہے یار کیا باعث

| فاعلاتن فعلاتن | بحر رمل عروض مقصور | فاعلاتن فاعلات |
|---|---|---|

| | |
|---|---|
| بحر غم مین بہگیا دل چشم گریان الغیاث | جلتی جلتی جان بلب ہو آہ سوزان الغیاث |

وصف قد و رخ پہچو رنگی کبھی ہم عمر بھر | عندلیبون نی نکی بھرِ گلستان الغیاث

کیا ہوا رکھا امانت کیط حسنی خالمین | حشر کی دن ہم کرینگی بھرِ ایمان الغیاث

قد بی باز و کیا شمشاد کو گلزار مین | باغبان باغی ہوی سُن خرامان الغیاث

ابتو آنسو رُوک لون اوپر ترحّم آ گیا | لوگ گھر مین کر رہی ہین ہی طوفان الغیاث

اس سیاہی کی قسم دنیا مجھی تعبیر نیک | خواب مین دیکھا ہون ای لفِ پریشان الغیاث

کچھ لحاظِ گیسوی شبگون نہین اغیار کو | موذیون سی مین الگ ہون یا ریحان الغیاث

قتلِ عاشق کونسی ملت مین ہی ای قاضیو | کونسا مذہب ہے یہ گبر و مسلمان الغیاث

دل لگا کر رو ون ای اختر جو ہجرِ یار مین
تو زبانِ موج سی چلای طوفان الغیاث

[illegible]

نہ آیا مری در پہ اب مستغیث | جہان مین رہا کوئی کب مستغیث

| | |
|---|---|
| سخن کر رہا ہی بہت لطف سی | دکہاتا ہی اپنا ادب مستغیث |
| اجی سب جیسے بوسی کو جاری کیا | نہ آیا کبھی ایک شب مستغیث |
| نہین ملتی اب دادِ الفت حضور | گلا کاٹ ڈالی گا اب مستغیث |
| نہین حکم فریاد ای دوستو | ملا کرتی ہین اپنی لب مستغیث |
| نچہوڑینگی ای شاہ عادل تجہے | کرینگی بہت اب غضب مستغیث |
| خدا کی لیی انکی سب ہے داد و | دکہاتی ہین رنج و تعب مستغیث |
| نہ لڑ سامنی اب عدالت سی تو | ذرا قاضی جی سی ہی بہت مستغیث |
| یہ تاری نجھین ای شہ نازنین | ہوی ہی تری آگی شب مستغیث |
| کہان دوڑتا ہی سواری مین تو | ذرا دیکھہ او بی ادب مستغیث |
| عجب طور سی ہے سواری وان | وہ ہمت آگی آگی عقب مستغیث |

نہ اختر سا سائل ملیگا تمہین

نہایت ہے یہ خوش لقب مستغیث

## غزل

کلام حقیر ترین بندگان خدا ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علیشاہ ابن ابو المظفر محمد امجد علیشاہ زمن ان

عشق میں اوس بحر خوبی کی ہے بیتاب موج
مضطرب ہو کر بنی ہے ماہی بے آب موج

بہ چلا ہے آب دندان تیغ عاشق آپ کا
دیکھیے دکھلائیگی اب کونسا گرداب موج

کس حسین نے جھانک کر دکھلا دیا چاہ ذقن
جوش کھا کر مارتا ہے معدن سیماب موج

عشق کی دریا میں بندہ نے گیے ہیں ہاتھ پاؤں
اے صنم سرگشتگی سے بن گیی گرداب موج

غسل کو دریا میں اترا ہے جو میرا ماہ رو
ہر بھنور مہتاب ہے ہر خط مہتاب موج

مٹ گیی چین جبین جب ذبح مجکو کر چکی
جب بہا دریا لہو کا ہو گیی نایاب موج

غرق ہوں الفت میں تیری اے دریاے حسن
دیکھتا ہوں شب کو سوتے میں میان خواب موج

غوطہ زن جو فکر میں اسکی ہو جائے نکیون

پائی اختر کون اسی ہی عالم اسباب معج

## غزل از کلام سلطان المعتمد

وہ گالیان سناتینگی پوچھون اگر مزاج
یارب برا کسیکا نہو اسقدر مزاج

دکھلائین آنکھہ آئینی کو الجھین کنگھی سی
ہر روز کی مصاحبتی اسقدر مزاج

تھوڑی سی حسن نی نہایت کیجی غرور
پاؤن زمین پہ دہولتا ہی عرش پر مزاج

کیونکر جلائین عاشق دلسوز کا نہ دل
وہ خود پری ہین آگ کا ہی سر بسر مزاج

شکلین ہی مختلف ہین طبائع ہی مختلف
رکھتا نہین ہی ایکسا کوئی بشر مزاج

غصّی کی وقت گرم دم مہر سرد ہے
اللہ ری تیرا غیرت شمس و قمر مزاج

اختر گرو جو بات تو جہنجلا کی کاٹ دین
ہی تیغ سی بہی اونکا کہین تیز تر مزاج

باندہتا ہی وہ ہمیشہ سر پر اک دستار کج
اور لیے رہتا ہی اپنی ہاتھہ مین تلوار کج

عجز پر ابرو کی مین گر نجاونگا کبھی
سر تو سیدہا کاٹتی ہی ہو کی گر تلوار کج

اب بسر کیونکر کرینگی عاشق نازک مزاج
دوستو نسی بھی رہا کرتی ہین اب اغیار کج

جی مین یہ آیا معاذ اللہ ہندو ہو جیسے
جب نظر آیا گلی مین آپکی زنار کج

جب کبھی الفت کریگی بیوفائی ساتھہ سے
جب چلی گا راہ مین دم کو کریگا مار کج

تیڑہی ہتی ہی طبیعت اسلیی اوس شوخ کی
فتح پاتی ہین بہت ہوتی ہین جو ہتیار کج

زرد رو کو بن گیی ہین ننگ تو مٹی کا سے
ہم فقیرو نسی ہا کرتی ہین کیون زردار کج

اسطرح سے ہمسے طبیبونکی طبیعت پہر گیی
جیسی بیمار رہی مین ہوتی ہی خود بیمار کج

سرو سیدہا ہو گیا ہی باغ مین قد دیکہہ کر
ڈالی اپنی گلی مین آج کل دو ہار کج

ٹیڑہی باتین غیر لوگونکو سنایا کیجیے
ہمسو سیدہی آدمی ہین ہمیشہ ہی بیکار کج

یہ ردیفی قافیی ہین اختراع ہشیار کی

بس نہین تنگ جو نہا بند گہی دو چار کج

## ردیف جیم فارسی

## غزل منکلام سلطان المقید

دلکو کشش سے روک سر پر غرور کہینچ
پاون بڑہا یا ہاتہ کو اپنی ضرور کہینچ

مومن کو دخت رز سی کنارا ضرور ہے
عصیان نہو ن بغل مین جو جنت مین حور کہینچ

دیکہی کلام سی ید بیضا ہی کی ضیا
موسی کبہی تو پاون سی بہی نور طور کہینچ

زلفو نمین یا د رخسی جو منہہ پر ہو دود دل
یہ صبح بہی سیاہ ہو شب کو جو نور کہینچ

مجنو نکی پاس قیس نہے آیا نہین کبہی
زنجیر پا مین غل ہی مجہی ور دور کہینچ

اتی اک قصر تمین پڑا ر آستی سی کج
اس رقد پہ مجکو نہ تو بی قصور کہینچ

پر دیمین ہو گیا دل ناساز تار تا
مطرب پسر بغل مین تو بی سرور کہینچ

فرہاد پاون بڑہ گئی تیشی کو روکی
تہر پڑ ین جنو نپہ سر پر غرور کہینچ

ہو مین نہین تقوی سی مجکو ہی اتقا
غلمان سمجھ بغل مین کبہی تنگ جو کہینچ

اے عشق حسن خسی جو گرمی سوا ہوئے
اس نار مین جلا کی بدن اوسکا نور کہینچ

وہ ماہ آج رک گیا تیرے کلام سے
اختر بس اب زبان بہی اپنی ضرور کہینچ

## غزل [illegible] کلام سلطان القید شاہ اودہ

غنچہ سان ہم بند ہین اوس کلگی تقریرونکی پیچ
مطلب دل اب بیان کرتی ہین تحریرونکی پیچ

وصل کیونکر ہو مقدر ہو ہا ہی منقلب
سیدہی باتین الٹی ہو جاتی ہین تدبیرونکی پیچ

سبکی آزاد اوسکی دام گیسو سی ہوئے
ایک ہم باقی ہی ہین رسا نخچیرونکی پیچ

گیسوونکی عشق مین زنجیر پہناتا ہی کیون
آپ مین جکڑا ہوا ہون دوسری زنجیرونکی پیچ

ابروونسی قتل کرتا ہی کافر قتل کر
اک مسلمان گہر گیا ہی ہری شمشیرونکی پیچ

کر سکون مین کیا تری روی کتابی کی صفت
شرح ہے اس مصحف ناطق کی تفسیرونکی پیچ

ترکِ چشمِ یار نی مژگان کو بھی پر سید ہا کیا
دیکھی کسطرح جان بچتی ہی اب تیر دونکی بیچ

چشمِ وحدت بین سی جب دیکھا مرقع دہر کا
اِک ادائی کی شکل ہی ان سا تصویر دونکی بیچ

جسکی ہستی ہین ستم ہم اُف بہی کر سکتی نہین
آہ کی طاقت کہان ہی ہم ستمگیر دونکی بیچ

جب سُنی ہی ہی کی افشان کا مین عاشق ہوا
سب ستارے اگئی مین میری تسخیر دونکی بیچ

خواب دیکھی مین نی ہی زلفِ سیہ کی بارہا
کیون دلِ اختر نہ الجھی اسکی تعبیر دونکی بیچ

## غزل در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف [illegible] کلام سلطان المقید

کرتا ہون زلف و رُخ سی صبح و شام کوچ
ہو گی تمام عمر نہ ہو گا تمام کوچ

دل پہلی راہِ غم مین گیا بعد مین چلا
آقا سی پہلی کرتا ہی اسکا غلام کوچ

ای دل نکلکی جسی نہ جا زلف کیطرف
لٹ جائیگا حلب سی نکر سوی شام کوچ

جسی ہوا ہون عاشقِ زلف و رخِ صنم
دن ہی مجھی مقام ہی اور وقت شام کوچ

دل چرخ زن ہی ل مقصود دشت مین | خورشید و مہ کیطرح ہیگا دام کوچ

حیران عین کسکو باد بہاری کہلا گیگی | کسن باغ سی کریگا مرا لالہ فام کوچ

ایسا پڑا ہی گردش دور زمین اختلاف | اپنا سفر مقام ہوا ور مقام کوچ

بیدم ہین میری شعر معانیکی خوف سے | کرتی ہین راہ شعر ہی اب ہمکلام کوچ

کعبی چلو طواف کرو اختر حزین

کرنا حلال کوچ نہ کرنا حرام کوچ

## غزل [illegible] ہمکلام السلطان المقید الاودہ

آج کل ہمسی ہوا ہی وعدۂ دیدار سچ | جھوٹہہ کین دو چار باتین کہہ گیا کیا سچ

راستی پہنچائیگی مومن کو تا بام عرش تک | روز فردا یار سی ہی وعدۂ دیدار سچ

عشق صادق کی اثر نی کذب کو سچا کیا | لب تک آکر جھوٹہہ بہی جاتا ہی ہربار سچ

پر فریب دور جہان اب جھوٹہہ باتونسی گذر | رہتے بازی کیا کرتا ہون مین تکرار سچ

سچ ہی پچ ہجر غم جاناں مین وہ مرگیا
تا بنظارہ نہ آئی اوس رخ پر نور کے

زندگی مین بوجھ تھا آپ کا بیمار سچ
جب کیا موسیٰ سی اوس نی عذر دیدار سچ

ایکدن خوش ہوکی جو آئی خضر تو دو دن ہوں مل
بولتا ہی مجھسی وہ دو بار جھوٹھ اکبار سچ

شہر خالی مین بہکا نہین ہی یار کا سوچ
رہا کیا ہی ہمیشہ مجھے خمار کا سوچ

یہ بار اوٹھائیگی عاشق تمہاری کونسی روز
جو ڈولی آئی تو لازم نہیں کہار کا سوچ

کب ایک بلبل خوشگو کا سن نی ہوں نالا
ابھی مجھی تو رہا کرتا ہی ہزار کا سوچ

رقیب کیا تری محفل مین آئی
بڑہیگا سوچ سی ہرگز نہ اس حمار پر کا سوچ

جو کچھ کہ ہونا تھا وہ ہوگیا زمین کی تلے
نہ چاہیی اری مردی تجھی فشار کا سوچ

ہٹو ہٹو نکرو یہ خیال رسوا ہو
نہ چاہیی تمہین ہر بار اپنی یار کا سوچ

هزار صورتین مٹی مین ملتی جاتی ہین
یہہ آو اگر اہی سجا نہین کمہار کا سوچ

کبھی ایک سی سیری ہوئی طبیعت کو
مدام ہمکو تو رہتا ہی تین چار کا سوچ

لگائی کو لی بندوق اوٹھی بسم اللہ
شکار گاہ مین لازم نہین شکار کا سوچ

کبھی فراق کہا یگا ہمکو وصلت سی
رہا ہی تون ہمکو تو ہجر یار کا سوچ

قلق کو یاد کیا گر شب خوشی مین بہی
ضرور چاہی تجکو بہی غمگسار کا سوچ

ہمین بہی چاہیی اختر کہ کنگہی ہاتہہ مین ہو
ہمین بہی چاہیی ہی لٹ راہ مار کا سوچ

## ردیف حای حطی

## غزل من کلام سلطان المعتقد شاہ اودہ

اشک سیاہ بخت رکہی آبروی صبح
ذکر شب فراق مین ہی جستجوی صبح

نور رخ حبیب اوڑاتی جو وصل مین
کرتا نہ قصہ خوان بہی کوئی گفتگوی صبح

گیسو سی رخ نکال شہ حسن مثل گل
بلبل کو آئی شام غریبان مین یون ہی صبح

ای شام ہجر قاصد جانان بہی کہو دیا
سینہ خراش کر کی روانہ ہوئی صبح

سینی کو پاک کر دل روشن دِ جمال
نکلی مری بغل سی نہین ہی آئی خوبی صبح

زاہد حضور قلب سی شیدہ پڑہ نماز
یادِ جمال مہر سی ٹوٹا وضو ہی صبح

ای التقا جمال تو پر تو فگن ہوا
داغ سیہ مین دل مین نہین آرزو ہی صبح

اوس مہر وش کی وصل سی رویا ہون ہجر مین
کہوتا ہی مینی خوب سا شبکو گلو ہی صبح

میخانۂ فلک پہ تو دوڑا ہی شام کا
ساقی جو مہر ہو تو بنائین سبو ہی صبح

وہ تیرہ بخت زلف سیہ فام ہون سی
چہپ جا میری ساہنی کیونکر نہ روی صبح

کیا یادِ رخ سی چار پہر کا ہو فاصلہ
رکہتا ہون دل آٹہ پہر روبرو ہی صبح

گیسوی شب مین یادِ رخ ماہ ہو نصیب
اختری نصیب سے کہلتی ہین مری صبح

## غزل در بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع مسکن کلام سلطان ان مقید

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

می امید ہی یا رب مرا بہر جای قدح
شربت وصل کا طالب ہی یہ شیدای قدح

دیکھتی الاہون اوس ساقی دریا دل کا
کیون نہ پھر انکھون سی مجھ مست کی گر جای قدح

پہنچی ایکدم جو لبِ ساقی دریا دل تک
مہر عکسِ رخ پر نور سی بن جای قدح

مہربان دیکھی میخانہ مین کہ جو ساقی
ساغرِ دل کو ہی محفل مین تمنای قدح

توڑ کر شیشی مین بستر کا کرو گا سامان
شبِ فرقت مین آلہی کہین جای قدح

تلخکامی ہی دہر حیف خمارِ غم سی
شہد و شکر لبِ شیرین سی ادہر جای قدح

لڑکھڑاتا ہی ادہر دیکھتی والا ساقی
پہنس گیا درد مین شیشی کی یہ شیدای قدح

کیا عجب سامنا ہو جای اگر گردش مین
چشمِ مینوش سی میخانی مین شرمای قدح

کاسہ عارض مینوش سی مین مست ہوا
زلف سی کھینچ لیا کرتا ہی سودای قدح

یار اغیار بنی جاتی ہین اس محفل مین
دوستی کرتی مین میخانی مین اعدای قدح

ختم ہو مینا ی فلک جام بنی مہر منیر
میکشو ہو اگر اختر کو تمنا ی قدح

## غزل در بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع من کلام سلطان المقید

روز کرتی ہین کسی طرۂ طرار کی مدح
روز کرتی ہین امیرانہ کسی یار کی مدح

پہول کہلا گیی پیشِ رخِ تابان ای گل
بلبلو نسی نہوی یار کی رخسار کی مدح

دولتِ حسن سی اس عشق مین ہو مالا مال
پیش دستی نکرو کرچکی سرکار کی مدح

خالِ بت سی غرض اور نہ مالی کا خیال
وصفِ ہندو نکرون اور نہ زنار کی مدح

طوق ہر بار گلی ملتا تہا اس قیدی کی
بیڑیان کرتی تہین زندانمین گرفتار کی مدح

قدرتِ حق ہی مری تنگ کی شعر نکر
اری صیاد نکر مرغِ گرفتار کی مدح

زلفِ پر پیچ کی تعریف نہ غیرو نسی ہو
موذیون نی ہی کبہی کی ہین اس مار کی مدح

دیکہی بہالی و قلم تیز دلِ اعدا کو
جب کری تیغ زبانسی تری تلوار کی مدح
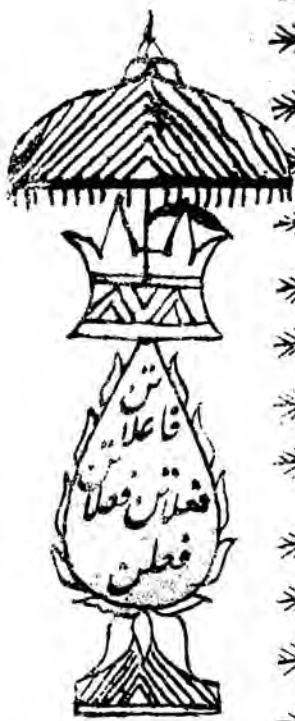
جبین ہی اوسکو بھی اگر روز یہان ٹہلاوین
رو محفل مین ثنا کرتی ہین دو چار کی مدح

کعبۂ دل سی نکلجای بتون کا جلوہ
ہیرا دل صاف کری حیدر کرار کی مدح

آپ ہی آپ غزل پڑہ کی کری تعریفین
کب کریگا کوئی اس اختر ناچار کی مدح

تمہاری گیسوؤن کی پیچ مین چور کیطرح
جبین صاف منور ہوئی قمر کی طرح

بتون کی یاد نی اللہ کو بہلایا ہی
دلی جلی رہی پتھر سی ہم شرر کیطرح

انہون نی نیزۂ مژگان سی دیکہا ہی
ہماری زخم بدن ہو گئی سپر کیطرح

رخ اپنا گیسوؤن مین آپ کیون چہپاتی ہین
نقاب چہرہ پہ بن جائیگی قمر کی طرح

ہزار کعبہ ڈاہی وزن بہی لاگ کرتی ہین
مجہی سمجہتی ہین دلدار اپنی در کیطرح

زمین مین تخم کی تاثیر کب بدلتی ہی
بدون مین نیک اثر کرتی ہین اثر کیطرح

بتونکی وسوسی آتی ہین صوم مین ہمکو
امور خیر مین ملتی ہین ہمسی شر کیطرح

یہہ انقلاب تو یہ بہی آنکہہ سی دیکہا
جہان مین باد یہ بہرنی لگی ہی ترکیطرح

ہزار غیرون پہ الطاف اور عنایت ہو
نہ بن سکیگا وہ خانہ ہماری گہر کیطرح

وہ رنگ کو سادگی ماہ سی اڑاتی ہین
وہ پیچ بالونکو سکہلاتی ہین کمر کی طرح

یہ لطف ہی کہ یہ سر جائی بات رہ جائی
کہ بد بہی کام جو ہو ہو وہی ہنر کیطرح

یہ سوکہی لونسی نفرت ہی مجکو ای بلبل
بہلا لکہیگا غزل میری شعر تر کی طرح

کلیجی مین اسی رکہا نہیں ہی میرا
خیال یار رہا کرتا ہی جگر کی طرح

بنائینگا جو غیرون کو گر پڑینگا مین
بگاڑتی ہین مرا عشق اپنی گہر کی طرح

ہزارون تاکتی ہین اسکو باغ عالم مین
جہان مین اختر خوش ہو گئی ثمر کی طرح

ردیف خاء معجمہ

## بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور کلام السلطان السیر الاحضر

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

غنچی مین ہی شراب مین پر نشست شاخ
بلبل بہی اس گلابی سی ہی مے پرست شاخ

کم ظرف باغِ دہر مین کب فتح یاب ہون
گلشن مین فوجِ خار سی کب ہو شکست شاخ

ہر برگِ یاسمین پہ گمان ہی یہ باغبان
اوٹہا بلائین لینی کو غنچی کی دست شاخ

صیاد تاک مین ہی نہ غنچونکی آڑ کر
نازک ہی عندلیب بہت داربست شاخ

پہاندیگا بحرِ حسن کو یہ عشق کس طرح
دیکہی موجِ گل مین کبہی ہمی جست شاخ

ہر رونگتا ہی تنبہ گل داغ کی قریب
وہ خار ہون بدن پہ ہی جسکی نشست شاخ

ساقیکی ہوش صاف ہین گلشن مین دیکہنا
غنچی کا ہی گمان یا چشمِ مست شاخ

ای طفلِ غنچہ باد سی یہ برگ کب ہلی
اٹہا طمانچہ مارنیکو تجہپہ دست شاخ

کانٹا ہی موجِ گل مین لگی عندلیب کو
کسطرح سی زمین لگاتی ہی شست شاخ

وہ ناتوان ہون اس گلِ خندانکی یاد مین
کافی ہی میری ہلنی اک ضربِ دستِ شاخ

| نازک ہی وہ کہ ٹوٹ جائے جھٹک جانے سی شجر | بلبل کی ہاتھ آج بدی ہی شکست شاخ |
|---|---|
| ایسی مین شورہ مین کسطرح گل کھلین ہ | |
| اختر بہت محال ہی آئین نشست شاخ | |

## بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور کلام السلطان الاسیر اودہ

| ای سرو ہی ہر ایک نہال چمن کی شاخ | دیکھی نہین مگر تری سیب ذقن کی شاخ |
|---|---|
| اوس نازنین کی جسم مین اک بال ہی نہین | بیجارہ منی دیکھی نازک بدن کی شاخ |
| مین لپٹون یاد ساعد گل پوش یار مین | گلشن مین کیا بہار پہ ہی نسترن کی شاخ |
| موذی جو ہین وہ باغ جہان مین ہین بی نصیب | خالی ثمر سی کیون نہ رہی کرگدن کی شاخ |
| محفل مین عاقلون کی گذر کسطرح سی ہو | مجہمین لگی ہی ہمدم دیوانہ پن کی شاخ |
| کہتا ہون کہکشان کو یہ حیرت سی دیکھ کی | سیدہی ہی کسطرح سر چرخ کہن کی شاخ |
| آئین لٹین جو زلفونکی آنکھونکی متصل | مین سمجہا ہی ہر ایک غزال ختن کی شاخ |

منہہ اوسنی منہہ پہ کہدیا ڈالا گلیمین ہاتہہ
وہ یاسمن کا پہول ہی یہ یاسمن کی شاخ

سرسبز آب اشک سی کہتا ہون یار کو
رہتی ہی اِس لیی ترو تازہ بدن کی شاخ

انکہین ٹرائین اختر تابانکی یار سے
اسو اسطی مروڑی ہی مینی ہرن کی شاخ

## منکلام سلطان الاسلام وہ

عاشقونکی لیی ایجان تماشا ہی یہ رخ
ہم سیہ بختونکی حق مین ید بیضا ہی رخ

اتنی ہی گرد کدورتسی مصفّا ہی یہ رخ
ہی اگرچہ جبین موج تو دریا ہی یہ رخ

ذقن اوس ماہ کا گرداب ہی ابرو کشتے
انکہین طوفان بلاخیز ہین دریا ہی یہ رخ

ہین ہی شکل کی حیران حسینان جہان
مثل آئینی کی شفّاف و مصفّا ہی یہ رخ

وحشیو سر پہ گرا چاہتی ہی برق غضب
شعلہ سان باغسی اجانب صحرا ہی یہ رخ

دم مین پاتی ہین شفا دیکہہ کی بر سبعہ نکی مریض
عاشقونکی لیی ایجان مسیحا ہی یہ رخ

مثل کندن کی چمکتا ہی اچھرہ صاف | ہم فقیروں کی لیی دولت دنیا ہی یہ رخ

دسترس کسیکو نہین اسپر جو نہین یہ عنقا | کیون نظر آتا ہی پھر ہمکو جو عنقا ہی یہ رخ

اٹھتی ہی نگہ کسی پر نہین پڑتی آئینے | سب حسینان جہان مین اکیلا ہی یہ رخ

سرخی عارض تابان سی عیان ہی روشن | ورق مصحف ناطق ہی مطلا ہی یہ رخ

سیم و زر سی کوئی کسطرح خرید یگا اسے | نقد جان سے بھی ہاتھ آ ای وہ سودا ہی یہ رخ

مُنہہ پہ مُنہہ رکھدی تو ہو جائی قران السعدین

مہ جبین اسطرح اختر ہی کی زیبا ہی یہ رخ

## کلام السلطان السیر اللہ

دلبر مین داغ یار سفید و سیاہ و سرخ | بی شبہہ ہی بہار سفید و سیاہ و سرخ

دندان و چشم و لب کا اثر اسقدر ہوا | دل سی اُٹھی شرار سفید و سیاہ و سرخ

سرخی جو خون دل کی ملی تن رنگ ہون | گیسو و روی یار سفید و سیاہ و سرخ

گھائل ہوں زلف و رخ کا یہ ہو نگا نشان — لکھوا اشتہار سفید و سیاہ و سرخ

پایا نہ رنگ زلف چلیپا سا ہم کہیں — دیکھی ہی قسم یار سفید و سیاہ و سرخ

انگل نہ رو برو ہوں ترے وہی صبا سے — گلشن میں ہوں ہزار سفید و سیاہ و سرخ

ابرو و روسی اور لب رنگین سی میں جو داغ — کرلو نہیں شمار سفید و سیاہ و سرخ

اوسکی بیاض چشم میں ڈوری جو سرخ ہیں — ایکجا یہ ہی بہار سفید و سیاہ و سرخ

کیا یاد رخ میں اشکین نالی سیاہ ہیں — اختر یہ مین نثار سفید و سیاہ و سرخ

## بحر مجتث مخبون مقصور کلام سلطان الاسیر و الاد المتخلص باختر

ہوا جو ہاتھ سے مجھ سی وہ بدزبان گستاخ — برای بوسہ ہوا ساتھ ہی ہاں گستاخ

ہم اپنی آنکھ چھپاتی ہیں چھیڑتی کیوں ہو — ہٹو ہٹو نکرو ہمکو مہربان گستاخ

پہپہولی آتش گلشن کی ٹہنگی ہاتھوں میں — گلو نسی ہو گیا گلشن میں باغبان گستاخ

کرو نگار از ہفتہ مین آج سب افشا
کہ پھرون ہوتا ہی خلوتمین راز دان گستاخ

مزار قیبون نی لوٹا جنب ہوا توبہی
جو خوابسی ہوا سوتمین میریجان گستاخ

وہ ایک فتنۂ عالم ہی لیہی بہاگی گا
کریگی یار کو ختر کی گرمیان گستاخ

دیکھی ہی نہین مینی تو یہ گیسو و لب شوخ
کرتا ہی مجہی مار کی کیون اسکا عجب شوخ

صیّاد چمن باغمین گل ہوگیا اب شوخ
کیا چلبلہ ہی ابتو ہوا ہی وہ غضب شوخ

[illegible]ہوئی ہی شک سی سب لعل بدخشان
صاحب یہ غضب آپکی ہی سرخی لب شوخ

بہلا نیکو ہرگز نہ کمان دیجیو تیر کو
پھر تیر نگہ چہوڑتا ہی وہ غضب شوخ

ہوتا ہی حسینونکی طبیعت مین تلوّن
تقدیر بری ہی مری وہ یار ہی کب شوخ

گل لالہ مین داغ سیہ لیتا ہی دلبر
اوٹہتا ہی جی پہلوی گلزار سی جب شوخ

کیا خوب نکالی ہین میاں پیٹ سے پاؤن
مکتب مین ذرا گہر کی سی اوستاد کی دب شوخ

اوستاد ذرا عشق کی باتین کیا کر
فعلو نکو تیری دیکہہ کی لڑکی ہوئی سب شوخ

شرمانا کبہی آپکا کم ہوگا نہ صاحب
ہو جائیگی للہ کہین ایک ہی شب شوخ

غربت مین وطن چہٹو کی جائینگی کرین کیا
دیتی ہین بہت ہمکو یہان رنج و تعب شوخ

ای جان گلوریکا گلا کرتی ہو کس سے
کہاؤگی اگر پان تو ہو جائینگی لب شوخ

بتہلائیی مکتب مین کہ تعلیم بہی پائے
وہ طفل حسین آپکا اختر ہی غضب شوخ

## ردیف دال مہملہ

### بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف و منکلام سلطان الاسر الاودہ

مفاعیل مفاعیل فعولن

اڑ جائیگی بہی طائر جان ہو جو قفس بند
صیاد دیئی تن مین بہوا ایک نفس بند

نالی نی بہت قافلی کی راہ بہلائی
دل کون کبہی پہلو مین سی ہی بس بند

گل پیرہنی گجلکی مین ہو نزاکت
پہنی جو قبا گل کی نہ اسطرح سی کس بند

کیا ہوش و حواس آج کہلی بام کی اوپر
مین سینی کی حجری مین کرون کیون نہ انہین بند

منہہ لگتا ہی آکی بہت بنت عنب سے
میخانی مین جو رو کی عوض ہو یہ عسس بند

صیاد تری حسن سی ہی عشق کی رو نے
دس تار قفس توڑ کی نکلی ہین تو دس بند

ہٹ جای جو وہ روح روان آنکھہ کی آگے
اس آہ رسی ابہی ہو جای نفس بند

گہٹ گہٹ کی یہ دم نکلا ہی اے توسن جانان
کہیر نی جو غبار اپنا تو ہو جاے فرس بند

کہل کہل کی بہت ہنس کی مزہ نوش کیی ہین
پہتی لب شیرین پہ تو ہو جاے مگس بند

رنگینی دکہائیگا کسی حسن گلو کا
صیاد قفس مین کہین ہو کر کبہی بس بند

صیاد محبت ہو ہی باغ جہان مین
بلبل تو نکل جاے کہی ہو جاے قفس بند

نکلی گی خدا چاہی تو اب چند دنو مین
اختر کی بہت سینی مین اتبک ہی ہوس بند

سرخی لب ہو وی عقیق یمن سفید
خفت سے ہو وی زلف پہ مشک ختن سفید

گولا کہہ وہ بھی پہ بدلتی نہیں ہی اصل
سورج کی ابتلک نہیں دیکھی کرن سفید

اوس ماہ رو کی بزم میں ہی چاندنیکا لطف
پہنی ہوئی لباس ہی سب انجمن سفید

گردون نیلہ کو ہنسی دو رنگی چمن میں ہے
گل نازوکی سرخ گل یا سمن سفید

ای ماہ چاندنیکو ملا نور چار چند
پوشاک تو نی کی ہی جو زیب تن سفید

گلشن میں رخ عارض جانان جو دیکھی ہیں
ہو کر خجل ہوئی ہین گل نسترن سفید

تیری اسیر ناز کا چھل چہل گیا گلا
ای جان سرخ ہو گیی آخر رسن سفید

محشر کو مجرمو نمین کھڑا ہو نگا ای صنم
رکھا نہ دود آہ نی میرا کفن سفید

جسکو نہو صباحت جسم صنم پسند
مبروص کیطرح سی ہوا وسکا بدن سفید

عکس رخ صبیح گلون پر جو پڑ گیا
ای گلبدن ہوا ہی چمن کا چمن سفید

گر بیسی خون ناحق انسان چھپا بھی ہے
کیونکر رہی شہید کا تیری کفن سفید

اُس چاندنی مین جام بلوریں ہو ہاتھہ مین
جامہ بھی چاہیی ترا ای سیمتن سفید

ایکبار رشک یار کی رخ پر عجب نہین
گلشن مین شرم کہا کی جو ہو نسترن سفید

پرتو فگن جو بزم مین ہو عارض حسین
آیینہ خانہ بنکی ہو سب انجمن سفید

قاتل نی قتل کر کی بہایا لہو تو کیا
اوس ماہ رو کی یاد سی ہوگا کفن سفید

زردی ہماری عارض غمگین کی دیکھکر
خورشید کی فلک پہ ہوئی ہی کرن سفید

اختر فروغ حشر کی دن تجھپہ ہی خدا
عشق علی سی ہوگا رخ مرد و زن سفید

## بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور مین کلام سلطان الاسرو الاده

رفتار یار سی ہوی شمشاد نامراد
زندان مین سید ہی جائینگی آزاد نامراد

اوسکی نگاہ کیون نکرین یاد نامراد
بجلی سی روز کرتی ہین فریاد نامراد

کرتی ہین جبکہ کوہی صنم یاد نامراد
باغون مین جا کی کرتی ہین فریاد نامراد

زلف سیاہ کرتی ہین جب یاد نامراد
رہتو نکو دور کرتی ہین شب یاد نامراد

قمریکو عشق سروِ روان بہی نصیب ہے
طوق گلو مین کرتی ہین شب یاد نامراد

گذری ہین کوی زلف سی جبہ تک نسیم کی
نکہت کیطرح کیون نہو برباد نامراد

لیتی نہین یہ نام کو سن لی نہ کوئی غیر
دل مین چہپا کی کرتی ہین شب یاد نامراد

گو سب اسیر زلف ہین خانہ خراب ہین
زنجیر در کو کرتی ہین آباد نامراد

نالہ صدای رعد ہی و نکی واسطے
اشکونکی مینہ ہین کرتی ہین امداد نامراد

مکتب مین دست سخت اوٹہاتی ہین طفل کی
جلاد نکی ہوتی ہین استاد نامراد

اختر عجب نہین ہی کہ باغِ جہان مین ہون
صورت سی مہ کی مانی و بہزاد نامراد

## کلام سلطان الاسیر الاوده — بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور

ابروسی رضوں نسی لی اوسکو چار چاند
خورشید نکو صدقی ہی شبکو نثار چاند

کیونکر بناؤن اپنا دلِ داغدار چاند
چھپ چھپ کی جھانکتا ہی وہ سنی بار بار چاند

چیچک کی داغ روی منوّر پہ کہل گئی
کہینچی ہین نقشبندِ ازل نی ہزار چاند

ابرو و رو جبین و رُخ و چشم و گوش و لب
کوکب یہ سات فلک کی ہین سیارا یار چاند

ہر زخمِ سینہ چاندنی کا پہول بن گیا
مقتولِ رُخ کو کیون نہ دکہائی بہار چاند

نقشِ سمِ سمندسی ای شہسوارِ حُسن
بالا ہی ارض دیکہہ لیی ہمنی چار چاند

گہوری پہ یار نکلا تو نعلونکی نقش سی
پیدا ہوئی زمین کی اوپر ہزار چاند

ہرگز مجھی نہ بہولیگا وہ روی خوش ضیا
دیکہا کرون ہزار فلک پر ہزار چاند

نکہری نہ عید مین تو ہوی عیندہ گا قتل
ای جان عمر بہر یہ رہا یادگار چاند

ای آفتاب رو تری روسی عجب نہین
ہر رات تجھپہ سو تیمن ہووی نثار چاند

اختر تری غزل کو ہلالی نی جب سُنا
ہر بیت پر فدا کیی اوسنی ہزار چاند

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع من کلام سلطان الاسیر اختر اودہ

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

| | |
|---|---|
| زلف رخسار پہ رہتی ہی پریشان تا چند | دیکھیے کھینچتا ہی طول شب ہجران تا چند |
| دیکھیے بند رہی اب در زندان تا چند | دل رہی خانۂ زنجیر مین نالان تا چند |
| کب تلک عمر بسر کیجیے صحرا مین یار | پھاڑیے جوشش وحشت مین گریبان تا چند |
| پنجۂ وحشت دل اسکو ہی دامان کرے | سوزن غمسی رفو ہو یہ گریبان تا چند |
| کبھی گلزار کی ہی سیر آنکھونکو نصیب | داغ تا چند مری دل کا یہ سامان تا چند |
| خال ہندو سی ہی چھوٹیگا یہ دیندار فراق | قید کافر مین رہیگا یہ مسلمان تا چند |

جانیدی جانیدی اب اسکی نہ پیچھی پڑ یار
غم کشی عشق مین ای اختر نادان تا چند

## بحر مجتث مخبون مقصور من کلام سلطان الاسیر واجد علیشاہ اودہ

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات

| | |
|---|---|
| تب فراق سی عاشق کا ہی گریبان زرد | حرارت جگر و دل سی ہی گلستان زرد |

ہماری رنگ عشق سیتی ہوا گیا یرقان
کہ پھول زرد ہوئی گیا گلستان زرد

گل سفید و گل سرخ شرم سی ہین سبز
دوپٹہ اور ہنتا ہی جب ہمارا جانان زرد

خوشی سی سرخ ہوئی کیون ہین گلشن کی لگون
حسد ستی نہ ہوا کیون چہرہ رقیبان زرد

فراق یار مین یرقان نی مہربانی کی
کہ رخ بہی زرد رہا اور چشم گریان زرد

ہنسی گی آج تو یہ زعفران کہل کہل کی
کہ روی بلبل شیدا ہی گلستان زرد

محبت می معشوق ترک کراختر
خدا کی یاد سی کر جسم و روی خندان زرد

## بحر رمل مثمن مخبون ابتر مسبغ کلام سلطان الاسیران جان عالم

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

روشن چہانینگی گلشن مین صبا میری بعد
بلبلین پہولین گی پہولونگی دعا میری بعد

کیسی بیقدر ہوئی جان قضا میری بعد
حسرتو نکا نہین لگنی کا پتا میری بعد

ہون انگشت مین اس مہندی لگی ہاتھوں کا
قبر پر چھائیگی یہ شاخ حنا میری بعد

ایک جا تی تو بہلا دو تو رہین خدمت مین
اور رونگی ہوتکی کرنا نہ دعا میری بعد

سر گرگر گئی فواری لہو روتی ہین
خاک اوڑی باغ مین کیا کیا ہوا میری بعد

چیرونکو داغ ملی لٹ پٹی دستار پہنتے
کجکلہ توڑ چکی بند قبا میری بعد

قتل کیون کرتی ہین وہ دست نگارین مجھے
تیز ہوگا نہ کبھی رنگ حنا میری بعد

اٹھگئی یہ قیامت گئی سب دنیا سے
کرچکا صور سرافیل صدا میری بعد

ہوگا عنقا مرا شہباز بدن مرقد مین
ہڈیان کہائیگا اب کسکی ہما میری بعد

ایکدن انکو بھی موج محبت ہوگی
یاد آئیگی کبھی لطف وفا میری بعد

یاد کرنا مجھی اے رشک گل و سرو چمن
بوی گل ہوگی جسوقت جدا میری بعد

محفل مہر مین کیا کوئی چمک جائیگا
کسی اختر کا لگیگا نہ پتا میری بعد

## بحر مجتث مثمن مخبون مقطوع مسبغ

دل گشاده چو یعسوب انگبین باشند ‌ ‌ ‌ چه لطف صید که صیاد در کمین باشند

گشاده مذهب حق هم کنند پوشیده ‌ ‌ ‌ درین زمانه اگر عالمان دین باشند

عجب نمائش افلاک نیلگون دیدم ‌ ‌ ‌ محال نیست که بر ارض مه جبین باشند

کجا کجا بروم من کجا کجا برسم ‌ ‌ ‌ بگو که پیش بیایند و هم قرین باشند

هزار شکر خدا را رسید رنج و ملال ‌ ‌ ‌ چو غیر وقت کرم مرده زمین باشند

دو چند شعر اضافه کنیم بر هر شعر ‌ ‌ ‌ مثال حبل متین مصرع متین باشند

مثال کاه غم و رنج دل پریشان باد ‌ ‌ ‌ خدا کند که رقیبان بساخزین باشند

مپرس حال لب لعل وقت خنده نی ‌ ‌ ‌ مده شراب اگر لعل آتشین باشند

خدا کند که میسر بود همیشه وصال ‌ ‌ ‌ که دین بان من این و نی زنین باشند

گلوی مرغ بهاری شود دم طاؤس ‌ ‌ ‌ مژه چو کاکل او مار آستین باشند

میان طبیعت شود اگر بندش — نه آنچنان نشود بلکه این چنین باشند

کجا گریزم و من کی سخن کنم تاویل — حدیث خوان چو پی صورت آفرین باشند

دلم بصدق خداوند جان پناه گرفت — مرا چه کار ز پاپوش بی یقین باشند

چه تاب غیر در آنوقت روی خود پیچید

اگر به بزم صنم اختر حزین باشند

## منکلام مقیّد بیگماه سلطانعالم بادشاه اوده

باغ میں بلبل کی کیا خطا صیّاد — نگہ ہی ہدف ناوک بلا صیّاد

خزاں ہی باغ میں تجکو بہار یاد ہوئی — بتوں کا نام نہ لی کر خدا خدا صیّاد

نہ زلف یار میں سختی نہ پیچ سنبل میں — ہمیں پھنسائی وہ ہی ایسا کونسا صیّاد

خدا اڑائی ترا ہو ببر گلستان میں — یہ جال دیکھہ لیا تیرا سب ہلا صیّاد

ہزار طوطی اڑاتا ہی باغ میں اکاش — ہمیں بھی ہجر کی بندوق مارتا صیّاد

| | |
|---|---|
| چمن مین آتش گل سی چراغ جلتی ہین | نہ کہینچ تاب روشنی کو روغن حنا صیاد |
| نئی روش سی ہزارونکی پر کترتا ہے | نہ پہول ظلم پہ گلشن مین بہی سما صیاد |
| چمن مین پردۂ گل تک کہان رسائی ہے | ترانا گانا جو بلبل تو ناچتا صیاد |
| ملی کی ہجر کی ہمراہ وصل کی لذت | بہار باغ نہو گی اگر گیا صیاد |
| ہزار کشمکش دام ہو نصیب کہان | کسی جہان کا کہٹکا ہی خوف کیا صیاد |
| چمن کی حاضری پہولونکی نذر دلواؤن | خدا کا شکر ہی گلشن سی اڑ گیا صیاد |

فراق و ہجر کیا جال مین تڑپتے ہین

نہو وصال مین اختر سی بدمزا صیاد

## کلام ابوالمنصور ناصرالدین سکندر جاہ بادشاہ زادہ

| | |
|---|---|
| لطف چشمت بدلم یاد نہان میدارد | پیش وی تو زبان عشق دہان میدارد |
| بنگری گر رخ ابرو قمر ظاہر شد | قامت پیر چو انداز جوان میدارد |

بنحر در شعرم از ته دل هرزه مگو / که زبان دل من لطف بیان میدارد

مصرع قامت موزون چو رباعی شد / بلبل تازه ز هر گل سخنان میدارد

نرم رو من چه شوم از رخ ابروی کج / سهمگین شد دل من سخت کمان میدارد

چه درم من چه درم گر شود دش نغمه پیدا / عاشق تان گریبان کتان میدارد

بنما صورت رنج و الم و درد و نگا / سوزد و غم گر پی نظارگیان میدارد

لعنت ای عشق مکن از نهان پیدا را / آنچه پوشیده دل هست عیان میدارد

گلستان شکر که انداز چمن حاصل شد / پا شکست است و مگر سرو روان میدارد

خوش شدم از غم و شادی فلک امروز / لطف نیرنگ بهم بهر جهان میدارد

ناوکی بهر گلستان چو رسد صید شود / طوطی حسن صنم زاغ کمان میدارد

نغمه‌ها یا پسر مطرب خوش یاد دهی

اختر از اگر لطف زبان میدارد

## ردیف دال ہندی

### کلام سلطان ال[illegible] [illegible] شاہ عالم

نہین کی حسن پر ایجان تمہاری لاڈ
اوٹھین گی عشق سی کسطرح بیاری لاڈ

عجب ناز کا بجہ نیم جانیہ سی انداز
اوٹھائین سیری دل و جان تمہاری لاڈ

اوٹھاؤ ناز بہلا اب تو سخت جانی ہے
گذر گذر کی بہت عاشقو گذاری لاڈ

ہماری شیشۂ دل کو نہین ہی کچھ آسیب
پری کی سر سی بہی انسان نی اتاری لاڈ

زمین حسن مین تم تخم آشتی بوؤ
رقیبو ملک محبت مین لو اجاری لاڈ

بناؤ کیمیا اس بوٹی کا اثر یہ ہے
عجب نہین جو دل عاشقانکو ماری لاڈ

ہم اپنی داغ سی قائل ہین خود نزاکت کے
اوٹھایگا گل لالہ بہت ہماری لاڈ

کسیکی ناز کی بڑھی ہی داغ سینی کے
ہماری داغ سی گلرو تمہاری ہاری لاڈ

تمہاری ناز کی انداز سی اثر یہ ہوا
خدا داسی یہ دل ہو تو خود بیکاری لاڈ

جلاؤن آتش نایلو سنی ای خدا کیونکر
بتون کی ذات مین ہین آگ کی شراری لاڈ

چمن مین جا کی یہ آٹھہ لائیان نکہ بلبل | ادای گل ہی نئی عندلیب واری لاڈ

اوٹھی فلک سی ہر گروہ نازنین روکے
زمین پہ پھرتی ہین اختر کی ماری ماری لاڈ

## کلام ابوالمنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ اودہ

کرتی ہین کی ابروی خمدار پر گھمنڈ | جلاد روز کرتی ہین تلوار پر گھمنڈ
نوک قلم سی باغ معانی کرو گا صاف | ای باغبان نکہ ابہی گلزار پر گھمنڈ
مطرب ہے کی تو لسی دمساز ہی ستار | مضراب روز کرتی ہی ہر تار پہ گھمنڈ
دل بیچتے ہین کرتی ہین ہم کر سی پائمال | چلنی مین یار کرتی ہین رفتار پر گھمنڈ
اوسکی کمند زلف مین تا تا رہی اسیر | ای دل بجا ہی زلف کی ہر تار پر گھمنڈ
جب دیکھہ لین گی راہ روی میری یار کے | کبک دری کرین گی نہ رفتار پر گھمنڈ
مجکو کبھی پوچھی گا مین بد نصیب ہون | زاہد کبھی کریگا نہ میخوار پر گھمنڈ

غمگین ہین ملول ہو ادب کل کہان ہا | اب گیا کہ و نگاہین ل نا ہمار پہ گھمنڈ

ایک آیا ایک اوٹھہ گیا ایک بیٹھا اک گھڑا
اختر اوہین تو ہوگیا دو چار پہ گھمنڈ

بہٹّی پہ جوانونسی نہ ای پیر مغان اینڈ | لازم ہین تجکو کہ پی بادہ کشان اینڈ

باغی ہین ہم ہمسی یہ چالین ہین اچھی | گلزار ہین عاشق سی ای سرو روان اینڈ

بل کرتی ہین بازار و ہین تجہہ پہ شک سی | اغیار ہی سید ہی ہو ان صنم اون سی جہان اینڈ

تیرونکی طرح راستی تو سیکھہ لی قاتل | جنگاہ مین لڑنی پہ نہ تو مثل کمان اینڈ

خم آنیگا پیری سی قد راست مین تیرے | کہتی ہین بہلی بات نہ تو ہمسی جوان اینڈ

سرکش کا کبہی نام ہین فوجسی جہک تو | خم ہو پی تعظیم نہ تو ہمسی نشان اینڈ

اللہ نی چکر مین اسی واسطی رکھا | ای پیر فلک ہمسی نہ تو مثل جوان اینڈ

قاتل ہی اوڑاویگا تجھی ہاتھہ سی اپنی
تیراہی نشانہ ہی نہ ای زاغ کمان اینڈ

زر والا ہی تو تجکو تکبر بہی ہی زیبا
دنیامین تجھی پیتا ہی ای شاہ شہان اینڈ

خم روی فلک کا ہی ابہی صاف کری تو
ای مہر جو دنیامین پی سیمبران اینڈ

بیفائدہ ہی اینڈنا دو دنکی ہی دنیا
گر اینڈ تو دنیامین پی عشق بتان اینڈ

کیا کبر ہی اختر تجھی اللہ نگہبان
بس ہو چکا ہر وقت نہ ای قافیہ دان اینڈ

## ردیف ذال معجمہ

### منکلام شاہ بیگنا وجد علی بادشاہ اودہ

چوسا نہ شہد لب کو یہ تہا بی مزا لذیذ
دنیا کوئی طبیب نہ ایسی دوا لذیذ

باطن مین تلخ شیر و شکر مین وہ ظاہرا
نکلی ہین اس زمانی مین کیا آشنا لذیذ

قانع ہون خون دل و داغ ہی اور شوربا
اس خوان غم پہ کہتا تا ہون مین غذا لذیذ

وہ بد دماغ گل ہی گلستان مین مرا | جسکو نہو ہی نکہت ہیک صبا لذیذ
پایا مزا نہ نانِ غم و رنج سا کہین | کہائی جوانی پن مین غدا بار ہا لذیذ
باران سے میری آنکہہ سی کیا حسن برق ہے | شب بھر طعام عشق ہی کیونکر رہا لذیذ
شیرینی گل کی پاؤن مین باغِ دہر مین | نعمت ہزار مجکو کہلائی خدا لذیذ
پہولا نہین سماتا ہون گلزار جنت مین | کہائی طعام عشق کی ایسی ملا لذیذ
زاہد خدا کی یاد مین کرتا ہی کاہلے | دیتی نہین مریض کو ہرگز دوا لذیذ
چوسی گا تیری تیغ کا روغن دہان زخم | قاتل کی اس مین آتی ہی اتنی جفا لذیذ

اختر خدا کا تجہ مضامین پہ ہی کرم
پہولا جو اس زمین مین گل مدعا لذیذ

کلام ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل

تن لاغر کو بہی الفت مین بنایا کاغذ | اسپہ بہی آنکہہ سی قاصد نی چہپایا کاغذ

نہین رکہتین مسی کی پریرو کی نشانی ہے / کہا نام سلیمان اوسکی دانتونکی نگینون پر

وہان مہنال لب ہی ہون غمکا یہان ولیکن / جلیگا چنبر گردن حسینون کی قرینون پر

رقیب روسیہ لفونکو اوسکی مار سمجھتے ہین / کہون اللہ ہونگی پہتبی آج مین ان دو زبینون پر

قوی کب کہینچ سکین گی قافین مو ضعیفا سے / ہوی مہر سلیمان اٹہی ہی دل کی دفینون پر

یسین گی دست نگین پر صنم کی بیحیائی سے / عبث اہی چرخ بجکو رشک ہی ایسی کمینون پر

عجب کیا دیو شب مجکو پرستان مین اڑا لائے / نہ ٹہرا وصل کا وعدہ پری اتنی مہینون پر

پر تا منظر چمن نظری بین قبیلون مین / بجا لیکی نہ کیونکر صاد ہون ہم سسکی سنبلون پر

سویدا میرا دل کا چشم کی تل مین لگائی مین / مجہی کس کس طرح کا رشک آیا نکتہ چینون پر

مٹی جاتی ہین وہ ہر بات مین دکہاتی ہی / طبیعت صاف ہتی ہماری انکی کینون پر

زمیندار ہی ملک شعر ایعادل اجارہ لے / پڑین تخم مضامین آج کل ایسی زمینون پر

فدا ہو جاہی ایسی ماہ رویون پر دل اختر

چھنی نشاں جو اپنی ہاتھ سے ہر جبینوں پر

سیاہی شامِ گیسو کی بلا لائیگی گوروں پر
عوض سرمہ کی شانہ ہو شہیدِ غم کی گوروں پر

کمر کرتا پھری کیونکر کبوتر دل کا پہلو میں
تری انگیا کی چڑیا اے صنم ہو جو زوروں پر

رقیبوں پر میں گی ہاتھ ہے مشتاق ہم آغوشی
نگاہِ لطف پھر پڑنی لگی ان سینہ زوروں پر

جھلک جاوے شی خونِ دل کہیں غیروں کی جیبوں سے
فراقِ گل میں رویا میں جو نرگس کی کٹوروں پر

تری نازک خرامی جو نازِ لطف لہرائے
ہنسی گلشن میں داغِ دل مرے اُس جا موروں پر

سنائی پاؤں کی آواز خلخال مرصع نے
چھری پھروا وکی اٹیا لمیو کیا ہمسنی گوروں پر

خزانی پر یہ کسکی مہر ہے خاموش کیوں تم ہو
گمان ہے صاحبِ سبا بکابوسی کی چوروں پر

پہنچینگی نگہ گر گر پڑینگی پاے مہ رو پر
ابھی کیا آفت آئیگی دل کی چکوروں پر

صبا کیونکر کھلائیگی ہمارا منقبض غنچہ
جو یہ دل کنک جائیگا اس بلبل کی شوروں پر

ترا تار نظر کس کس کو دیکھیں مست کرتا ہے
یہ تلاب کہاں سکا ہیں ان آنکھوں کی ڈوروں تے

اٹھا تا کیا آخر تری شیرین ادائی لی
دل اطفال مائل ہی بہت انگلی کی پوروں پر

جوانی یاد آتی ہی جو اختر طفل روتی ہین
ضعیفی مین نہایت رشک ہی ان شیرخوارون پر

## من کلام سلطان العز با وجد علیشاہ او مقید مفکر اختر

چاند بہی فدا ہوگا تیری ماہ تابی پر
گل بہی کیری پہاڑینگی جامۂ گلابی پر

سر تڑپ کر ایقاتل جب قدم پہ پہنچیگا
بیقرار ہوگا تو میری اضطرابی پر

درد و غم تو مین ہوں کہاں رہ مری چلکھے
دل کباب ہوتا ہی چاند کی رکابی پر

صفحۂ مطلا کو عنبر خفظ کرجاتن
طفل اشک روئی گا چہرۂ کتابی پر

چشمۂ دہن کو چشم پہنچی غیرو نگے
تیر آہ چہوٹیگا آج مرغ آبی پر

سینہ کیوں ادبہار اہی کسکو می پلاوگی
دل کا شیشہ ٹوٹیگا ہاتہہ کی گلابی پر

بی نقاب وہ مہ وش میری گہر مین در آیا
لاکھہ پردی کرتا ہون اوسکی بیحجابی پر

آبلی مری دل کی چشم ترسی نازک ہین
نازکی کہان اتنی شیشہ حبابی پر

آج اپنی پاؤن مین وہ لگاتی ہین مہندی
ہاتہہ مل کی روتا ہون عشق کی حنائی پر

کور دل رقیبونکی آنکہہ مین سما جاتو
مرغ چشم بریان ہو مہر کی کبابی پر

دور دور مین اونکی سلسلہ نہ ٹوٹیگا
رشک ہوگا رندونکو اس دل شرابی پر

اس نصیب کی گردش ہی یقین کہ تہم جائی
اختر اب تری طالع ہوین کامیابی پر

## کلام اختر شاہزادہ

رشک بلبل کو آیا گل چیدن پر
کیون نہ گلچین جلین سخن چیدن پر

کسکی دہشت سی ہو گئی یہ سفید
رنگ پہیکا ہی روی نسرین پر

حسن اسو سطی دوچند ہوا
عشق کہل جائی عاقبت بین پر

در پہ کس کی خاک اُڑاتو گی | آج بیٹھے ہو خانۂ زین پر
صورت ہجر ہو فرشتۂ موت | آئی غش مین طبیب بالین پر
کیمیا سی بنی کتان دلِ چاک | پاک ہو جائی روی سیمین پر
ہون جو اولٹی مزاج کا کشتہ | روح دم ہوتی میری یاسین پر
بوریای زمین قبول کیا | رشک آتا ہی شیر قالین پر
بار کرتی ہین ہم قلمندان کا | شیر دل ہین جو شیر قالین پر
سرد مہری سے سوز دل نہ بجھا | شعلہ دیتی ہی آگ تسکین پر
آج پس پس گئی چمن مین حنا | لالہ رو تیری دست رنگین پر

کعبۂ دل گرا دو گے اختر
نہ چلو ان بتون کے آئین پر

منکلام سلطان [illegible] شاہ اودھ

انکھونسی گرا شیشۂ بلور گلی پر — مین سانِ غزل کیونہ کرون چور گلی پر

پتّہر کی میسر نہوئی آب جو اوسکو — تلوار کو توڑا بتِ مغرور گلی پر

اِس ساعقہ طور سی غش آئی گا موسیٰ — ہی چاندنی مین عالمِ بلّور گلی پر

اندہونکو سُنایا نکرو پائونکی آواز — ہاتہونسی چُھری پہیر دو اُی حور گلی پر

وہ زندہون نالونسی ہوا تا کمین صیاد — پہٹ جائی گا آوازسی انگور گلی پر

ٹھرکاتا ہی پروانہ تری سوزِ جگر کو — کس شعلی سی پڑجاتا ہی ناسور گلی پر

کافر یہ گلا کاٹتا ہی اپنا مسلمان — ہی تیغِ خدا ای بتِ پرنور گلی پر

ملعون سی بلا زہر تو ملکونسی دیلی نیش — ہی چشم سیہ صورتِ زنبور گلی پر

یاد آتی جو زنّار کی ای طفل برہمن — اِس غم سی قلم کی ہوا ناسور گلی پر

لکہی جو قلم نی رُخِ روشن پہ سرِ زلف — بہتی ہی سیاہی ہوا ناسور گلی پر

آوازسی دم ساز کیا غیر کو تمنی — کس پردی مین مُرواتی ہو طنبور گلی پر

بوسہ ترا انکھونسی قمر لی تو بجا ہے
اختر کی لبونکا نہین مقدور گلی پر

## کلام سلطان عالم واجد علی

سوتا ہون مرا اشک ہی قلزم کی برابر
خاموش ہون لیکن ہی تکلم کی برابر

بلبل ہی وڑی قافلہ گلچین کا خاموش
ہوگا نہ جرس میری تکلم کی برابر

سب اہل جہان انکھہ مین ہین ہیچ ہی
تشبیہ کہان ہی اسی قلزم کی برابر

جو ابلہ سینی پہ ہی وہ چاند ہی گویا
چنگاریان ہین آہ کی انجم کی برابر

مجروح ہوا ہون نگہ پردہ نشین کا
در پردہ یہ شفقت ہی تظلم کی برابر

شیشی مین مجھی جو رکھو مین نہ اٹھونگا
میخانی مین قلقل ہی یہ قم قم کی برابر

صحرا مین ہی ساقی کی نہین پاؤ بہکتی
ہر آبلہ تلویکا ہے خم کی برابر

ہر رونگٹا اس جسم کا ہی نیش سی افزون
ہر داغ ہی اس جا کو کژدم کی برابر

در پردہ سی آواز سی دمساز ہوتی غنچہ
نالون کی صدا ہوگی ترنم کی برابر

دشنام سی کہل جاتی ہی تنگ دہانی
تو اوسکی مجہی بہاتی ہی اس تم کی برابر

ہر داغ پران پاؤن کی ہی لف کی زنجیر
یہ مار ہی اس مور کی اب دم کی برابر

ہون مرد خدا دوش صبا کو نہین کچہہ عیب
کمل ہی مرا اطلس و قاقم کی برابر

کس ماہ سی دعوا ہی محبت کا بتاو
اختر یہ تخلص ہوا انجم کی برابر

## کلام تاجدار اودہ سلطان عالم

منہہ کہول کی رہ جاتی ہین اس گل کم سخنی پر
فرہاد نمط تلخ ہین شیرین دہنی پر

ہو جائی مرا پائی دل لعل سی فزون
گر لب کا پڑی عکس عقیق یمنی پر

آنکہون نی اگر نرگس شہلا کو رولایا
گلشن مین کہلی پہول تری خندہ زنی پر

| | |
|---|---|
| ماتی یہ گمان ہی مجھی انداز گلہ کا | گیسو کا یقین ہوتا ہی مشک ختنی کا |
| لالی نی جو دستار اچھالی ہی چمن مین | کھاتا ہی عبث داغ وہ گلپیرہنی کا |
| میدان مین شجاعت سے جو تری ہو گیی گھائل | گل کھائیگا رستم بہی سی تیغ زنی کا |
| پہنچی ہی نہ حاملہ کی زر جور کہی دوست | تہیلی کا یقین صاف ہوا مجکو دنی کا |
| یہ عشق تری ہی حسن سے قسمت مین لکہا ہے | افسوس نہین چاہتی ہمکو شدنی پر |
| بیچین کیا پہلوی جانان مین رقیبو | دل توڑ کی دہر دیتا ہون اعضا شکنی پر |
| دشنام زبان تر ہی یقین ہو گیا مجکو | قاتل سر مقتول ہی نیزی کی انی پر |
| گم گشتہ ہون کیا ڈہونڈتا پہرتا ہی خضر ہے | غربت کو تاسف ہے مری بیوطنی پر |

انداز بدل کر اوسی یاد دکھادے

اختر کو بڑا ناز ہی اس راہ زنی پر

کلام ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ

صاف اب آتشین ہو ساقیا پتھر کا اگر
ڈر دہی یہ جائی لو مین داغ کیچڑ کا اگر

ڈر گیا مذبوح کر کی خون سی شوخی نگہ
دست و پا مارین گی ہم قاتل بنا زر کا اگر

دل ہی کہلاتی ہین جو بن بال ہوتی ہین سفید
بلبلین بہی پر بہین ہو موسم ہی پتجھڑ کا اگر

اک قفس کافی ہی یہ اپنا ساری قافین مین
کہڑکیان پر یونگی کہو لی باو گہڑ کا اگر

آتشین لونسی ای جراح پہو کون ٹپکا لن
زخم کی منہہ پر لیا ہی نام گوڈر کا اگر

ست گی دنیا ی رہزن مین ہزار و بالدار
صاف کب ستہ چلی کہتکا ہی پتہڑ کا اگر

روشنی سی تہی رہی داغ دل ہوتی سفید
تیرہ بختی کا نہو تا قبر مین ڈیرہ کا اگر

پہولون کی ہار آج گلشن توڑتی غنچہ کی حلیم
نشہ سبز یکا ہتی دی اک دم بہی آہ گکر کا اگر

کب گلستانمین گل و ریشہ صنوبر سی ملی
اصل کیا گلچین کی ہم ان ہیتا ہی ٹاجر کا اگر

مرغ دل پہلو مین ڈرتا ہی عبث صیاد سی
بال و پر بہی نو چکر دیگا تو پہر کا اگر

نالہ دل طبل جنگی استخوان ہو مشل نی
فوج غم مین کہہ چلی کرکنیت بہی کر کا اگر

ٹہو کرین کہاتی ہو اختر کوی جانان مین عبث
ہی شب ہجر انسی بدتر نور کا اثر کا اگر

## من کلام سلطان العالم

آئینہ صاف ہو کی نہ پائی جمال یار
حیران کریگا حسن عدیم المثال یار

اندہون کو کیون نہ سرمہ کوری ہو خال یار
دکہلائی میرا مطلع روشن جمال یار

ابرو و روسی ہو گیا دونا جمال یار
یہ بیت عاشقانہ بہی ہی حسب حال یار

ابرو و رو دکہائی نہ ہرگز زوال یار
ظاہر ہو ماہ نو مین بہی ہی سکو کمال یار

خفاش جانتا ہی مجہی آفتاب رو
آنکہین کہلی جو دیکہتا ہی شب ہجر خیال یار

مجہہ ناتوان کو ابروی جانانہ مین دیکہو
ماہ چہاردہ مین ہو معلوم حال یار

بہ داغ نامہ لکہہ کی اوسکی زبان کو
آگی کہین کبوتر فرخندہ فال یار

صید آ رگئی مجہی مہ کنعان کی یاد مین
اندہی ہی چشم داغ تو روشن جمال یار

جوہر دکہائی دیتی ہین ابرو کی ماہ رو — شمشیر خانہ ساز ہی یہ یا ہلال یار

تاری گنی تصور روی حبیب سے — شب بہر جگایا کرتا ہی وہم وصال یار

صحرای غم مین چشم صنم ہمسی پہر گئے — آہو نسی بہاگ جاتا ہی اگر غزال یار

بی بار وہ سرو مگر تو ہی مال دار — ای باغبان نہال ہی کہ نہال یار

گم مشرق لکہی ہی جو ابرو کی بیت مین — ہندو بنا کی چہوڑتا ہی مجکو خال یار

جب تلخ کامی یار کی دندان آتش کر — کیونکر نہ ناگوار ہو دل کو ملال یار

گردن کشی نہ چاہیی گلزار دہر مین — ای سرو دیکہ ہی جو ہو پایمال یار

موسی کو بہی نہ تاب ہوئی حسن صاف کے — کسکی نگاہ پائی جمال و جلال یار

کیونکر جواب نامہ جانان بیان کرون — ہلتی ہین ہونٹھ مرتی ہی سوال یار

قائل ہون اس کمال کا ای چرخ نیلگون — ہر روز دیکہتا ہی زوال یار

اک نیلہ ڈورا طوق کا قمری نی ہر دیا — گلشن مین سرو پر جو ہوا احتمال یار

یہ طفلِ غنچہ کیونؔ گلستانمین کہل گیا
منظور رہتا ہی کہ ہی گوشمالِ یار
اے عشقِ حسنِ شاہدِ معنی کا کہل کیا
کیونکر اوٹہاؤن سرپہ یہ امرِ محال یار
مین مریضِ ہجر ہون عنابِ لب ملین
گرمی کبہی نجائیگی یہ بی وصالِ یار
اختر کا دل شکستہ جو کرتا ہی ماہ رو
غزلون مین جوڑلیتا ہی اکثر وہ حال یار

کلام سلطانعالم شاہِ اودہ

بہار باغ ہی ہی دل جنون نہین بہتر
یہ سال حال مین عاقل شگون نہین بہتر
بنی گا رنگ حنا ذرد چشم کا مقتول
شہید ناز کا مقتل مین خون نہین بہتر
یہ طول ہی قدِ دلدار کا نہ کوتہ ہو
ہمارا نالہ موزون نگون نہین بہتر
نہ رہت بازون سی خم تیری تیغ کا نکلا
یہ گردشِ فلکِ واژگون نہین بہتر
اوٹہائی بار کہین لفت صنم اِنکا
ہمارا کعبہ دل بی ستون نہین بہتر

جو مار زلف صنم روشنی ہی لہرائی
چراغ خانہ بجھایہ فسون نہین بہتر

جلی ہوؤنکو پلا ساقیا شراب سرخ
وہ سبزہ رنگ مے لالہ گون نہین بہتر

بجاہی اب دل ناساز تار تار جو ہو
غنا کی پردے مین یہ ارغنون نہین بہتر

چمن مین آتش گل کو بڑہانہ اے بلبل
بس آتا نالہ دل بہی فزون نہین بہتر

پسا ہون گردش چشم سیاہ یار مین مین
یہ انقلاب تو گردون دون نہین بہتر

جو ساتہ کھینچون ہی شمع ہدیان یہ
یہ سرخ کا عشق ہی شورش درون نہین بہتر

خدا کی یاد مین اختر جدائی کٹ جائے
بتونکا عشق تو اے ذوفنون نہین بہتر

## من کلام سلطان عالم المتخلص باختر شاہ اودہ

اوسکی پلکین یاد آتین ہی جو نسخہ دیکھ کر
ابر نظر آئی دیا یہ دیدہ تر دیکھ کر

کیا چرائیگا کوئی اشعار مین سلک گہر
دزد مضمون میندہ ہیگی نکلکر کا لکھہ دیکھ کر

ہم پسی جاتی ہین وہ رنگین مہندی مل چکی
ہاتہہ ملتی ہین بہت ہم چور کا لہو دیکہہ کر

اب نہین منہ دہوسی اپنا میل ساقی دور ہو
مہر عالمتاب پایا ہمنی ساغر دیکہہ کر

دور می مین آج ساقی بنکی مین روشن ہوا
رشک سی جل جل گیا مہر منور دیکہہ کر

کیا سلیمان اُٹہہ گیا دنیا سی ای صیاد حیف
لی پریی پریونکی یاد آئی مجہتی دیکہہ کر

یاد رخ پہر باغکی تنگی ہمین چہواتنگی
پہر قلم یاد آگیا سرو صنوبر دیکہہ کر

آنکہہ پر بادام کا دہوکا ہوا ای تیغ لب
ہی گمان غنبر کا یہ زلف معنبر دیکہہ کر

خطِ شوقیہ کا جب مضمون مینی دیدہ دیا
سر جہکا کر رہ گیا صاحب کبوتر دیکہہ کر

قد بی بازو نی مجکو باغ مین گہلا دیا
قدِ گل یاد آگیا سرو صنوبر دیکہہ کر

ابرو تا ہی مری احوال ای بحر حسن
بزم مین ہی شیشہ گریان دیدہ تر دیکہہ کر

گہڑی خموشی طلب سی داغ اوچہی پڑگئی
چاند کب دیکہینگی ہم ایجان اختر دیکہہ کر

## منکلام واجد علیشا بادشاه اوده

شروع الفتمین حسن پایا ہی ایجان جو جفا کر
کہانتک قصہ ہی کیا قضایا خدا خدا کر خدا خدا کر

شکستہ ہین بال و پر ہماری بتا قفس مین کہ ہر سنوارے
ہزار صیاد ہمسی ہارے پہنسا پہنسا کر پہنسا پہنسا کر

ہمین تو مضمون غیر سوجہا کیا نہ پاس آپ ہین ہمارا
ہزار مین ہوکر رہی ہی چرچا چہپا چہپا کر چہپا چہپا کر

کبھی اوتارو رنگا مین جہلکا خبر نہی تو ہی اوسکی تل کا
کیا مساوات اداغ دلکا دکہا دکہا کر دکہا دکہا کر

نیا وداکا نکالا سامان ہی ہمارے لکا کیا درمان
کیا جو غیرونکو تمنی مہمان بلا بلا کر بلا بلا کر

نہ اوس سی مطلب ہوا ای ستمگر تو بتو نین ہی ہی ماہ پیکر
نہ باندہ تہمت برای اختر خدا خدا کر خدا خدا کر

## منکلام ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ اودہ

قیامت کا ہے یہ مین کا ہوا جانا کی قامت پر
قیامت قد و بالا ہی قیامت ہی قیامت پر

جوانان چمن سی ہو گیا گر باغ عالم سے
کف افسوس ہی ملیگا میری حالت پر

دباؤن پاؤن تو کہتا ہی کیو لیتا ہی بوسی — ہمارا اقرار پر داز عشق کرتا ہی تہمت پر

نمکدانکا مزا دیتا ہی سو غیر کا صاحب — ہماری زخم دل جھلا گیی اوسکی ملاحت پر

خدا نکا لفظ ہمراہ ہمارا ہی غبار لکھیے — عبث غرہ کیی ہین باغ مین گل اپنی نزہت پر

ندیمان یکاب النشان عشق اونچا ہے — الم پر ہی الم مجکو ندامت ہی ندامت پر

کرم کرتا ہین دل عبث مغرور ہو صاحب — مکرم ہو گیی اکرام حضرت سی کرامت پر

قدم جسد لنسی اختر عشق کی کونچی مین رکھا ہی
مصیبت پر مصیبت ہے مصیبت سے مصیبت پر

## مکالمہ ابوالمنصور ناصرالدین سکندر بادشاہ اور

عشق ہی جسطرح اک کوہ گران بالا سر — سنگ یار کودک و پیر و جوان بالا ہی

مجسمار ستم ہی کوئی دنیا مین انصاف سے — پاؤنکی نیچی زمین و آسمان بالا ہی

مرد مومن نین چھوڑ رونگا کمر کی یاد مین — عشق کی دستار باندھونگا میان بالا ہی

میرا دیوان مجھسی بہتر ہی صفِ عشاق میں | ہاتھہ میں میری علم ہی وہ نشان بالا سی ہی
شمع روشن عشق ساعد سی نہین ہین بدیان | موی سر کیطرح رہتا ہی دہوان بالا سی ہی
ہم سوار کوہ تہی کیا ہو گیا مرنیکی بعد | سنگریزی بہی نہین اتہو روان بالا سی ہی
باغ میں ہی استانکا لطف شوق عندلیب | تاک کر ہم بیٹھتی ہین آشیان بالا سی ہی

قاتلا پہلی سر اہی عشق اختر کو ملی
بار غم رکھتا جو پیش مردمان بالا سی ہی

## …کلام سلطان الہند شاہ واجد علی

مثل پاک نامہ گل ہی ہمارا دلفگار | جب کبھی یاد آگئی مضمون گلشن کی بہار
سینہ چہتری کی مثل ہی خانہ تن ہوا سوراخ دار | ساتھہ کا ساتھہ اوڑ گیا پڑا کہاں اب ای نگار
کیا کہون چہٹنی سی تیری لکا عالم ہوا کیا | بیقرار و بیخور و بی آب اور بی اختیار
چہوڑ جائینگی زمانہ میں کہی ہم کہتی ہین | یہ کہانی یہ فسانہ اور یہ قصہ یادگار

ساٹھ چیزین یار کی دیوانہ کرتی ہین مجھے — کیفیت جوبن سماں غمزہ ادا ناز و بہار

اب حواس خمسہ پنجہ ان چیز و نسی ہی منتشر — محتسب ساغر صراحی می گلستان او ر نگار

خلعت شش پارچہ عاشق کو ہو سرکار سے — سیمتن معشوق گلرو گلبدن محبوب یار

عاشق دلسوختہ کی پانچ ہین اسم شریف — بسمل و مجروح و مذبوح و قتیل و بیقرار

ایک مطلب ہی وہی لکہتا ہی تماشا کی طالع — دہر نیرنگ او زمانہ او ر جہان او ر روزگار

حامی اختر رہین اپن کہو یہ ہشت و چار ۱۲

روز و شب صبح و مسا او ر رات دن لیل و نہار

## منکلام سلطان الہندوستان جانعالم متخلص باختر

قیامت کا مجہی دہوکا ہوا اس آفت جان پر — بلاؤنکا یقین آگیا گیسوی پیچان پر

دل پر داغ مائل ہی نہایت زلف جانان پر — تعجب ہی کہ ہی یہ مور عاشق مار پیچان پر

بہار زلف و رخ بہولی نظر ہی وسکی مژگان پر — رہا کرتا ہی دل اب رات دن تیرونکی پیکان پر

ملیں دست تا سنف کیون پریان مجلسی النسا پر
گمان ہی تختہ تابوت کا تخت سلیمان پر

یقین شبنم کا ہی گلشن مین اشک چشم گریان پر
گمان ہی خندۂ گلکا تہماری دہن خندان پر

وبا کا دستہ ہمکو قتل کروا یگا ابھی وحشت
ہوا چین جبین صاف سی اتو گریبان پر

بہا دیتا ہون اکدم مین خس و خاشاک مژگان کو
حسد کرتا ہی ابر تر ہماری چشم گریان پر

وہ لا مذہب چڑھا جب بام عالمتاب پر اپنے
مسلمان ہو گیا ہندو گری ہندو مسلمان پر

یقین ہمکو نہین غیرون نے بوسہ تکا پایا ہے
معاذ اللہ گمان بد کسی جائز ہی قرآن پر

ہماری و نگٹی ہین اس تن لاغر پہ یون اوبہر
کبھی ہو ن جسطرح کانٹی کہین صحرا بیابان پر

بنی کی کیمیا گرد سواری ایشہ خوبی
اوڑاتی ہین جلو مین خاک عاشق کو جانان پر

خزانکی گوشمال اس ستان مین اسکو دیتی ہی دیگر
پڑھاون طفل غنچہ کو یہ یون بہی گلستان پر

نہ زنجیر و نہ بین اوجہا ہی پریشانی مسلسل ہے
مقید فخر کرتا ہی بہت زلفونکی زندان پر

نہ اونچی ہو گی آنکہین شرم خفت سی کہین اپنے
یہ گردن بار الفت سی جھکی ہی انکی احسان پر

جدائی موت کیصورت ہے خانہ قبر کی صورت
گمان ہوتا ہے عزرائیل کا خود اپنی دربان پر

کشادہ بال کیا زردی رنگی میری مضموں میں
رہا کرتا ہے یوں فکر کا سایہ پریشان پر

نشان آہ نامِ عشق پرچم ہجر ڈنکہ دل
حسد کرتی ہیں بازو میں حاسد اپنی ماسیان پر

ہنو گا مجھپر ابر ترسی چشمہ فیض کا جاری
عبث مغرور رہو اختر تم اپنی چشم گریان پر
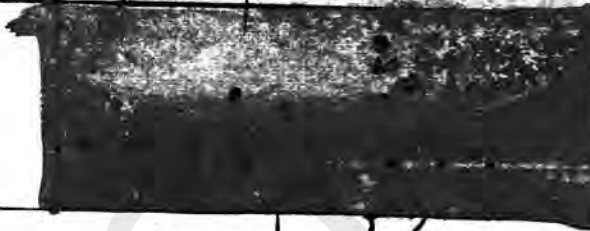
جام مے میں سے بنایا کاسہ سر توڑ کر
بستر ساقی بناؤں کیوں نہ ساغر توڑ کر

سر بنایا میں نے اوسکا گنبد در توڑ کر
دل بنایا میں نے اپنا در کا پتھر توڑ کر

خوش خرامی باغ میں اوسکی ادا بالا ہو گئے
دہر گئے ستاقدئی دل سرو صنوبر توڑ کر

سرکشی کرتا ہے مجھسی ساقی پیمان شکن
جام بھر والونگا اوسکا کاسہ سر توڑ کر

بعد مردن ہم مقتولان نہیں ہوں گے پر گناہ
میری گردن جھک گئی قاتل کا خنجر توڑ کر

خود نمائی اپنی منہہ دکھلائیگی حیران ہون
پیر آئینہ بنا نام سکندر توڑکر

الفت قمر کا نسی تن ہو گیا ہی جوش خون
چھوڑ دی اس کی ہی افسانہ دشتر توڑکر

مہر و مہ کی یکی ہون تو بازو وکی زیب ہو
کان کا بندہ بناون وی اختر توڑکر

ہاتہہ دہرتی ہین مری ناموس ہ کانونپر
مین سر راہ کہڑا رہتا ہون دوکانونپر

آنکہین پھر پڑنی لگین جا کی انجانونپر
تیور ونسی تری یہان بن گیی جانونپر

فرق پایا نہ فقیر ونسی بہی ذیشانونپر
ملک خیر و بدکی ہی ہین شانونپر

قیس ہنستا ہین سرگرمی دیوانونپر
طعن لیلی نی کبہی کی ہنین دیوانونپر

مغبچہ آگ گرا دیتا ہی مستانونپر
بجلی پڑ جای الہی کہین میخانونپر

میرا خورشید دم صبح اگر آنکلا
اوس پڑ جائیگی بی شبہہ گلستانونپر

نظر بد تری تلوؤں پہ نہ پہنچے ای یار
ہاتھ اغیار کی ملوائیگا پستانون پر

جانب گل کو پہن سیر گلستان کیجے
تاشہ پا نظر آئینگے پستانون پر

حسن اور عشق کا دشمن ہی دیو شب ہجر
نقش پا ان کا ہے سایہ ہی پرستانون پر

پشت آئینی کی مہتاب کو دکہلاتی ہے
ہاتھ بہو لیسی جو رکہہ دیتا ہی وہ رانون پر

سوختہ ہون مین قفس کی صدا آتی ہے
آہ کا ہاتھ جو پڑتا ہی مری رانون پر

ساق سیمین کا تو پروانہ بنا ہی مہتاب
شمع فانوس کا دہوکا ہی تری رانون پر

ایسہ حسن غیرونکا دکہا تو رخ و زلف
سایۂ بال ہما پڑتا ہی انسانون پر

تیر جو اپنے ہاتھ سی گرتا ہون مین بازو
رشک آتا ہی مجہے نام سی دربانون پر

پاؤن پہیلی ہین کہین دامن مجنون کی بہی
دست عشاق نظر آتی گریبانون پر

دل بہک جائیگا مطرب سی نہ ہو گا دمساز
نالی یاد آئی جرس کی مجہی ان تانون پر

نالۂ دل کی جرس ایک نشانی سمجہو
سر دہنا کرتا ہی اکثر وہ مری نالون پر

کیا رقم ہی انہ تو نہین نک ہے تمام | تار طنبور سی جاتی ہین اِن تانون پر
---|---
عشق گیسو چمنِ دِل مین ہی سبزے کی جا | پہول کنگہی کا بہی عاشق ہی پریشانون پر
حسنِ کب کم تہا جو آئینی کی کہولی قلعی | ایک حیرانی زیادہ ہوئی حیرانون پر
شمع گل ہو کہین مہتاب چہپی یا اللہ | عین خلوت مین نظر پڑتی ہی عریانون پر
سروِ باغی سی کوئی پہول نہ پہنچی پایا | ہاتہہ دیتا اسی اللہ اگر شانون پر
جلدِ اعضا مین ترے آتا نظر پتہہ گیا | نظری صاف ہوئی ہین مگر دیوانون پر

ہند مین کیون نہو اخترِ دیوان عجم
شعرگوئی مین اسی فوق ہی سلطانون پر

نہ اوتہا دلِ زار اپنا مچل کر | نہ ہوش آیا اِسکو پری سی دہل کر
---|---
بہت لاؤ بالی کٹی ہے جوانی | ضعیفی مین کچہہ کچہہ تو خیرالعمل کر

جہ

جسی پہلا اوسکو خزان ایکدن ہے ۔ نہ پہل پایا کچہہ باغِ عالم مین پہل کر

خدا نی یہ تاثیرِ الفت مین دی ہے ۔ قمر بن گیا ہاتہہ موسیٰ کا جل کر

بہت دستِ افسوس ملتا ہی عالم ۔ چلی ہین وہ آج عطرِ فتنہ کو مل کر

پریزاد کا مجہپہ سایا پڑا ہے ۔ وہ رکہدیگا چٹکی مین مجکو مسل کر

ابہی سرو کی راستی مین خم آئے ۔ جو تو گیسوؤنکی طرح اس سی بل کر

ضعیفی مین اتنی بہی طاقت نہوگی ۔ جو کرتا ہی ای یار پہنچونکی پہل کر

وہ جلدی نکر ہاتہہ پاؤن جو پہولین ۔ توقف بہی کر آج کا کام کل کر

علی تو مدد خستہ زار کی کر
جو مشکل ہی حلال مشکل تو حل کر

صدمہ نہ پہونچی کوئی مری جسمِ زار پر ۔ آہستہ پہول ڈالنا میری مزار پر

گلشن مین اوسکا حسن ہوا جب بہار پر
رشک آیا بلبلونکو مری گلعذار پر

لاغر وہ ہون سمایا ہہین چشم یار مین
مجنونکو بہی حسد ہی مری جسم زار پر

غنچہ نکہتی کہ تیرا ہجر ہی مجھے
کچھہ سرد مہری چاہیی امراض حار پر

لخت دل بہی تو دکھائی دیا یہ رنگ
سرخ آنسوؤنسی ہوگئین پلکین بہار پر

صیاد مجکو صید کری باغ دہر مین
مجکو تو رشک آتا ہی اوسکی شکار پر

وہ دن بہی یاد ہی کہ صف آرا ہوئی تہی آپ
مقتل مین کیا سوار گری تہی سوار پر

سایہ بہی تا زوال دکہاتا ہی حسن لطف
کیا اعتبار منزل ناپایدار پر

مٹہی بند آنا رکی کیا غم ہی باغبان
دست دعا کا دہوکا ہی شاخ چنار پر

پریان ہزار اسکی نبائین بگاڑ کر
طفلی سی رشک آتا ہی مجکو کمہار پر

منصور وفتحیاب کریگا خدا ہمین
حق بات بولی جائیگی گو ہو مین دار پر

ماہ رجب بہو لونگا مین سال بہر تلک
نوچندیمین کہار گری تہی کہار پر

کہتا خزان کا باغِ جہان مین لگا رہا
دیکہا کبہی نہ گلشنِ دنیا بہار پر

ہرچند خاک مین تہا مگر تا فلک گیا
دہوکا ہی آسمان کا میری غبار پر

بس اپنی پاس کہتا ہون اک تیغِ بی نیام
لعنت کا ہاتہہ چہوڑونگا دو تین چار پر

مضمون غیر لکہو نہ چن چن کی جا بجا
پاجامہ کوئی اور چڑہا لو ازار پر

کیونکر نہ مین عروسِ معانی کو آب دون
دل کندہ کیا ہی آج تو اونکی سنگار پر

مینی بلائین لین جو بجانی لگی وہ بین
یہہ ہاتہہ ڈانڈ بنگیا ہر اک ستار پر

موقع نہ نشست کا اوٹھ جائیی حضور
میخانی مین پہار گریگا پہار پر

مچہلی سا دل تڑپتا ہی وہ غلس دار ہون
لالی کو بہی ہی رشکِ دلِ داغدار پر

وحشت نے یون ترا اوڑا ہی کہین غیر دیو کو
کیا دیر ہی خدا کی لیی اب تو مار پر

کیون طول اس غزل کو دیا بت خفا ہو
اختر خدا کا شکر ہے اس اختصار پر

## بحر رمل مثمن مخبون مقطوع

رشک آتا ہی شب وصل مین مہ پارون پر
چاندنی کہیت کیا کرتی ہی رخسارون پر

روز خط لایا کرین متصل خانۂ عشق
یہی جرمانہ پڑی اک کی ہرکارون پر

تم تو دشنام کرو غیرون سی بازارون مین
ہم ادہر لوٹا کرین رشک سی انگارون پر

دارو ہی وصل پلا دیجیی تسکین ہو جای
نظر مہر کیا کیجیی بیمارون پر

شیب آیا تو شبابونکی مرنی بہول گیی
رنگ آنی لگا اب فکر کی ہتیارون پر

دیکہیی دست گریبان نہ کہین ہو جای تمین
محفلون مین نہ ہنسا کیجیی ہم یارون پر

ایک کا یار ہون مطلب نہین دشمن سی مجہی
پہبتیان کہتا ہون بازارون مین اغیارون پر

نہ چلا تیغ و سنانکو نہ اگر مقتل مین
دم کرون سعی تن یوسف تری ہی ہتیارون پر

کسکی آمد سر بازار ہی کیا غوغا ہی
گر ہی ہین جو خریدار خریدارون پر

تیغ کی رنگ سی حیرات مین نہین فرق آیا
دہبا نام دیکا لگتا نہین سردارون پر

آپ نی ہمکو جو پوچھا تو تعجب کیا ہی
کون شفقت نہین کرتا ہی پرستارون پر

ہستی پوچھو کہ دیا حسنکو یوسف پر فوق
ہمتو بازار لگادیتی ہین بازارون پر

خاک ہوکر نہ بچا زیر قدم مین افسوس
رشک آتا ہی مجھی یار کی رفتارون پر

قدح مہر کو پی جاتی ہین یہ دم بھر مین
بجلی پڑجای الٰہی کہین میخوارون پر

مانتی ہی نہین کتنا اونہین سمجھاتا ہون
جان جاتی ہی مری یار کی انکارون پر

گو طبیعت نہین اشعار پہ مایل لیکن
فوق ہی بادہ کشی مین مجھی ہشیارون پر

نہ لگاوٹ نہ بناوٹ نہ رکاوٹ نہ دروغ
جای افسوس ہی اب ہمسی گرفتارون پر

مستی کہتی ہین کہ اختر کرو اب ترک وفا
کچھ بھروسا نہین دنیا مین جفاکارون پر

ناز کرنی لگی ہم دل سی پری زادون پر
حیف آتا ہی جہان مین ستم ایجادون پر

چوک جائین تشریت سے تو دینا اصلاح — شک غلط فہمی کا ہوتا ہین اوستادون پر

انتہا ظلم کی دیکھی ہنین آنکھون سی کبھی — کان لگ جاتی ہین عشاق کی فریادون پر

بار بیٹھینگی کہی کہتی ہین اس مجمع مین — بزم مین کچھ نوک ہی کہتی ہین ہم افتادون پر

گور ہا ہوتی ہین دل سی پہنسی رہتی ہین — قید یونکا ہی گمان ہوتا ہی آزادون پر

ای شہ حسن کاوٹ نہ کیا کر ہمسی — خفگی چاہیی کب شہر کی آزادون پر

قاتلون سی جو خفا ہوتا ہی قاتل میرا — بوجھ ہتیارون کا رکھوا تا ہی جلّادون پر

ایک ہی صدمی سی بس روح روان ہوتی ہے — صحت جانکا گمان ہوتا ہی جلّادون پر

مانتی ہی ہنین یہ قاتل عالم افسوس — اولٹی سیفی کی دعا پہونکونگا جلادون پر

ہولی مین رنگ اوڑایا خدا خیر کرے — خون رنگ چاہی آئی کہین جلّادون پر

سرو کی سائی مین ہی قد ترا یاد آیا ہے — دار الفت کا گمان ہوتا ہی شمشادون پر

نظر شانی یہ جو ہینچین تو تعجب کیا ہے — قمریان بیٹھتی ہین آن کی شمشادون پر

روحِ عاشق کی لئی حسن کی ہوی تسبیح
فاتحہ باغ کا دلوائیو شمشادون پر

ہی زبس مصرع موزون ابیت گلشن
چوب سقفی کا گمان ہوتا ہی شمشادون پر

حقنہ بیساکہ سی ساونکی جھڑ لگتی ہی
چشم گریان مری فوق ہوا بہادون پر

انکی جوشن ہین کٹتی ہین صغیر او کبیر
دم کرون سورۂ یوسف کو پریزادون پر

کاہیکو جان بچی کی سر مقتل اپنی
اینو جلاد گری پڑتی ہین جلادون پر

جائی جاتی ہی اب حسن سی مطلب رکھنی
کیون نظر کیجئی گا عشق کی بربادون پر

دولتِ وصل سی جلبی لگی اغیار جہان
فقر ارسنگ گیا کرتی ہین آبادون پر

کشتی دیکھی دکمان ابرو ہوئی اہ صنم
داد چلانی لگی آپ کی بیدادون پر

جان اڑ جاتی ہی مقتل ہین تر کہانی سے
[illegible] ادون پر

[illegible] یہ کوئی یا عجبون
ٹوٹی پڑتی ہین پریزاد پریزادون پر

واہ اختر عجب انداز نکالا تمنی

تمغۂ عشق لگا دیتی ہو شہزادون پر

بٹھا دونگا پری جنکو نزدیک ہاتھی کی مستک پر
کبوتر ہی بٹھاتا ہما یا شہباز کا کہ پر

بہت پچپاؤ گی اس ٹ کمانی پر سمجھ کہہ
پری جان دونگا ابھی مین آگی شنگ پر

ترازو مین تی یا سنگ بھی ہمتو کتنگر ہین سی
مریجان تو ل تولفت کو میری وصل کی تک پر

ہزارون چہپیان لین تہین مکر یہ اٹھا رہے
مری دل کو ذرہ ذرہ کی اتا ہی اچھا تک پر

نظر بازین ہو لاتا لگا ناگاکی کچھ بتلا
کرون بٹنا محبت کا تری انکہونکی عینک پر

انہین ہارون مین الجھی ہین تری دریا دلی سی ہم
بہا ہی دل ہمارا گومتی تین سی چوتک پر

عجب بد بخت ساقی ہین کہ خود محروم ہین ہیتی
نہ توڑو کاسہ سر پیکش جام مینا رک تک پر

لگی گوڑا کہ سینہ وری پرسنی کمر باندہے
چڑہایا اپنی گھوڑا مری تنگی کی پیچک پر

مبارک ہو سلامی غیر کو اے شاہِ معشوقان
دہلن جاتا ہی لگ کر دم اتو پونکی شلک پر

شبہ کا یقین ہی عارضِ مہ پارۂ خون شب پر
گمان ہوتا ہی اپنی آہ کا اتونکی کالک پر

تجھی کو دیکھہ کی اکسیر کو ہم خاک سمجھی ہین
گمان ہوتا ہی چاندیکا تری ہی در کی ابرک پر

کہسک جاتی ہین بالکل لکھنؤ سی عین گرمی مین
پریزادونکی ست کہی جل اِس ہم سترک پر

علی سی شاہ نی تم سب کی توڑی ہین کعبی مین
ہتو سب اوٹہہ کی تم لعنت کرو مردو نانک پر

تری کمر ہی اہی جانی و یا ریشم کا لچھا ہے
کبابی ہو گیا دل میرا اس بارِ نگ ادرک پر

مری محبوب کی دہن مین شہ غزلون پہ بجاتا ہے
منڈہاؤن کہال اپنی جسم کی ہطر نکی دہو ڈالک پر

یہ الفت روز اک مجکو چہرہ نیا دکہلاتی ہی
مچل جاؤنگا مین اب آپ اتر یا کی بالک پر

یہ الفت اُن دلکو جلاتی ہی ستاتی ہے
پریزادو مجھی چھوٹی ہین دستک ہی دستک پر

بہت سردی مین تو نکلا نکر سیر گلستانکو
ارے گل لوٹتی پھرتی ہین بلبل تو ہی تنک پر

ہمین کو منع کرتا ہی وہ آنی کی لئی گہر مین
ٹہہا یا کیجئی دربان ایسی اپنی پہاٹک پر

کہا کا دوسری کیا رقیبوں کی حمایت ہے | یہ جی مین ہی کہ دوسری ماری وس تنگی پہار تک پر

بتوں کی خام مغزی اب تلک جاتی نہین توڑ | ہمارا مغز خالی ہو گیا ناصح کی بک بک پر

جب انکھین پڑ گئین آنکھوں پہ کب اوسجا سی ہین عشقی | پہلو نو نکی بازو اڑ گئی ہین اونکی پہار تک پر

تو ایسا مرجع سلطان عالم شاہ دنیا ہے | کیا کرتا تہا کسری گو زسجدی تیری ہی پہار تک پر

اڑہا لی سبگین سر سینہ ہین کی سات سرسن لو | قیامت آگئی ٹہرا جو مطرب ایک ستک پر

حرارت سی سو یارات کو تبرید قلبی دی | یقین تو تہا ہی ہندی ہیتو نکا سوئی پا تک پر

بس اب اختر نہ ہرگز حسن مہرو سی مقابل ہو

جڑی ہین رات کی تارے ہی داغ چیچک پر

## ردیف راے ہندی

ثانی کیطرح سنبکو بہی گیسوے قمر پہاڑ | پھر چاک گریبان ہو جو دامان سحر پہاڑ

دہقانیون کو ہوئی گران موسم باران
توکشت محبت پہ اگر دیدۂ تر پھاڑ

جوڑین گی رقیب آگے ابھی قبر پہتان
گرد اہمہ و فکر سی وہ بندِ کمر پھاڑ

اُڑتی ہی بس توسنِ جانان سی مری خاک
پہچان مجھی خضر اگر گردِ سفر پھاڑ

اے کاکُرتیر شہابی ہی یہ مژگان
انجم سی مری داغ ہین سینی کی سپر پھاڑ

گر مشق کرون صوت سیاہی کا بناؤن
کاغذ کی طرح دل کو بھی اے رشکِ قمر پھاڑ

دل مثل کتان چاک نکر اے مہ تابان
دو چار گھڑی جوڑ لی پھر آٹھ پہر پھاڑ

مقتل مین دست کٹو عاشقو یکسر
نقشہ ہو ابھی مرگ کا گر تیغِ دو سر پھاڑ

وصلی سا سوادِ شبِ ہجران سی ملا ہون
پتلی کی طرح پائی جو تو نورِ نظر پھاڑ

ہنسکر جو میری شگوفہ ڈالی نظرِ صاف
گوندہ جائی ابھی سلکِ گہر تارِ نظر پھاڑ

آن لتی نالون سی بڑھا ربط یہان تک
اے بت مجھی تو پائی جو آتش کا شرر پھاڑ

پڑ جائی مہِ نو کی طرح سینی پر ابرو

اختر نہ زرا آج ہے یہ دور سپہر

کرتا ہی تو اپنی نمک خوار سی بگاڑ
مینی تو کچھہ کیا نہین سرکار سی بگاڑ

اچھا برسی کی نہین ہوتا فتح یاب
گل کی شکست ہو جو کری خار سی بگاڑ

خورشید سی بگڑ کی نہ ٹھنڈا رہو گا مین
جل جاؤن گر کرون تری رخسار سی بگاڑ

اب کوئی لینی والا ہی اس جنس دل کا ہے
مدت سی ہو گیا ہی خریدار سی بگاڑ

پوشیدہ ہی نگاہ سی جیسی مرا مسیح
صحت سی اور ہی دل بیمار سی بگاڑ

الفت مین اوس صنم کی کیا زاہدون کو ترک
کافر سی ملگیا کیا دیندار سی بگاڑ

مل مل کی اوسکی چال آخر بھی بگاڑ دے
کیا کبک کر سکی تری رفتار سی بگاڑ

قاتل کی ظلم سی کہین اختر ہو نا تنگ
دل دیکی تو سمجھو دلدار سے بگاڑ

مار بیٹھونگا کبھی کہتا ہون اسیجان نہ چھیڑ
پاؤن پر گرتا ہون مین اُنکو کہا مان نہ چھیڑ

شب وصلت مین ہنسا کر نہ رُلا صبح ہو
یاد آتی ہین مجھی ہجر کی سامان نہ چھیڑ

نہ چھپا اور کڑہا اور نہ رُلا اسی غم ہجر
دل مفلس کو مری سینی کی مہمان نہ چھیڑ

یار کہتا ہی کہ اغیار کو اُٹھہ لینی دے
ہجر مین وصل کا ہو جائیگا سامان نہ چھیڑ

کھل گیا کھل گیا پوشیدہ نگر تنگ مجھی
چار مین کر چکا احسان میری جان نہ چھیڑ

گدگدی عشق کی کیا کم ہی ای اختر
مرا دلدار مرا یار مری جان نہ چھیڑ

لاکھہ عیبونکو چھپا دیتی ہی اک کہا لگی آر
دیکھتی آپ کمر پر بہی ہوئی بل کی آر

اپنی کاندہی پہ نہ بار اوڑ مین دہر کر تو
اری صیاد دکھایت ہی مجھی جال کی آر

گفتگو ہمکو محضر ہوا کو جی ہی سب روشن مین | پاؤن پہ ہو گئی جسوقت سے خلخال کی آڑ

طوطیان ہند کی گرین نہ بوٹیان اس گلشن کی | سبزہ خط کی لئی چاہتی اک لال کی آڑ

منہہ لگا دیتی ہو ہرنی سی ابہی بچی ہو | بیقرینہ نہ ہوا چاہتی منہال کی آڑ

نہ دکہائی دیا مین سامنی اونکی یارو | نہ نظر آئیگا قارون کہ ہی مال کی آڑ

میر سی سایہ کی تلی آئی اس گلشن مین | کیا تمازت ہی اجی کیجئی رومال کی آڑ

نہ سپر چاہتی ہمکو نہ بھری ہی درکار | چاہتی ہمکو فقط اپنی پر و بال کی آڑ

نہ پکہاوج سی طبلی سی نہ ڈہولک سی ہین بند | لا کہنہ بول آڑی بنا دیتی ہی اک تال کی آڑ

مرچی کہاتی ہین وتی یو ہین باز آور | مسخراپن ہی فقط کرتی ہین دہمال کی آڑ

بدلی جاتی نہین عامل تو سبب ہی اسکا | سال بھر تک وہ لگا رکہتی ہین ایصال کی آڑ

دیکھتی ہین کبھی مجلس مین کبھی صحرا مین | اب لیا کرتی ہین وہ اختر خوش فال کی آڑ

## ردیف زای معجمہ

تمہاری تشنگی دل سے ہی لا مال
قلم کی فیض سی سب ہو گیا نیستان سبز

یہ سبزہ رنگوں کی الفت مین انقلاب ہوا
ہماری زرد عارض سی ہے بیابان سبز

غم حسین سی سوگی ہے سیہ پوشاک
فلک بھی نیلا ہے اور جامۂ گلستان سبز

عجب بہار ہے بلبل بنی ہین سب عاشق
کہ شاخ دست سے ہے گل زنخدان سبز

یہ باغ مین گل صد برگ کا محافظ ہے
قدم سی اختر خوشرو کی ہے گلستان سبز

نہ آئیگی غم ہجران مین اس لب پر ہنسی ہرگز
یقین ہے ہوگی وصل کی اوسکو خوشی ہرگز

نہ مارو تم نہ مارو تم میان ہم آپ مر لین گے
نہوئیگی نہوئیگی ہماری زندگی ہرگز

نشان تیغ و تیر و خنجر و نیزہ بھی عاری ہے
اجی مین سخت جان ہون اب نکلیگا یہ جی ہرگز

ترے لیے گھلا ہون شمع مین بزم عالم مین
مثل شمع ہی کبھی بجھتی نہین دل کی لگی ہرگز

ہزاروں اوٹھہ کھڑی ہوتی ہین بلائین الفت کی
ہنوگی اب کسی رستی کی وسنی ہرگز

نمایان ہی نمایان منہ ہی حسن کا نقش دو
ہنوگی نام کو اب ہی آنکہون مین نمی ہرگز

یہ وہی دام گیسون ہی ہلائی ہین زلفین اوتہا ڈالو
ابہی جاؤنگا جالو نہین نکلیگا یہ جی ہرگز

بنا کر شیشہ تن اپنا سایہ ڈال دون اوسپر
اری اختر نہ اترے گی صراحی مین پری ہرگز

پہولینگی میری سینی مین کیا کیا چمن ہنوز
کیا کیا نہ گل کہلائینگی گل پیرہن ہنوز

جائینگی بعد ہوش مین جب اپنی آئین گی
غربت مین ڈہونڈہتی ہین ہم اپنا وطن ہنوز

اوتوا بہی ہوئیگا موقوف جان کا
اوسکی جبین صاف تو ہی پر شکن ہنوز

عشاق کا میری چین کا ہو جائیگا عدو
راحت سی دل کی پاؤنگا رنج و محن ہنوز

اختر شراب خانی مین اب دور ہو
آیا نہین وہ بزم مین ساغر شکن ہنوز

ملی یار مطلب کی ساری عزیز / ہوئی دشمن دل ہماری عزیز

حسین ابن ڈھونڈہینگی کنعان مین ہم / کہ یوسف بنی ہین ہماری عزیز

یہ ہی گردش چرخ ای دوستو / اکیلا مجھی پا کی ماری عزیز

کوئی فاتحہ خوان نہین ہی نصیب / کہان کنج مرقد مین پیاری عزیز

فلک پر نہ کیونکر ہوا وُنکا دماغ / مہ چاردہ وہ تو تاری عزیز

کرینگی کبھی چارہ یوسف فراق / بنی ہیر یا سب ہماری عزیز

نہ کیونکر قلم کی زبان چاک ہو / اوٹھی دہر ستی پیا رسی پیاری عزیز

بہت تمکو دنیا مین بہکاتی ہین / عزازیل ہین سب تمہاری عزیز

اگر کام آئین تو حاضر کرون / مری جان و تن ہین تمہاری عزیز

اجی ہم بہی شامل ہوی غیر مین / نہین آنی دیتی تمہاری عزیز

یہ نادانی ہی یار دشمن ہین سب | کہ اغیار ہین سب تمہاری عزیز

بظاہر تو خنجر سی سب ہین رجوع
خدا جانی ہین کیا ہماری عزیز

[illegible]

ندیدہ ایم جمالِ رُخِ پری امروز | نیامد سوی بازار مشتری امروز
درست مردمکِ چشم برنگین نشست | بخواستم چو پیِ چشم برتری امروز
دلم کجا و کجا کوچہ پریزادان | بہ پای زیب نشد لطف خودسری امروز
گلوی مرغ بہاری بخانہ صیّاد | بقسمتم چہ نوشت است بی پری امروز
بغصّہ برّش ابرو گوارہ پیسا زد | نگاہِ لطف و کرم کن سوی جری امروز
دلم ز بوسہ مژگان بپای فتاد ست | نیامد است سوی فوج لشکری امروز
طلوع صبح قیامت شد گر بام | بلرزہ آمد خورشیدِ خاوری امروز

مدام بوسهٔ شیرین لبان شود حاصل
کنی ز بارِ گنه غیر را بری امروز

شراب نوش کنی جانِ من نیازاری
در آمن سوی شیشهٔ رخِ پری امروز

نظر بتاب رخ و زلف میشود احوال
بچشم یاد دهانم فسونگری امروز

درست شد ز مژه حلقهٔ درِ جانان
رسیده است خیالم بزرگری امروز

خیالِ یار به اختر قرینه یاد دهد
کشیده است دلم آهِ چنبری امروز

## ردیف سین مهمله

[illegible]

ابرو کی چمک سی ہی سراغ پرِ طاؤس
زخمی سی ملی کانہ دماغِ پرِ طاؤس

اِس چال سی ہم گھٹ گئی پامال ہی گلشن
رفتار سی بڑھتا ہی دماغ پرِ طاؤس

پر یونسی نہ یہ مرغِ گرفتار اڑی گا
بی پر کو نہین چاہیی باغِ پرِ طاؤس

داغون کا تجسس ہے تری زلف سیا کو
کیا مار لگاوی گا سُراغ پرِ طاؤس

سینی کو او بہار اتو کتر ڈالئی زلفین
اِس مار سی او لجھی نہ دماغ پرِ طاؤس

کر تیر کی آہ ہی اِی مرغ عجب کیا
ٹپکا رہو ہر داغ سی ایاغ پرِ طاؤس

گلشن کو وہان گلشن عقبیٰ کی طلب ہے
گلشن کو یہان چاہئی باغ پرِ طاؤس

کوچہ تر گلشن ہے اگر ای گل رعنا
داغون سی مری گرد ہی باغ پرِ طاؤس

تڑپا کری صحرا مین تری ظلم سی قاتل
زخمی کو نہ خوش آئیگا باغ پرِ طاؤس

کیفیت می ہی جو بہار آئی خزان مین
بھر بھر کی پئین جام ایاغ پرِ طاؤس

اوس شوخ کی رفتار کا کشتہ ہون بس مین
روشن ہو سرِ قبر چراغ پرِ طاؤس

وحشی کو تری چال کا مضمون نہ ملیگا
ڈھونڈھی گا بہت لیکی چراغ پرِ طاؤس

رنگینی دکھائی گا کسی رقص مین آکر
اختر کی جو سینی پہ ہی داغ پرِ طاؤس

عشق گیسو سی ہوئی زنجیر و زندانکی ہوس
فرقت گلشن مین ہی خار بیابانکی ہوس

اسمین غوّاصی کری تو گوہر دندان مین
بحرِ خوبی ہی تری چاہِ زنخدان کی ہوس

پہوڑ ڈالین کی کشاکش جو یہہ جام شہر مین
می کشون کو ہی ہماری چشم گریانکی ہوس

رو دیا روی کتابی پر تو شبنم ہو گئی
طفلِ غنچہ کو نہو ویگی دبستانکی ہوس

ای پری ان سب جوانو پر مری دلکو ہی فوق
اس ضعیفی مین بہی ہی ملکِ سلیمانکی ہوس

زہر کہاونگا تری گیسوی پیچان جہان
اس پریشانی مین کیون ہی سنبلستانکی ہوس

شیر دل جو ہین چہوڑینگی ترائی نیہان
خاکسارونکو نہو گی قصر ایوانکی ہوس

بستگی اپنی کاوٹ سی گسیکی ہو گئی
گلشن دل مین ہوئی کس روی خندانکی ہوس

شام کو بجلی گری گی تیری شیدا پر ضرور
اس مسی آلودہ لب پر ہی جو دندانکی ہوس

تکڑی تکڑی کیون نہو وی دل ہمارا تا تلا
کنج ابرو مین ہی تی گنج شہیدانکی ہوس

مجنونکو جو اوس لیلی کا سودا ہو گیا — قافیہ خوشی کی کیون نہ انسان کی ہوس

اوس رخ انور پہ ہی عقد ثریا ہی نثار

مجکو اب نہوگی ماہ تابان کی ہوس

دل بخور کیچا جاتا ہی دلدار کی پاس — مال یہ لاتی ہین دلال خریدار کی پاس

سالون ہوون تو رہا کرتی ہو غیار کی پاس — کبھو دو چار گھڑی بیٹھتی بیمار کی پاس

کبھی اتر در ہوئی دیوارین ہین رخ کی دو — موت ہی آتی ہوئی ڈرتی ہی بیمار کی پاس

تصفیہ خو نکا عناب لب صاف کرین — شہد لب بہیجتی ان انکھو نکی بیمار کی پاس

سرعت نبض ہی جلدی ہوئی اس حال و تمکین — اب طبیب آگی نہین بیٹھتی بیمار کی پاس

چھاتیان اکی ڈبیان ہوئین معجونکی — کان معجون مہی کی ہی بیمار کی پاس

مثل آئینہ ہلی عارضونسی پانی بہی — آب حیوان نہین اس تشنہ دیدار کی پاس

اے سلیمان جہان تخت اوڑا دو گا ترا — پریان وزاتی ہین اس مرغِ گرفتار کی پاس

عشق سلکِ دُرِ دندان کا ہوا ہی جسی — گہر گرانی کو لیا جوہر بازار کی پاس

تشنۂ آبِ دمِ تیغ تو ہون ہی قاتل — وہ بھی ہون کہ کلا ہو تری تلوار کی پاس

کسی صورت سی ملاقات ہو اوس سی اخترؔ
یار پاس آئی مری یا مین چلون یار کی پاس
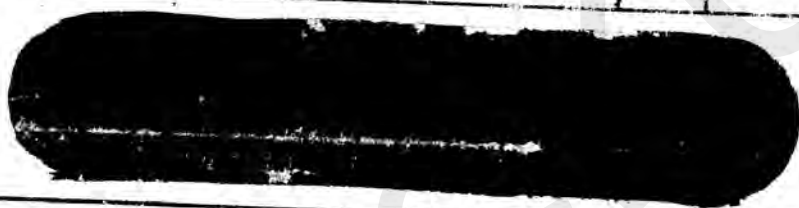
خدا کا فضل ہی دل مین نہ لا میان وسواس — اکہان یہ عشق کہان حسن اور کہان وسواس

وہ لاکہہ صاف کرین غیر سی نہ ہوگا صاف — شریک ہستا ہی ہر وقت جہان وسواس

ترا مرید ہون چل فاتحی کو وہم نکر — مزار پیر سی کرتا ہی ہیجان وسواس

تمہاری بات مین اتنا بڑی نکلتی ہی — ہر ایک مر سی کرتی ہین نکتہ دان وسواس

نہ ناتوانی پہ جا اے طبیب نبض تو دیکہہ — مریض عشق ہون کرنا نہ ایجان وسواس

نہ ہر کی دیتی ہی ہمکو تری لعل لب حسن
گر اٹ کہا رہی ہی فصل بحران وسواس

یہ بال خط مین جو نکلی تو ڈر نہ ہی تا صید
کمر کا پیچ ہی کرنا نہ ایمان وسواس

نہ آئی دو دگنا کسی غیر کرمین اتش گہن
نہ جائیگا خفقانی کا مہربان وسواس

وہ اور دن تھے جو ہر رات ہتی تھی وہ پیار
وہ چھیر چھاڑ کہان ہم کہان کہان وسواس

عجب نہین ہی پر نزادیری سے اسو
گرین جو بلبل و صیاد دل و جان وسواس

کبھی تو خانہ دل شبہ سے بھی خالی ہو
بچاہئی تجھی ای یار ہر زبان وسواس

نہ ایسا ہو کہ خدا کو بھی بھول جائیے
حضور رچاہئی اختر سی مہربان وسواس

گر ہی وہ ترک جلادی کی خواہش
ادہر ہی تیغ فولادی کی خواہش

بہت ہی مہدی ہادی کی خواہش | وہی سمجھی گا فریادی کی خواہش

ہوا ہو جائی آبادی جو آئی | کریں کیونکر نہ بربادی کی خواہش

گدائیگا ہی کاسہ طوق قمری | کری ہی سرو آزادی کی خواہش

گلا سنگین ہی کیا ہون زمردِ لب | نہیں کچھ تیغِ فولادی کی خواہش

پہنسی خود خار گل مین تاجِ ہدہد | گدا کو ہو جو صیادی کی خواہش

عروس شب بنا ہی ہجر مین خوب | کریں جب وصل مین شادی کی خواہش

پڑہین روی کتابی طفلِ مکتب | کری جب شیخ استادی کی خواہش

طلب ہی نازسی انصاف مجکو | ادا سی داد بیداد کی خواہش

نکی امداد میری خود فراموش | کریگا یاد فریادی کی خواہش

فقط دل سی ہین اعضای رئیسہ | کری سلطان نہ آزادی کی خواہش

نہ لگ کافر کی منہہ یہ راہ بد ہی

## کرای اختر کسی ہادی کی خواہش

گلچین کو کری نکہتِ باد فراموش
بلبل کو چمن مین کری صیاد فراموش

میری دلِ ویران پہ پڑی داغِ تعشق
روشن ہی مگر خانہ آباد فراموش

رو ونگا اگر یاد می ناب سی ساقی
ہو جائیگی میخانی کی بنیاد فراموش

فرہاد کا ہی تیشہ اوّل سی ہوا کام
شاگرد کو ہو کسطرح استاد فراموش

طفلی سی مجھی مشقِ تعشق ہوی مجنون
زنجیر مین ہی مکتبِ استاد فراموش

ایطائرِ دل ذبح تو کرتا ہی پر ہون
دم پھڑکی جو کر دی مجھی صیاد فراموش

انداز وفا سی جو جفا داد طلب ہو
ہو جای مجھی شکوہ صیاد فراموش

پرتو قدِ دلدار کا گلشن مین جو پڑ جای
ہر سرو کو ہو سایہ شمشاد فراموش

مضمون خیال کو مری یاد بہت ہے
تیشی کو نہو گا سرِ فرہاد فراموش

سینی پہ مری سنگدلا داغ پڑی ہین — جوہر ہین بہت کیون نہو فولاد فراموش

وہ بلبل بد بخت ہون جو چاہون اسیری — صیاد بھی کردین مری فریاد فراموش

مضمون قد سرو سہی کھینچتا ہی دل — طماع کو کس طرح ہو آزاد فراموش

مہ پارون کی بھی لیت ہین لعل و ابتک — اختر سی بدا کرتی ہین وہ یاد فراموش

کیونکر کرون تمہاری ہی مین چاہِ ان تلاش — رکھتا ہی چہی صوتونکی شب جہان تلاش

جو مست اوٹھہ گئی ہین خرابات دہر سے — کرتا ہی ون جو انون کی پیرِ مغان تلاش

انصاف دی خدا جو سی باغِ دہر مین — بلبل کو فصلِ گل مین کری ہی باغبان تلاش

خواہی نخواہی ہستی سی لیجائیگی عدم — تیری کمر کی آئی اگر درمیان تلاش

فصلِ بہار آئی ہی سودیکا جوش ہے — پریان کرین ہماری لئی ٹریان تلاش

مرکشہ

سرگشتہ مجھسا وہ زمین سی جو اوٹھ گیا
کہہ کسکی پھر کریگا تو ای آسمان تلاش

بوئی ہین اسمین تخم مضامین نو بنو
میری زمین کی نکری آسمان تلاش

پائیگا کون میری مضامین فکر کو
چھوڑا ہی یہ مکان کیا لامکان تلاش

مضمون نو سکھاتی اگر گل کو عندلیب
کرتا ہی داستان کہن قصہ خوان تلاش

کس مہر وش کی عشق مین اختر خراب ہو
کس ماہ چاردہ کی ہی تمکو یہان تلاش

وہ چھوڑتی نہین گر ہماری گھر کی تلاش
ہمیشہ کرتی ہین دیوار و صحن و در کی تلاش

ہماری تن مین چھپی ہتی ہو بجائی روح
تمہین نچاہئی ای قاتلو سپر کی تلاش

نہ ڈھونڈھونگا در مضمون کھلا ہی رہتا ہے
کسی عقیل نی بہی کی ہی اپنی گھر کی تلاش

نئی زمین مین مضمون کی فکر زیبا ہے
جو پیڑ سبز ہو چاہئی ثمر کی تلاش

ہم ہیں اسی سبب سے کبھی شرف ہے بہا ہے ہم
خدا کی گھر میں جمع ہوئی لگی بشر کی تلاش

جمال صاف کہاں تو چاندنی میں تم
رہیگی راتوں کو ہمکو رخِ قمر کی تلاش

تمہارے لطف کہاں و نگاہ میں نہ غیر و نکو
رہی ہے ہم کو دنیا میں کب ضرر کی تلاش

ہمیں تو خاک ہی اکسیر و مال دولت و زر
ادم کو چمن ہستی ہی سیم زر کی تلاش

تمہارے عشق میں ہجر و وصال یکسان ہے
نہو کی لڑکی کو دنیا میں خیر و شر کی تلاش

زوالِ حسن ہے ناچار ہیں مگر اے گل
گلوں کو ہوتی نہیں باغ میں سفر کی تلاش

اثر ہر ایک تو صحبت کا خوب ہوتا ہے
قلم ہی کرتا ہے کاغذ پہ شعر تر کی تلاش

۴
یہ لکھنؤ ہے یہاں بی صنم بناہ نہیں
چلو چلو کرو اختر کسی قمر کی تلاش

## ردیف صاد مہملہ

اِس درجہ ہو گیا ہی تو دل مبتلای حرص ‌ ‌ بہا کی جو اوس سی حرص تو دوڑی قفای حرص

دامِ فنا مین سیکڑون ارمان دل مین تہی ‌ ‌ مرکر بہی ناتمام رہی ہیہ سرای حرص

عاشق کی عشق حسینین بہی قبح مین ہی تو ‌ ‌ ہرجائی یار دل سی کہین تیری جای حرص

خالی کما کی طرح ہو چلّی مین بیٹہہ کر ‌ ‌ گوشہ نشین نجا ہیتی یہ اشتہای حرص

اوس سیمتن سی سیر شکم کسطرح ہون ‌ ‌ کینہ ہمارا دل ہی لہو ہی غذای حرص

کرہو گئی ہین نغمہ بلبل سی گوش گل ‌ ‌ در پردہ یہ ترانا اوڑا ای صدای حرص

چشم طلب کہلی ہی تری عشق حسین سی ‌ ‌ انصاف ہین کی سامنی ہو آشنای حرص

ایسا ہ حسن آنکہہ کو منظور ہی عشق ‌ ‌ یہہ کاسہ گدائی ہنی ہشیاک سوای حرص

کب ہی دلِ مریض کو پرہیز مہ لقا ‌ ‌ تن پر ہر ایک داغ ہوائی دوای حرص

خانہ خراب اکہر سی نکل آنکہہ مین سما ‌ ‌ مین خود د داون او سمین اگر مجکو پای حرص

دستِ طلب اوٹہا کی اگر و کنا ہون مین ‌ ‌ دہر دہر کی دلکو کہینچتی پہرتی ہین پای حرص

شاہی سی یہ گدائی برابر ہی منعمو
بچھا سریر شاہ پہ بہی بوریای حرص

ظاہر ہی اس گدا کی ہوس یادِ ماہ مین
نقشِ حصیر داغ ہین تن بوریای حرص

دنیا سلاخ زر ہی بہت بیوفا ہی یہ
کیونکر نہ زرد رو کری تجکو وفای حرص

انکہین ہون کور داغ پڑین یادِ ماہ سے
اختر سنو تو کانونسی یہ ہی صدای حرص

دل تڑپتا تہا جو کرتا تہا وہ گل اندام رقص
سحر دکہلاتا تہا اوس رقّاص کا ہر گام رقص

بار دی ہمکو بہی شاید شاد ہو کر بزم مین
دل مین ہی جا کرین اب اوسکی زیر بام رقص

داغ دل جتنی تہی سب پامال ہو کر مست ہو گئی
ای گلِ رعنا کیا ہی قابل انعام رقص

ہاتہ اوٹہا یا جسطرف گنجِ شہیدان ہو گیا
موت کا دیتا ہی ہم زندونکو یہ پیغام رقص

یہ دل ناساز پہلی ہی سی جاتا ہی وہان
جاتا ہی حسن بزم مین کرنی بہت خود کام رقص

صوفیونکی بزم مین جب رقص کرتا ہی وہ بت | وجد مین آکر کیا کرتی ہین خاص و عام رقص

بزم مینوشی رہی طیّار ائی ہر جبین
آج اختر بھی کریگا وقت دور جام رقص

برنگ نقطۂ اخلاص مٹ گیا اخلاص | پڑھا نہ سورۂ اخلاص کیون کیا اخلاص

ملاپ مین جو مزا ہی لڑائی مین کب ہے | برا نجانیو ایجان ہی بھلا اخلاص

گلی لگانی کو جی چاہتا ہی سو بار | مگر پسند نہین اوسکو بیجا اخلاص

گلی گلی سر بازار کیا کٹی ہین گلے | کہ خانہ جنگی کا ہی ایک مدعا اخلاص

تمہین سی لی ونکو محبت ہی تمہین تم ہو | تمہاری طرح ہو غیرونکا بیوفا اخلاص

خلاص خاص ہوئی جنس خال و خط نہ بنا | خلاصہ کرکی یہ مخلص نی لکھدیا اخلاص

پتاک مین مزا پایا پاک بازون نے

کیا ہی یا رسی خضر نی بار ہا اخلاص

او سکی فراق مین نہین مجکو چمن کی حرص
مجکو تو دل سی ہی وسی گل پیرہن کی حرص

مل جاؤن خاک مین تو ملی مدعائی دل
نہ آرزوی جامہ نہ مجکو بدن کی حرص

ای بت خدا کی واسطی موقوف کر اب
اللہ کتنی ہی تجہی دیوانہ پن کی حرص

یہ آرزوی دل ہی کہ منہہ کا اوگال دو
مدت سی ہمکو ہو گئی لعل یمن کی حرص

چلنی سی اونکی خاک مین سب ٹہاٹہہ مل گئی
نہ تیوری کی آرزو نہ بانکپن کی حرص

مٹی مین ہی ملایا تہ خاک ہی کیا
یارب کبہی ہی جائیگی چرخ کہن کی حرص

جو ہونا تہا وہ ہو چکا پر وہ کیا تو کیا
عریانئین نہ چاہئی ہمکو کفن کی حرص

نہ سلسلہ نہ رشتہ مجہی کیون بلا ئی ہین
نہ آرزوی طوق نہ مجکو رسن کی حرص

اس قد کی آگی ہو گا نہ سرسبز وہ کبہی
کیا بڑہ گئی ہی باغ مین سرو سمن کی حرص

پھولا ہی اسقدر کہ سمائی تلک نہین
بیدہب رہ مین مین ہو گیا مضمون کا خیال

دیکھو خزان نہ لائی کہین اس چمن کی حرص
غربت مین جا کی بڑہ گئی ہمکو وطن کی حرص

اختر یہ آرزوی شہادت بجا ہوئی
بیجا کبھی نہین تھی یہ شاہِ زمن کی حرص

# ردیف ضاد معجمہ

## بحر رمل مثمن محذوف

یاد ہی تا رکمر آنکھو نکی جا لو نسی غرض
چشم حق سی شاعری کو ہی کمالو نسی غرض

آہ کب برباد جای منتظر ہی آگ کا
مرغ آتش خوار کو ہی سی نالو نسی غرض

پیچ دیگا اس رخِ روشن کو مارِ زلف یار
گوری گوری عارضو نکو ہی حجر کالو نسی غرض

زخم گہری دیکھ کر آنکھو نسی نکلا خون دل
کیا ریان سیچین گیتین کسکو ہی تھا لو نسی غرض

نکہتِ گل کی روش ہم تھو کرین ہی مین صبا
کبک اور طاؤس کو ہو وسکی چالو نسی غرض

| | |
|---|---|
| پھر مجھی جوشِ جنوں ہی پھر کرو نگا سیر خرو | پھر زبانِ خار کو ہیتی ہی چھالو نسی غرض |
| دست پا سر میں اُٹھتے ہیں بال ہیں لیکن سفید | موسم اب چھٹ کا ہی کسکو ہی ڈالونسی غرض |
| تو زر گلسی یہانتک ہو گیا ہی مالدار | ہی نہال باغبان کب ہی نہالونسی غرض |
| گوری گالونپر پڑی برقِ سحابِ زلفِ یار | بجلیان ہین کانمین کیو نکر ہو بالونسی غرض |
| گیسوونسی آئینہ رُخ کا نہ حیران کر سکی | عکس ہی شہرِ حلب مین مجکو کالونسی غرض |
| سر دھر کیا رقیبون پر زیادہ ہو گیتی | فرقتِ خورشید رو ہی جو نالونسی غرض |

ترک ہی دُنیا دُون گنجِ قناعت ہی قبول
یہ زن قحبہ ہی اختر کیا چھنالونسی غرض

## بحر رمل مثمن محذوف

| | |
|---|---|
| عشق مجھی کام نی کچھہ کو جانانسی غرض | گلسی مطلب ہی نکچھہ خار بیابانسی غرض |
| عشق کی سر کار کو بیاق بالکل کر چکی | اب نکچھہ زنجیر سی مطلب نہ زندانسی غرض |

کسی سے ہم جھگڑیں نہیں اپنا کسی ملت میں میل
عشق کی بندیکو کیا گبر و مسلمانسی عوض

عالم وحشت میں عریانیکا جامہ چاہیے
کام ہاتھونکو گریبانسی نہ دامانسی عوض

اتنو ہمنفس ہنسن کر ڈوبیگا در اشعار کو
ہمکو اشک بدلے لیمیں ہی و [illegible] خنداں سی غرض

تیری نظروں میں نہ ٹھہریگا نہ رُوی آفتاب
تجکو ای اختر ہوگی ماہ تابانسی غرض

کیا کہوں مستی کہی ہی مجکو کہانکا مرض
دل مرا بہلا و لب ہی خفقانکا مرض

خونکا تصفیہ ہوا پاؤں جو عناب لب
پھر مری دل کو ہوا عشق بتانکا مرض

اتنو ہو کچہ اعتدال ایسی دوا دیجیی
جانتی ہیں آپ ہی پیر جوانکا مرض

درد نہ وہ دیجیی جو کری دل کو ضعیف
دفع تو ہو جائیگا جلد جوانکا مرض

آب مصفا ملی تیغ کا تو لوں مزاج
وقت قاتل ہوئی جان کو بانکا مرض

ابتو زمین پر پڑی پاؤن گرتی ہین ہم
دارو ہی صحت کہان اور کہانکا مرض

صحتِ جسمی سی مین ابتو نہایت ہون تنگ
میری ہی سینہ خانہ مین آکی نہ جہانکا مرض

روکنا کسطرحسی وہ تو چلی جاتی ہین
رکنا دشوار ہی روح روانکا مرض

جانیدی اسکو طبیب اسکی نہ تدبیر کر
اسکو تو مدتسی ہی موی میانکا مرض

فرقتِ دوریسی ہم رہتی ہین سون علیل
جب بلا کوئی تو ہمنی یہ بتانکا مرض

اونکی نہ آنی سی مین ابتو نہایت ہون تنگ
فرقتِ انکو رہی پیر مغان کا مرض

ابتو دو بازارو مین ڈہونڈتی پہرتی ہین روز
اونکو تو برسون سی ہی نام نشانکا مرض

اونکی تو عاشق ہین ہم ہمکو علالت سی کیا
سن چکی صاحب کہی اونکو جہانکا مرض

اخترِ ناچار کی دل کو نہ بہلائیی
اسکو ہا کرتا ہی اب خفقانکا مرض

ردیف طای مہملہ

## بحرِ رمل مثمن مخبون محذوف

ای سلیمانِ جہان داغ سے ہی کام فقط
وہ نگین ہون کہ کہدی ہے جبہ پہ ترا نام فقط

قاصدو ساتھ مرا چھوڑ دو اِس منزل مین
راہِ الفت مین چلی یہ دلِ ناکام فقط

کسی آغاز تری ہجر مین ہی مدِّ نظر
سوچ لیتے ہین مگر وصل کا انجام فقط

ہون زبس نرگسی آنکھون کا مین بیمار ضعیف
چاہیے صرف غذا روغنِ بادام فقط

صورتِ وصل سی ایسی ترِ عشق برہا
قاصدون نی جو دیا ہجر کا پیغام فقط

چشم و ابرو مین نہین شاہدِ صلی کی تمیز
اوسکا ہر باغ مین ہی عارضِ گلفام فقط

بلبلو وصل ہی پہول سی لازم ملزوم
ایک گل چین کو دیا کرتی ہو الزام فقط

منہہ دکہایا شبِ گیسو نی پہر آیا صباح صاف
آج بجھتا ہی چراغ اپنا سرِ شام فقط

تیری کوچی کی تمنّا مین نہین یادِ خدا
بعد مرنیکی مجھی خاک ہو آرام فقط

بطِ می اُڑ کی نہ آئی میرے ہاتھو نپہ کبھی
صید کر لون تو پیون ساقیا اِک جام فقط

شعلۂ حسن سی حرارت ہی طبیعت دیکھو | ہمسرِ محشر کی سی ہیں ہی مجھی سلام فقط

ہون وہ اختر جو کبھی ہجر مین آ دیکھیگی
نالہ ہو جائیگا اوس ہہ یہ مرا نام فقط

ہوسکی معشوق سی کسطرح موسا اختلاط | لن ترانی سی غش آیا تھا کیسا اختلاط

تابِ نظارہ کہان تھی وس رخِ پرنور کی | طور پر ہر گرا وہ تھا کہنا تھا موسا اختلاط

تلخ ہی ہی نوشدارو سی لبِ جانان مجھی | جان بلب سی اب نکر رشکِ مسیحا اختلاط

آہِ سوزان سی بگولی کو جلا دیجیو اب | روی مجنون سی کری گر وہی صحرا اختلاط

[illegible] کی نقاری حسرت سی ہوا | آتشین نالون سی اس وحشی کا دیکھا اختلاط

ہر گھڑی زنجیرِ پا کی چشمِ بینا ہو گئی | گیسوؤنکی یاد سی بیجا ہی سارا اختلاط

تسمہ گردان ہوا دستِ مضامینِ قلم | طفلِ مکتب ہو گیا ملّا سی کیسا اختلاط

ہنسلی کی طوق گلو سے طرف ہی پخیر یا
گیسوؤن مین غل ہی اور زندانیون مین اختلاط

صورتِ عنقا مضامینِ کہن نابود ہین
فکرِ نو سے ہوگیا اسدرجہ پیدا اختلاط

ایک ہو منتقل ہر عضو سے پیشِ نظر
جابجا آنکھین پڑین بیجا ہی سارا اختلاط

نوح کی فرزند طوفان کیون نہ لاتی شہر مین
موج گیسو سی بہت کرتا ہی دریا اختلاط

کچھ نہین اختر مجھی عشقِ مجازی سی حصول
ابتو معشوقِ حقیقی سی ہی اپنا اختلاط

مین اوسپر فریفتہ ہون ہی اصنم غلط
آکر رقیب کہاتی ہین تجسی قسم غلط

عاشق ہون گلشنی چہرہ یکا کہدون ہزار بار
کیون کہا اون سکی مصحفِ رُخ کی قسم غلط

تاریکی لحد سی بند ہی گا خیالِ زلف
اپنا کسی طرح نہین ہو ویگا غم غلط

بعدِ فنا ہی عقدہ کمر کا نہ وا ہوا
اہلِ فنا کہا کیے اسکو عدم غلط

نامہ لکھا جو یار کو خنجر نی شوق مین
بی معنی حرف لکھہ گیا اکثر قلم غلط

ابر پر اپنی چشم تر ہی شرط
آہ کی واسطے اثر ہی شرط

عشق مین عقل و ہوش و صبر و قرار
دیلی دیتا ہون جسقدر ہی شرط

خضر ہمراہ ہی بیابان مین
کیا کرون مجسے ہم سفر ہی شرط

کشت دہقان سبز ہوجائے
آبیاری چشم تر ہی شرط

حسن کی واسطے ہی دل لازم
عشق کی واسطے جگر ہی شرط

سرخرو وہ سفید ہے مہتاب
کہیلین گی ہمسی تا سحر ہی شرط

آسمان پر چڑہای وہ مجکو
کسی خنجر سی ای قمر ہی شرط

غصّہ ہی بہت اونکو تو کیا تمکو ہوا خبط
مجنون نہ ہو جانے دو اسی عشق کا خبط

بیہودہ بکا کرتی ہین آ آ کی وہ ہر روز
غیرون نی مجہی دیکہا تو سب دفع ہوا خبط

ناصح مجہی سمجہاتا ہی کیون مین تجہہ ہون غافل
مجنون کا جہان مین کبہی تا زیست گیا خبط

کیا مہندی لگاؤن کہ مجہی ہوش نہین ہی
جب خون ہوا دل تو ہی پہر رنگ حنا خبط

وہ اور مرض ہین کہ جنہین فصد ہی درکار
اب جائیگا کیا مجکو محبّت کا ہوا خبط

بہلی کی طبیعت مری سیر چمن مین
مجسی خفقانیکا بہی جائیگا بہلا خبط

اک روز بہی عاشق کا مدارا نہین کرتا
اے بت تجہی دو دن تو نہ ہو بہر خدا خبط

اونکو ہوئی تسکین کہ ہشیار ہئی ہم بہی
گہر مین وہ چلی آئی تو میرا بہی ہٹا خبط

بسمل کیا صد ہا کو ہوا کچہہ بہی ہو سودا
بولو وہی احوال ہی یا اب ہو گیا خبط

دیوانہ ہوا ہون نئی مضمون دلارام
مردونکو بہی ہوتا ہی بہت بہر النسا خبط

درد و الم و ہجر سہی ہتی ہین ہم آغوش — عشاق کا دنیا مین نہایت ہی بجا خبط

تجہسی ہی محبت ہی تیرا ہی رہی دہیان
عورت کی لئی ہو وی نہ اختر کو خدا خبط

## ردیفِ ظای منقوطہ

ہم سنگدلی سی ہین آشنا محظوظ — جو مجکو کہینچ لی ہو جای کہربا محظوظ

تو اوسکی حُسن مین کیا ہتی ہین ہی ای زاہد — تری عمل سی نہوگا کبہی خدا محظوظ

بیانِ ناز ہوا کی بہت بہری ہین مزے — یہ مشتِ خاک اُڑائی تو ہو صبا محظوظ

طبیبِ حُسن بنا گر بتونکا عشق مین تو — دوا دعا سی کری گا یہ مدعا محظوظ

سریرِ شاہ جہان مین بہلا یہ کہان — جو پائی پاک گدا سی ہی بوریا محظوظ

نوای زاغ چمن مین ہوئی صدا ہی رقیب — گُلونکو بلبلونکی پہر کری صدا محظوظ

سوال کرتا ہون سوائی ستی مستان تمہین
سلا سلا کی بغل مین کیا سو مخطوظ

وصال یار مین ای ہجر کیا کہون کیا تہا
ادہر ملاپ کا خط و ادہر جدا مخطوظ

شراب شیشۂ داغ بدنسی مست ہی تو
پلا لی جام مجہی ہی جو ساقیا مخطوظ

یہ ناتوانئ ملا نیستی ہی مین خود کو
کیسکو ہستی مین پائی ہو تو فنا مخطوظ

یہ اسکی سینی پہ مجہہ ناتوان کا بوجہہ ہوا
بہت زمین بہی ہی میری زیر پا مخطوظ

سوال حسن مین کب عشق تیغ ہی غیرت دار
یہ ایسا کاسہ ہی سب ہین شہ و گدا مخطوظ

یہ شعر گوئی ہی اختر نہو نا سلطان تنگ
فقیر کی بہی ہٹی ہی یہ قبا مخطوظ

## بحر رمل مثمن مقصور

چہپ چہا مہتاب اور کرنی لگا مہر و لحاظ
بی حجابی ہی پس رو اور و بر رو لحاظ

کر لکہون افسانہ خوش چشمی محبوب مین
جو کرئی ان بہول جاوی کری آہو لحاظ

اونچی چوٹی اوسنی گوندہی اوپر موباف ہی
اِس روپہلی پٹہی سی کر اکل شب لحاظ

دست بستہ ہین ہی پیش نظر مضمون زلف
مجلس طفلانمین ہی آخوند سی ہر سو لحاظ

پہوڑ ڈالی آنکہہ گر اشکونکی صورت دیکہہ لی
راز دل افشا ہو کرتی ہین کیا آنسو لحاظ

بیر ادیوان ایسا پژمردہ ہی باغ دہر مین
ہین یا سرو چوب اور کرتی ہین سب گلرو لحاظ

بی کلی دلکی زیادہ ہو گئی غنچہ دہن
ہمسی باغ دہر مین کر تو نہ ای گلرو لحاظ

جام بھر الینا فردای قیامت مین ضرور
ساقیٔ کوثر سی ای اختر نہ کرنا تو لحاظ

نہ ہملوا وہیگا ہر گز گل گلاب سی خط
ہدم پاتی ہین ہم اوس رخ خوش آبسی خط

ابہی تو انکہہ یو ینکی منتظر ہین محفل مین
شراب خالی مین پایا نہین شراب سی خط

وہ دن نہین وہ زمانا نہین وہ لوگ نہین
جو شیخ ہوتی تو پاتی مزی جواب سی خط

یہ کپکا گوشت ہی ما تل کبہی نہونگی وہ
او نہین تو ملتا ہی سردم نہین کیا ابہی خط

نکلتی ہی مجہی اس عشق کی کیا آفتیں
نہ پائینگی کبھی ہم موسم شباب سی حظ

رہا کئی ہین پردے نہین یار ہا مجنون
ملا کیا ہی اونہین دونون حجاب سی حظ

مین اپنی ہاتہو سی کہو یگا تنگ کی ڈالو
تمہاری پاؤنکو اوتہی اگر رکاب سی حظ

عجیب شیخ طبیعت ہمارے بہکی ہی
کسی عروس کا مائل کسی نقاب سی حظ

جو ذکر ہو وہ رجا سی بھرا ہو محفل مین
کلام حق کی سواب ہین کتاب سی حظ

ہم اپنی شعر سی مخطوط ہین مثالی مین
ملا کریگا کلاونت کو رباب سی حظ

ہزار ماؤنکو اسپر نثار کرتی ہین
ہماری خاک کو ہی نام بوتراب سی حظ

ان اپنی چھاتیو کی قدر کچھ نہین تمکو
زمانی مین اوٹھا بحر کو حباب سی حظ

ہزار عشق اس اک ہاتھ سی ہین اگلے
ہوا بہت متصد یکو اس جناب سی حظ

جلا کرینگی فلک پر بہی اختر محمود
ملیگا مجھکو نہ اوس شک آفتاب سی حظ

منعکس ہو جمع کر کر حسن پر مغرور ہو
چاند کو بھا لگائی داغ سائل کی شعاع

تیرگی بخت کو پڑا نگی تہی حسن سے
شمع بھا دی کی سر مقتل مین حاصل کی شعاع

آنکھ جھپکائی فروغ نیر اعظم سی پھر
کار گر ہی اختر تابان آہ اس تل کی شعاع

آہ ہونٹوں کی بھی آواز ہی طرز مرصع
نالی کا بھی لک ساز ہی نو طرز مرصع

یہ نام ترا دل کی نگین پر مین جماؤن
گو حسن کی پرواز ہی نو طرز مرصع

اندھو نکو نہ خلخال کی آواز سناؤ
ہی ناز کا انداز ہی نو طرز مرصع

نالی مین اثر ہی دل اغیار کی تین گی
الماس کا یہ ساز ہی نو طرز مرصع

پھر سلک در اشک نکل آئی صدا سے
اعجاز کی آواز ہی نو طرز مرصع

سلک در مضمون سی ترا ناز ہی بیجا
ای جوہری انداز ہی نو طرز مرصع

اختر یہ فقط زور طبیعت ہی دکہانا
اشعار کا انداز ہی نو طرز مرصّع

## بحر رمل مثمن مقصور

چہرۂ تابان کی آگی ہوگئی بی نور شمع
جلکی فوراً بزم سی ہوجائیگی کافور شمع

جب ہوا دیوان مین روشن مصرع سرو چراغ
بہاگی اک پاؤن سی ماری شرم کی تا دور شمع

سوزش حسن بتان سی مل گئی پروانگی
دلپہ داغ عشق کا رکہتی ہی اک ناسور شمع

رخ کی مضمون بہی یہان ہین یون روشن ہوئی
جیسی روشن کرتی ہی اہل شب دیجور شمع

فکر عارض سی کہلا ہی اسقدر یہ روز و شب
قد عاشق سوز غم سی ہوگیا مشہور شمع

حال پروانہ سی ہمکو بہی خبر دیتی ضرور
نطق سی افسوس ہی کیون ہوگئی معذور شمع

کون یون چہپتا ہی اس شب ہائی عالمتاب مین
کیون ضیائی اختر تابان پہ ہی مغرور شمع

## بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور

ملنی سی جو انکی نگر پیر مغان منع
جو ہی شندنی بات وہ بولی ہی کہان منع

اس عشق کی پاؤنکو کرو جو کی اب ترک
جاتا ہی زبانمین تہ سنگ گران منع

موسم یہ تری پاس گیا دل بند ہی بھولا
آنی کو ہمی کرتی نہی یہ باد خزان منع

گو سجدی کرو یانکرو بخشیگا اللہ
ہیش پہ جہلا کرتی نہی ہین آیسی بیان منع

اپنونکو بہت منہ نہ لگاؤ کہ کرین شر
آنکی بہی رعایت ہی میان گہستگان منع

کیونکر بھری محفل مین ترا ذکر کرون
پوشیدگی ہی چاہئی ہی ستر بیان منع

اعلان جہان تک ہو مناسب ہی وہ بارو
ماتم شہ مظلوم کا کرنا ہی نہان منع

اپنی ہی اماموں کی لئی آہ و بکا ہی
ماتم مین پرینا و دکی ہی آہ و فغان منع

زندہ نہ طبیعت ہو تو ہو عاشقی دو نی
خوش گوئی تو لکہی ہی پی باد کشان منع

اس محفل اغیار مین جو سو نسی ہو کہنتی
ہی ٹالنا بازارونمین سائل کا کہان منع

کس طرح لگاوٹ کرون دین جاتا ہی میرا | پہ ٹہہر کا تو ہی پوچھنا اسی شک بتان منع

آئیگا تو شب شونکو لگائیگا وہ ٹہیسین
مینحانئین کردیجیو اختر کو میان منع

## ردیف غین معجمہ

گلچین سی ٹوٹ گیا ہی جو گلزار کا دماغ
کیونکر گھٹی چمن مین ہر خار کا دماغ

تیری ادا پر ای گل رعنا ہی اسکا ناز
صیاد پر ہی مرغ گرفتار کا دماغ

ای جان بوسی گل بھی سمانا محال ہے
نازک ہی اسقدر تری بیمار کا دماغ

اچھی بریسی ملکی نہ دل کو لگائو گ
اغیار سی ملا نہ کبھی یار کا دماغ

عصیان تو اسکی یاد مین ناہد نری جنان
دوزخ تلک تو جا ہی گنہگار کا دماغ

پنسی

پستی بلندی اپنی نگاہوں کی ہی یاد
ہی نہ نون عروج پہ سکندر کا دماغ

پایا نہ دل نی پایۂ کرسی نہ جبین
ملتا ہی عرش تا کسی فتار کا دماغ

آلودہ خون ناحق عاشق سی کیا ہو
اتنا کہان ہی ترک کی تلوار کا دماغ

کیا تیرہ بخت پیچ سے بل کر کی اینٹھگی
ہی اسی پہ گیسوی خمدار کا دماغ

کیا پختہ مغز ہوی شہ حسن اک غریب
ناصح تو آگی کہا گئی دو چار کا دماغ

بلبل کا مثل شاخ چمن مین جھکا ہی سیر
نازک بہت ہے گل تری دستار کا دماغ

مضمون حسن نامہ محرم مین بھر گئی
خالی ہی اب تو حسرت ناچار کا دماغ

سارا چرخ لی ستون ہی یک سینہ کہ داغ
کون نا نہ ہیگا غل لین مہ کامل کا داغ

ظلم تیغ ابروی جانان کو ہی عزیز
زخم مرقد مین لیتی جاتی ہین اس قاتل کا داغ

| | |
|---|---|
| نام روشن ماہِ کامل سی اگرچہ ہو سوا | منعمو دنار سی کہو دو دلِ سائل کا داغ |
| کافرونکی عشق مین ہبّا رگاہی ابدا | مصحفِ رخسارِ جانان ہی نہین تل کا داغ |
| اوسکی سینی تک رسائی میری ہاتھونکی کہان | چاہِ بابل سی کوئی پوچھی کامل کا داغ |
| جسطرح جاتی نہین مضمون بحرِ شعر سی | اب نجائیگا ہماری اس دلِ مائل کا داغ |

سر بکف خنجر ہی اس مقتل مین حاضر ہو گیا
زخمیونکی دل سی پوچھی کوئی اوس قاتل کا داغ

## بحرِ رمل مثمن مقصور

| | |
|---|---|
| شمع سی سروِ سبز اور لالہ گلشن چراغ | باغِ عالم مین مردی داغونسی ہی روشن چراغ |
| روح کی باعث ہی سارے زندگانیکا فروغ | جب فنا ہوگئی گل ہو گیا روشن چراغ |
| غم کہان معشوق کو دلسوزیِ عشاق کا | جلنی پر پروانونکی کب کرتا ہی شیون چراغ |
| باغمین شب کو اگر مستی ملی وہ گلبدن | آئینہ مہتاب ہی اور گل سوسن چراغ |

اسقدر پہلونکی گل کہائی ہے انکی تاریں
جلتی جلتی ہوگیا ہے سراپا تن چراغ

بعد مردن بہی ہے سیہ بختی جوانی ساتہہ ہائے
زاغ سی رہنی نہین پاتا سر مدفن چراغ

سرخ رنگت جسم کی دیتی ہی دہوکا اسقدر
جانتا ہون اوسکو گویا زیر پیراہن چراغ

بعد مردن بہی نہین قد کی اوپر روشنی
روز اوڑاتی ہین نشانی کیطرح دشمن چراغ

اتفاق آپس مین ہو کر بیچ سی اوٹہی نفاق
کر کی روشن کہہ رہا ہے دوست مین دشمن چراغ

ماہ زہرا کی غذا ئی مین اختر کیا عجب
تیری چربی کا ہو گر قندیل مین روشن چراغ

خدا بڑہائی نہ محفلمین رنج و غم کا فروغ
غضب کے روشنی ہی درمیان ستم کا فروغ

ہزار چکنو کی مانند اوڑ گئین آہین
شب فراق مین باقی نہین الم کا فروغ

کہٹتا ہی داغ مہ صاف تیری صورت سے
بڑہا ہی نام خدا اسقدر رنج و غم کا فروغ

یہ روشنی سی پہیلی ہی سنبلستان مین
ہوا محیطِ زمانہ تری کرم کا فروغ

چراغِ حسن قیامت تلک نہ گل ہوگا
نجائیگا کبھی محشر تلک الم کا فروغ

ہزار[illegible] سی بنائی ہزار توڑی ہین
رہا مقدون سی جم کی جامِ جم کا فروغ

تجھی دلونکو جو روشن کیا ہی زر دیکے
چمکتا ہی دلِ سائل پہ اِس درم کا فروغ

میان مین ہندکی شمشیر سی چلاؤن کام
ولایتی کو نہ پوچھون جو ہو عجم کا فروغ

ہلاکت اوس سی بھی اِسکی ہی جانکی لالی
جہان مین ایا ہے صورتِ ہستیم سم کا فروغ

ہزار نم سی بنائی ہزار بگڑی ہین
بتو جہان نہین کافی ہی اپنی دم کا فروغ

اخیر اِسکی سبک ہے اگرچہ بھاری ہو
خدا نچاہی کہ مو مانندیکو ورم کا فروغ

لگا بہ ڈالتی ہی کالہی زمانی مین
یہی ہی آپکے حکمِ قضا شیم کا فروغ

نہونگی ہم تو بسائیگا کیا خداوندا
ہمین نحیفون ہی سی گلشنِ ارم کا [illegible]روغ

اگر یہ روشنی ہی کب اندہیرا ہوگی

جہان مین کافی ہی اختر تمہاری کام فروغ

## ردیف فا

رازِ نہفتہ آج ہوا سب مین منکشف
غنچہ جو بند تہا وہ کہلا سب مین منکشف

منصور ہی ہو ن جب بہے انا الحق چہپا ئینگے
روزِ جزا کرینگی صدا سب مین منکشف

یہ شاعری ہی نسخۂ اکسیر سی فزون
اب مین چہپاؤن خاک ہوا سب مین منکشف

آتش کا اب کلام جہپی مصحفی کی بعد
بعد از امام امام ہوا سب مین منکشف

رنگینی میری فکر کی ہر گل پہ کہل گئی
گلچین کرینگی میر اگلا سب مین منکشف

صورت پہ تیری قطع ہوئی خو د قبای ناز
انداز کج کلہ جو ہوا سب مین منکشف

شانی سی تیری زلفِ سیا پر شکن نہین
اب موجِ گل کا راز ہوا سب مین منکشف

اندام و قدِ یار سی رفتار کہل گئی
چہپ کر کبہی چلی تو ہوا سب مین منکشف

شیرین کا دل تہا تیشۂ فرہاد تک درست
نقشہ بگڑ گیا جو ہوا سب مین منکشف

شانۂ الجہہ کی گیسوی پیچان مین رہ گیا
پوشیدہ سر پہ لی یہ بلا سب مین منکشف

چہپ چہپ کی مُنہہ گلابی کا اختر کی مُنہہ لگا
کاٹو نگا آج اپنا گلا سب مین منکشف

خاک اوڑہی پہٹ گئی سبکی گریبان ہر طرف
کربلا ؤمین اُٹہی جب مرثیہ خوان ہر طرف

جوش وحشت نی دکہایا ہی مجہی کوہ جنون
پہر نظر آنی لگی خار بیابان ہر طرف

اشک دل نی کر دیا دنیا مین اک طوفان نوح
ناملی دریا ہوگئی بہتی ہین نالان ہر طرف

بزم داما دی مین مہندی کی ادبسی نا ہین
پا بہ گل ہو ہو گئی سرو چراغان ہر طرف

قاصد امین وہ سلیمان جہان ہان ہجر مین
نامہ لیکی اور ہین عاشق کی پریان ہر طرف

جسم طاہر پر پڑی ہین داغ کب ایسی لالہ
گر پڑین جہاگی باہر ل کی کلیان ہر طرف

اوسکی ہم جنسی نی اوسکی رُخکو روشن کردیا
ڈھونڈہتا پھرتا ہی اختر ماہ تابان ہر طرف

[illegible]

خدا کی ذات ہی بندیکی حال سی واقف
وہی ہی رنج والم اور ملال سی واقف

ہمیشہ خشک و ترِ فکر سی پریشان ہی
قلم کبہی نہوا اعتدال سی واقف

بشوق قتل کرلی وسیپہ گناہ نہین
چُھری نہوگی حرام وحلال سی واقف

قلم کی کہاں کہچی وصف زلف گرہ سر ہو
یہ موشگاف تو ہی بال بال سی واقف

الٰہی خیر ہو مضمونِ رُخ سی شاعر کی
کمال بدر نہو وئی زوال سی واقف

چمن نہال رہی باغبان ہی زردار
خزان نہو کبہی اس نونہال سی واقف

تمہاری وصف سی شاعر ہی منشی ہو
تمہارا چہرہ ہی ہو خط و خال سی واقف

یہ ہولی زرد ہوا اور عاشقونکا وسی آبرنگ
کبہی وہ ہو جوا بیر اور گلال سی واقف

| | |
|---|---|
| جبین کی خال نی دیندار کردیا مجکو | ہوئی یہ آنکھہ جناب بلال سی واقف |

کبھی نہ چہوڑتا مضمون نو یہ غزلون مین
جو ہوتا اختر غمگین وصال سی واقف

| | |
|---|---|
| تمہاری ہاتھہ سی اہی مہربان انصاف | ذرا تو کیجئی الفت مین میری جان انصاف |
| جو ڈوبتا ہی کہی تمہاری فرقت مین | زبان موج ہی کرنی لگی وہان انصاف |
| اسی مین ہی یہ مزا اور اسی مین ہی یہ بہار | ہوا زمانی مین گلزار بی خزان انصاف |
| جو مدعی ہی تو خود مدعا سی غافل ہی | کبھی یہ بہب گیا بس ایشہ شہان انصاف |
| پتا نہ لگتا زمانی مین شہر یار و نگار | کبھی جو کرتا خداوند جہان انصاف |
| وہ اور جہگڑی مین جو اس مرافعہ سی مین دور | اوٹہا نہ رکہہ اہی کرلی تو بدگمان انصاف |
| اسی تو بہول سی نگہبا کر چلا یا کیجئی آپ | نکالتی یہ بی عمر ناتوان انصاف |

نگاہِ یار کی تیروں نیہ تو بہی مائل ہی
تجھی بہی سوجہا ہی اوراغ بیکمان انصاف

الگ الگ نہ سہی لگ ذرا تو مستونکی مُنہہ
شراب خانی ہین لازم ہی ایسحون انصاف

کیا نہ پاس زمانی مین اپنی لڑکون کا
ہمارا لکھنو مین ہوگیا عیان انصاف

فقط یہ حکم ہی اوسکا بجا چولاتی ہین
وگرنہ عدل کہان ہم کہان کہان انصاف

ادامنکو بہی نہین [illegible] کیا
سمجہہ ہی لیتی مین اپنی تو رتبہ دان انصاف

[illegible] چہپ چہپ کے یہ نکالتا ہی
چہپا ہی اختر خوش گو سی کب بیان انصاف

## ردیف قاف

تیری غصّی سی رُخِ چرخ پر اُڑ جای شفق
سرخی رنگ سے کسطرح نہ بنر ملی شفق

دیکہہ لی حُسن سی وہ عارضِ گُلرنگ ترا
باغ عالم مین جو ہو عشق سی حق پاسی شفق

دستِ رنگین جو رخِ چرخ پہ تہپڑ مارے
نیلگون ہو کی دو رنگی وہین دکہلای شفق

ناتوان داغِ جگر سی جو اوتار ہی تہا ہا
زردی رخ پہ عجب کیا وہین چہا جای شفق

کیا عجب تو جو سرِ شام پلا جام شراب
ساقیا ہاتہ کی شیشی مین سما جای شفق

کیون چمن مین نہ گہٹا آتی تری گیسو سی
برق وش پہر رخِ رنگین سی دکہا جای شفق

ہجر مین زرد تہا یہ لالہ رخون کا عاشق
شادیِ وصل سی کیا سرخ ہی شیدای شفق

مدعی سونگہتی ہین اوس گلِ رنگین کا لباس
بد دماغی سی بہر اسر مین جو سودای شفق

تیری رخسارۂ رنگین سی پہلا ہی سینہ
تو نکل آئی تو اِک گل وہین چہپ جای شفق

سرخی عارضِ گلرنگ یہ شیشی روئے
جام مین آئی کس طرح نہ بہر جای شفق

وہین بالونکی سیاہی سی اڑا دی اسکو
لبِ رنگین کی جو عاشق کو نظر آئی شفق

اشک خون نی سی ہوا پیرہن اختر لال
ہی بجا سامنی گر آگئی شرمای شفق

کہتا ہین وہ روسکی جو بیقرار ہو برق
سمندِ تیزِ صبا کا وہین شکار ہو برق

تڑپ جو دل کی نظر آئی بیقرار ہو برق
جو چشم تر مری دیکھی تو اشکبار ہو برق

جو سوختہ ہو ترا مہر وش چمن مین شہید
اڑا دے آتشِ گل خاک اور مزار ہو برق

بجای شانہ دلِ چاک مین اٹکا ہی
گھٹا مین زلف کی کیونکر نہ تار تار ہو برق

چمن مین مستی لگا کر تماشا دکھلاؤ
گھٹا ہو گر گل سوسن تو پھر ہزار ہو برق

تمہاری تیغ کی جوہر ابھی تو کھل جائین
کمیتِ ابرِ روان پر اگر سوار ہو برق

یہ سوختہ گرہ نار مین جو جا پہنچی
بخارِ دل سی فلک بھی بیقرار ہو برق

کبھی جو سیر کو نکلون سحاب چشم پہ مین
تفنگِ آہ سی میری وہین شکار ہو برق

وہ آگ ہون کہ سمندر بھی جسمین جل جاوی
وہ سوختہ ہون کہ مرنے پہ بھی غبار ہو برق

تمہاری بجلیونسی ماہ و خور کو داغ ملا
جو دیکھی کان کی مچھلی تو بیقرار ہو برق

فلک سی آنکی ہوئی ہلال جبکہ رکاب
سمند تیز پہ کیونکر نہ پھر سوار ہو برق

یقین ہی دم مین مسیحا کو میری آئی گی
سوار ہوتی جو اختر تو راہوار ہو برق

درد و رنج و ہم و غم و حسن مین ہین مہمان عشق
سامنی اونکی چپنی ہی نعمت الوان عشق

خوبرویونکی سبب ہی گرمی بازار حسن
عاشقونکی دم سی ہی دنیا مین غوغا و شان عشق

حشر تک رہتی ہی محبوس الم عاشق کی روح
مر کی بہی چہٹتا نہین قیدی زندان عشق

سایۂ ابروی مہ رو سی کیا خطر ہی زاہدا
بہر حفظ حسن معشوقان پڑہو قرآن عشق

جتنی ادیان و ملل ہین سب کا اس مین ہی میل
صاف ہی ہفتاد و دو ملت مین یہ ایمان عشق

حکم گل سی سرکشی کرنی لگا سرو سمن
مثل لالہ داغ کہائی گا وہ نافرمان عشق

خوان نعمت سی تری جو سیر ہی قلندر سا
حسن کی وہ [illegible] لامال ہی مہمان عشق

مجکو حیرت ہی کہ حسن مہ رخان کیونکر ملا
اختر تابندہ کیونکر ہوگیا سلطان عشق

ہزار جستجو ونسی ہمین ملا ہی قلق
قلق نصیب رہے کیا قلق دیا ہی قلق

کسیکا شکوہ نہین کرتی شام ہجر ہمین
تجہی سی ہمکو بربّ الفلق ملا ہی قلق

کہو تو گنتی کی پورونکو توڑ کر لاؤن
نہ جو سپی اہی صاحب بدمزا ہی قلق

مدام رنج و غم ہجر سی ہون ہمپا آ
چہپا نہین ہتی صاحب مرا کہلا ہی قلق

مرا انیس مرا غمگسار میرا یار
رجوع میری طرف اب بہت ہوا ہی قلق

مجہی ندویہ تشفی کہ روز آؤن گا
کسی مریض کا بیماری مین گیا ہی قلق

چمن مین گیا مین عشق پیچہ پہندے پر
کہ پیچ و تاب سی ادہر ابہوا ہی قلق

الٰہی خیر ہو کچہہ آج رنگ بید ہے
شروع موسم گل مین مجہی ہوا ہی قلق

نہ کہا پنجرے میں مرغ خوشی کو صد افسوس ‏ — ‏ عجب طرح کا ہی صیاد پالتا ہی قلق

جو تم نہ تہی تو مجہی پیچ و تاب فرو ن تہا ‏ — ‏ تمہاری آنی سی صاحب مرا بٹہا ہی قلق

خوشی کی شادی مین ہرگز نہ نکلا نہ مٹہا ‏ — ‏ عجیب طرح کا یار و یہ چلبلا ہی قلق

یہ دیکہتا ہی ہر اک دم صفیر گلشن مین ‏ — ‏ بتائین کیا کہ دو رنگی کا آشنا ہی قلق

بس اتنو جانی دو لاحول بہیجو شیطانکو
تمہاری شعر و سنی ختم مجہی ہوا ہی قلق

## ردیفِ کاف

چشم تر میری اشکباری تک ‏ — ‏ برق ہی میری بیقراری تک

مو ست آئی جو تیری کوچی مین ‏ — ‏ حد ہوئی قطعِ خاکساری تک

منتظر کو فترار اب کب ہی ‏ — ‏ انتظاری تہی انتظاری تک

دود نالہ ہو چشم پر نالہ — سوزش دل ہی آہ و زاری تک

ساقیا جام دل بہی توڑونگا — بیخودی ہی جو ہوشیاری تک

بی نقابی سی ہم برہنہ پا — شرم تہی اسکے شرمساری تک

کہل گیا تیرے رخ سی غنچۂ دل — منقبض تھا امیدواری تک

خط ہمارا تو گل کو دی آئے — تہی یہ بادِ صبا سواری تک

ہم فلاکت مین ہین شۂ خوبان — یہ متانت ہے بردباری تک

ٹوٹ جائیگا جبکہ تارِ نفس — بہول جاؤنگا دم شماری تک

میرا دیوان وہ خزانہ ہے — میرے دل کی ہی دستگاری تک

خاک سی انس ہوگیا اختر

ساری عزت تہی خاکساری تک

پڑتی ہی اپنی تن پہ علی الاتصال خاک
ہر خاک کی ہی پتلی کا آخر مآل خاک

کب ہی شفق صبا نی فلک پر کیا بلند
تیری شہید کی ہی اڑی شوخ لال خاک

ذرّی چمکا کرتی ہین خورشید کیطرح
صد ہا ہوئی ہین صاحب حسن و جمال خاک

آئینہ سان چلی ہین مکدّر جہان سی
چمکائیگی غریبون کا حسن و جمال خاک

نیرنگی زمانہ کا اختر نہ پوچھہ حال
ہر گل فنا ہی ہوگا ہر اِک نونہال خاک

کیا چھٹ گئی صبح کی بہی شلک
پہیلی شب ہجر کی جو کالک

زلفون مین تو مرغِ دل پہنسا ہے
چھٹ جائی کہین کمر کی لچک

دیوان مین نہین صدا ہی مضمون
راگون مین بھری ہوئی ہی ہو ڈلک

ابروسی ہوئی یہ تیر عاری
بنرونسی ہوا یہ دل مشبک

دل سوزی ہاے ہین روان ہے
اس آہ مین مہر کو ہی تہنڈک

گرتا ہے ستارہ اون پہ پڑ جای
چھری پہ رقیبونکی ہو چیلک

بی فایدہ درد و رنج و غم ہے
آئیگا نہ میرا یار مجہہ تک

افزون ہوئی داغ میرے تن پر
داغون سی لڑی کی آنکہہ ٹشک

چلہ کہینچین رقیب گہر مین
پریونکی کرون یہان مین بیٹہک

چنتی ہین جو وہ جبین پر افشان
چھری پہ یہان ہی غم کی ابرک

ہو جای کہین شکار ساقی
یہ مے بط دل تجہی مبارک

مطرب کی صدا سی تہین وہ آہین
اب کسکی خیال مین ہی دہک

لٹکا تو ہمارا دل پہ روے
ہووی شب زلف مین یہ کرمک

بجری پہ سوار ہو جو وہ بت
گنگا مین بہی ہماری چومک

پختہ ہون خیال خام مین مین
ناصح نہ کریگا مجسی بک بک

اختر اس بحر کو تو دیکھو پٹ
معنی مین پڑے ہین کہین گنجلک

مثال کاہ ہوئین اپنی یار کی نزدیک
وہ کون حسن ہوا ہی ہزار کی نزدیک

رقیب آنکی گلچین بنی ہین محفل مین
نہ یار پہ پہنچین گی رخسار یار کی نزدیک

الٰہی آج تو عنقا ہی فکر قاصد ہو
نہ پہنچیگا یہ کبوتر نگار کی نزدیک

اوڑ رہی نہ باد صبا سی یہ خاک کو چمین
پہنچ چکی یہ ہوا ہی غبار کی نزدیک

یقین ہی کہ لپٹ جا اوس سی بعد فنا
جو آئی توسن جانان غبار کی نزدیک

دعائین دیتی ہین اختر کو ماہ و مہر و فلک
ہمیشہ خوش ہی تو اپنی یار کی نزدیک

شروعِ موسمِ گل ہی جنون ہی برنح مسکن تک
چمن مین بلبلین آتی ہین بس بیدِ مجنون تک

برائی رقص استادہ ہی گلبن باغِ دنیا مین
بڑہا ہی مصرعِ شمشاد اوسکی قدِ موزون تک

خزان آجائی رنگِ گل اوڑہی مار ہی طمانچو نکی
پہنچ جائی گر بو ہی چمن بینی گلگون تک

سوای زلف جب تک چشم میگون نہ دکھلاتی
اثر اس مست سنبل کو نکر تا زہر افیون تک

عبث لیلی پہ ہی تہمت روا ہی قیس دیوانہ
نہ پہنچی جا مت شمشاد ہرگز بیدِ مجنون تک

تری یادِ میان سی جسقدر لاغر سمایا ہی
رسائی اسقدر پائی کہان لیلی نی مجنون تک

ہر اک شب جلوۂ نو ماہ کا کیونکر نگھٹ جائی
نہ پہنچا عشق غارتگر تو حسنِ روز افزون تک

جو موتی ہی وہ غلطان کیون نہ ہو جب تر روانی پر
خزانی مین نہ نکلا منہہ سی بھر مارِ افسون تک

نکالین گوہرِ اشک آنکہہ سی کسطرح غوطہ زن
نہ پہنچا مردمِ آبی کبھی چشمونکی جیحون تک

گلو رنگین ادائی سی تو باغِ دہر باقی ہی
کہ رنگِ زیست پایا بحرِ تن مین ہمنی اس خون تک

بہلا ای حسن میرا عشق کب حکمت سی خالی ہے
ارسطو کو کیا سودائی اب پہنچا فلاطون تک

زمینِ شعر مین عالی مزاجو منہہ نہ کہلواؤ
نکل جائیگی دل پہاڑ کر گنجِ قارون تک

مضامین جو سفل ہون اونکو مین عالی بناؤنگا
زمین سی مین پہنچ جاؤنگا اِس گردونِ سیمین تک

وہ قاتل ہمکو گر ماریگا تجہ بہی آج ادائی سے
چہوونگا نہ پہولونکی چہڑی سی بازِ گلگون تک

بنایا تیرہ بختون نی جمالِ مہر تابان بہی
خیالِ روئے زر آگرہ بہر آئی زلفِ شبگون تک

دکہاؤن تجہ خوبی آبروی فکر کی تجکو
ثنائی گوہرِ دندان پہنچی درِ مضمون تک

چکہا ہی تجہ لبِ شیرینیِ شہدِ لبِ نازک
پلاتی ہین اگر آنکہونکی ڈوری جامِ افیون تک

اسیرِ حلقۂ چشمِ صنم یہ سامری بہی ہو
مری جادوگاہی سحر ہستی پہنچی ہی افسون تک

زمین تک گردشِ چشمِ فلک آنکہون نی دکہلائی
سر و گر گنبدِ مینا ہی اُس جامِ افیون تک

نگر آہوی رم خوردہ بیچارسی تک وحشت
نہ پہنچی گرنشِ جادو تہائی چشمِ گلگون تک

بنگ رنگِ حنا دیکہانہ و زلفِ سیہ بائی
چمن مین مارتا ہون انکو اٹہا ڈہونڈہ کی سنبلون تک

[illegible] لگی میر
کشیدہ نالہ ہائی دل نہ پہنچی شعر موزون تک

زمین پر آسمان ٹپکی اگر تیرِ نگہہ چھوٹی
اُورائے طائرِ تیرِ نگہہ قصرِ فریدون تک

جوانی شبِ ہجراں کر لیگئی خالی ہوا خانہ
نہین دُرجِ دہن مین اتنو سلکِ دُرِ مکنون تک

گلونکی قوّتِ نامیتہ سی کیونکر نمو ہووے
نمی کا نام کچہہ پایا نہ دیکھا انکہہ مین خون تک

سرِ محرابِ ابرو خالِ ہندو کی مقابل ہو
وہ کعبہ دل ہی مسجد یکو جھکا ہی طاقِ گردون تک

نہ سمجھی کچہہ بہی ای اختر کہ کیا دورِ فلک تہا آہ
نہ پہنچا زائچہ اپنا کبہی حالِ ہمایون تک

## ردیفِ کاف فارسی

مژگان کی ساتہہ کرتی ہین ابرو بہی جنگ
رہتی ہی زلف و رخ مین بہی لیل و نہار جنگ

دروازہ میکدیکا کہلیگا اگر آج
قاضی سی کرنی جاونگا مین بادہ خوار جنگ

کیونکر اسیرِ زلف لڑی ترک سخت سے
صیاد سی نہ کرسکی ہرگز شکار جنگ

ہمراہ اوسکی لشکر ناز و ادا ہی ہی — کرنی چلا ہی آج جو وہ شہسوار جنگ

اک جام می کو کہینچ کی کرتی ہین کشتی — کم ظرف ہین جو انکی ہی بی اعتبار جنگ

قبضی مین وہ نہ آی تو مانگون پناہین — آئی جو ہاتہہ وہ تو کرونین ہزار جنگ

تلوار باندہنی کا نہین حکم شہر مین — اختر نہ خانہ جنگ کرین زینہار جنگ

رہتا ہی کب تلک سر دستار سی الگ — اوڑ لی ہما ہی سایۂ دیوار سی الگ

باغ جہان مین کون ہی بلبل کا ہمصفیر — گلچین بہی تو ٹکر ہوی گلزار سی الگ

شیرین دہن کا ہلی کراس مریض یاس — پرہیز دورہ دور ہی بیمار سی الگ

وہ مشق ہجر کی ہی جو صیاد بند کر — ہووی قفس بہی مرغ گرفتار سی الگ

دیوانگی سی عالم وحشت مین بیٹہی — کبک دری بہی پھرتی ہین رفتار سی الگ

جرّاحِ زخمِ دل مرا قاتل ہی تانک دے
ڈورا ہی گلی کا ہی تلوار سی الگ

خم آگیا تو قد لی وہین ہمسی کہینچ کی
سیدہی چلی تو ابروی خمدار سی الگ

شکوہ نہ ہجر و وصل مین ئی دستِ ہجر مین
ماہی کیطرح دل تو رہا خار سی الگ

موتی سی قدر زلفِ رسا کی بہی گہٹ گئی
چہالا ہماری دل کا رہا مار سی الگ

خود نالہ کش ہون خستہ ہون یا دہر مین
بیٹھی پہرہون شعلہ رخسار سی الگ

مثلِ ترنج انگلیان یوسف تراش لے
مانگو نگا بہیک مصر کی بازار سی الگ

دربان تو سو گیا ہی یہ ذرت نیند ہے
درکہ دل میری تی بیدار سی الگ

بہر بہر کی بیٹہتی ہین بہت دخترِ رز کی ساتہ
دم کہنچی تو آنکی میخوار سی الگ

نظارہ بت کا کرکی خدا سی دعا کرون
تارِ نظر ہو رشتۂ زنّار سی الگ

مجہہ پا تو انکی صورتِ تن اس پری سی ہے
سایہ جو ہو گیا ہی دلِ زار سی الگ

پہیکانِ تیر ترک نی بوسی کی شکل سی
رکہون دہانِ زخم کو سوفار سی الگ

قفس نہ ہم مین فقط بال و پر کا ہے
نالہ شبیہ ایک ہی منقار سی الگ

پتلی کیطرح آنکھہ مین ہوون کیا ہی دُور ہن
اغیار پاس آئین جو ہون یار سی الگ

بی طرح اِسکا رند کی ملت مین میل ہی
زاہد کبہی نہوگا گنہگار سی الگ

بلبل بہی ہوگی کباب پہی گر شراب ناب
پہوتی نمک جو گل کی ہو سرکار سی الگ

شیعہ ہوں اور مقلد حبّ علی ہون من
اک شعر میرا ہوتا ہی دو چار سی الگ

دیو شب فراق نی رشک پری کیا
کیونکر ہون اسکی سایۂ دیوار سی الگ

بی رُخ کمان کیطرح ہی چلّا رہی ہین تیر
لاکن نہوگا گوشۂ دستار سی الگ

دیوانگی دکہائیگی اوس مہ کو بیخودی
ہُشیار ہوگا اختر میخوار سی الگ

ہوا ہی داغ بدن سی ہو گلستان تنگ
ہماری پنجۂ وحشت سی ہی گریبان تنگ

ہوا ہی طول شب ہجر سی بیابان تنگ
ہماری وسعت وحشت سی ہی ستان تنگ

خدا خدا کرو مقتل مین ہاتہہ کو رہ گئے
جفا و قتل سی ہی اب دل شہیدان تنگ

کہ پائمال ستم بعد قتل بہی ہونگی
ہو اس سرو سی پیراہن شہیدان تنگ

عطا ہو عمر خضر طول عمر ہو صاحب
تمہاری ہونٹہہ نہین بہر آبحیوان تنگ

زمین کی سات طبق تک بہا ہے پہنچی
ہماری داغ سی ہی تختۂ گلستان تنگ

لوای حسن مین اختر کی دل کا تمغا ہو
سپاہ فکر سی ہوتا نہین ہی سلطان تنگ

فندق پای نگارین سی ہی پاپوشمین آگ
کانونمین بجلیان ہین لگ گئی یا گوشمین آگ

کیون نہو گرم پریزادون کا رخ حد سی زیاد
خور ہی لای فلک جیسی کہ سرپوشمین آگ

سر مہر سی ہوئی انکو تو جہتی یار دو
پڑ گئی عشق کی اپنی دل بیہوشمین آگ

مرغ ققنس ہی ہمارا بطہ ہمسی اپنا
کیا عجب ہی جو نکل آئی اسی جوشمین آگ

ای پریزاد غضب جسکی تیزی ہی واہ
جب کہا سر وہین پڑ گئی آغوشمین آگ

دل لگی ہنسی کرنا کہیلن وہ دریا دل
جامِ مے ہی کہ بھری بادۂ سرجوش مین آگ

خفقانی ہون مجہی سیرِ چمن دکہلاؤ
اب رہا کرتی ہی اکثر مری آغوش مین آگ

ہٹی پر آج نظر آتا ہی اک گل لالہ
کیا لگا دی ہی کسی ساقیِ خوش پوش مین آگ

سیم و زر سی جو وہ یاری تو نئی چال چلی
اب لگا کرتی ہین یاد فراموش مین آگ

بوتلین بند رہے ہٹی پہ چڑہاؤن چل کر
کیا مزا ہو کہ لگی ساقیِ گلپوش مین آگ

میری بندوق کا پتھر ہی حفاظت مین رہے
یہ نہ ہووے کہ لگی اس مہ ہمدوش مین آگ

شبشبہ تک ہچکیان لیتا ہے بڑی تیزی ہے
کہین لگ جائے نہ ساقی رخِ مینوش مین آگ

کیا مجہی سے یہ مسیحا زمان سی صبا
عشق کی ہٹی ہے اختر مینوش مین آگ

گل کو سفید کرتی ہین سروِ روان سبزہ رنگ
دہوکی کی ٹٹی رکہتی ہین دام کشان سبزہ رنگ

درد ضعیفی بھر گیا آہ ہمارا ہر گیا
سندلی رنگ کر گیا آپ جوان سبزہ رنگ

تیر شہاب سی لڑی رہی چشم ہر گھڑی
قوس قزح نظر پڑی ہمکو کمان سبزہ رنگ

چینی کی تو مجال کیا کرسکی مقابلا
چاند کو زرد کرتی ہین مہروشان سبزہ رنگ

بو نہ گئی دماغ مین نشأ تھا یہ ایاغ مین
پھر نہ ملی گا باغ مین یار و نشان سبزہ رنگ

جوش ہی لا قرابہ بھر ایکطرف چلا اگر
فرش گلاب قطع کر بھر مکان سبزہ رنگ

لاکھہ کلونکی درمیان بنتسی ہی کھیل کی غفران
زر و درم رہتی ہین عاشق جان سبزہ رنگ

شمع خوشی بجھاتا ہی وک غم لگاتا ہے
تو دہ دل اڑاتا ہی سخت کمان سبزہ رنگ

پھولنسی ہمسری سہی اوبٹ کرین برابر سے
قامت سرو سہی ملی قیمت جان سبزہ رنگ

ہونٹھہ ہین سرخ پانسی منھہ جو لگا زبانسے
پوچھتی میری جانسی لطف بتان سبزہ رنگ

نار غضب حضور کی بندونکا دل جلا چکی
تابش مہر ٹہی ہی بھر جہان سبزہ رنگ

سینی تو دل ملو لگی بات ہی یہ اصول کے
تو پی ہو سرخ پھول کی بھبزان سبزہ رنگ

موسی سے دیکھا تی ہین تیغ مین ہمکو لاتی ہین

اختر خوش بلاتی ہین ماہ رخان سبزہ رنگ

## ردیف لام

طپش مین جو آ گر خوش جمال ہوئی لال
کیون نہ اشک خونین سی میرا گال ہوئی لال

باغ دہر مین اگر گل تجہین ہی وہ رنگینی
گر ترا تصور ہو تو خیال ہوئی لال

گو سفید رو لی ہی پہر سیاہ ہوگا سنگ
پھر خضاب سے اہد بال بال ہوئی لال

تیری تیغ خون آشام دیکہہ پائی ہی یا گر اترک
کیا عجب فلک پر بھی یہ ہلال ہوئی لال

ریش پر نہین زاہد یہ خضاب کی سرخی
خون کیا ہی شیطان کا کیون نہ جال ہوئی لال

عیش سب پلٹ جائین آج ہوتی ہین نوروز
بیج دل کو آتش دی اب کا سال ہوئی لال

پھر عتاب کر آئی گل زرد یہ ہو لی
اس گلابی عارض سی پھر گلال ہوئی لال

آنکہہ مین نہین آتا کیا سیاہ بختی ہی
دلمین گر جگہہ دون مین رخ کا خال ہوئی لال

وحشیوں سی کیا چارہ ترک سامنا کر تو
پھر مژہ کی تیروں سی تی غزال ہوئی لال

کیوں سیاہ پوشی ہی ہجر یار میں بلبل
زرد رو وہ گل ہی جو جی بی وصال ہوئی لال

تیری سبزہ رنگیسی جب جواب پائیں غیر
کیوں نہ زرد رو عاشق بی سوال ہوئی لال

تہ جو سبزہ خط کی پوچھی ون گل اختر سی
تو سیاہی کاغذ پر بی سوال ہوئی لال

ترا انداز مجھہ پر ہو گیا ای نازنین مشکل
نہیں آسان اٹھانا ہی یہ داغ مہ جبین مشکل

ہمیشہ شاہ ہی سائل ہی مضمون عالی کی
نہ اسکو سہل سمجھو بھی یہی تاج و نگین مشکل

تصور رکھہ تا ہی اسکا خط ہی لوا نا لیجا
سمجھتا ہی گل مضمون کو مرغ کاغذین مشکل

مگس طینت نہ لینگی بوسہ لبہا ہی شیرین کو
کریں کیا نوش اسکو تی نیش انگبین مشکل

و لکم مشرب میں ہم آسان نہیں کم ظرف کا پانا
ہمارا کاسہ چینی سمجھہ خاقان چین مشکل

مری نالی جلا دیتی ہین اکثر شیر قالین کو
سمجھہ لی گوسفند دلکو گرگ آستین مشکل

وہ گم گشتہ ہین آسانی سمجھہ کر گر کر گئی ہی
ہمارا نام بہی جاوی بالای نگین مشکل

صفائی چین گیسوی صنم کی ہمکو آسان ہی
مٹی اغیار سی کسطرح ہی چین جبین مشکل

حقارت سی نظر کرنا نہین آسان گداؤن پر
پسند شاہ خیبر ہی سمجھہ مان جوین مشکل

ہمین ارمان ہا نظارۂ ملک خموشان کا
تماشا اونکی محفل کا ہی اہل خلوت نشین مشکل

ہمارے دو زمین ہی تند باد خوار ایسا قے
دکہا دی سرد مہر کی بہ آب آتشین مشکل

گل مضمون زمین شعر مین کسطرح سی پہولے
کہین آسان ہی فن شاعری مجکو کہین مشکل

طبیعت آزمائی بہی مجہی آسان ہی ای اختر
مکان مضمون سی خالی ہو تو ہی ارم سکین مشکل

گلشن مین نہ تہو پہ کیا نہ کیا کیا ہی گل
کیا کیا ہوا ہی عشق نی تن پر کہلای گل

آئی خزان بہار گئی حسنِ یار کی
داغِ جگر نی باغ مین کیا مٹائی گل

مین وہ شہیدِ ناز تہا یوسف کی بو ملی
جب باغبان نی قبر پر آکر چڑہائی گل

جب مرقدِ حسین پہ پہنچینگی زائرین
لختِ جگر چڑہائینگی ہر جا بجائی گل

گلشن مین عاشقون سی اب رہ کی بیٹہی
شرمندہ داغ جسم کریگی صفائی گل

ای سرو تن چمن مین تو پوشاک زیب ہو
غنچہ ہو کجکلاہ اگر ہو قبائی گل

اوس حور وش کی عشق مین ہد عجب نہین
جہونکی چلائی خلد کی ہمبو ہوائی گل

اختر ہزار شکر کہ گلزار ہو گئی
اوس گلبدن کی ہاتہہ پہ کیا کیا کہائی گل

جہولا گلشن مین نئی لفونکا ڈالی بلبل
آم کی جہانٹ لی گلزار مین ڈالی بلبل

تاک تین مین ہی بہت پہرتی ہین صیاد جہان
ابہی آتا ہون ذرا باغ سی جالی بلبل

وہ مغنی ہون بجا جاونگا مین لف کی تا
یہ ترانہ ہی نیا باغ مین گا لی بلبل

داستان خوب سنائیکہ جگر داغ ہوا
لالی کو باغ مین جینی کی ہین لالی بلبل

کھٹکھٹا دن کا جو پتونکو تو اڑ جانا تو
دام لاتی ہین تری چاہنی والی بلبل

ہر روش فوج ہی گلشن مین صف آرا ہے
سرو کی باغ مین استادہ ہین بہالی بلبل

رحم کر پر نکتر اسکی ابہی ای صیاد
آب و دانہ تو قفس مین ابہی کہا لی بلبل

فاختہ سنکی ابہی طوق غلامی پہنے
دیکہی وسرو کی کانوئین جو بالی بلبل

نالہ سوختگان باغ مین ہونا ہی بلند
مشت پر راہ کی آتش سی بچالی بلبل

گل تر ہی گل خود رہی گل گلشن ہے
روٹھی اختر تو ابہی اوسکو منالی بلبل

نالی اسطرح کئی کوچہ جاناسی نکل
جیسی بلبل کری یاد گلستان سی نکل

باغ کی جا کی پیچھے نہ پڑے گی گل چین
بس چمن صاف ہوا ہے تو گلستان سی نکل

عشقِ حسنِ رخِ تابان ہی ملا لوگو یقین
سحرِ وصل ملی اب شبِ ہجران سی نکل

طفلِ مکتب ہی ہی عشق مین مجنون ہشیار
آیا استاد ذرا اپنی بیابان سی نکل

سلسلی سی تمہی ای طوق یہان پہنچا ہون
پیشوا اپنی کو مری آج تو زندان سی نکل

پیچ پر پیچ نہ کہا ای دلِ نالان ہشیار
عشقِ رخ ہو گیا اب کاکلِ پیچان سی نکل

فرش آنکھون کا بچھا گھر مین صنم آتا ہی
اختر اب آج نہ تو خاطرِ مہمان سی نکل

آئینی سی نہ صاف ہوا یہ غبارِ دل
باغو مین یا خزان ہوئی اپنی بہارِ دل

صیاد تاکا کرتی ہین اسکو بری صید
سرسبز ہو گیا جو مرا مزارِ دل

اِس عشق سی ہوا یہ مری دلکو رابطہ
دل او سینہ نثار ہوئی او نثارِ دل

شاعر ہوں بار کشِ ہوں ملی مجکو اسکا بوجھہ
فکرِ رُخِ حبیب سے اوٹہانا بارِ دل

ہیں پایمال رقص سی ہر خصال کی
ٹہوکر کی ساتھہ جاتا ہی صبر و قرارِ دل

تیر او رکمان صید میں درکار ہی کسی
کرتی ہی ایک جنبشِ مژگان شکارِ دل

داغوں کی گُل کھلائی ہیں اختر ہزار ہا
قائل ہی سیرِ حُسن کی یہ لالہ زارِ دل

سنّی قصہ میں ہوئی ہمکو فسانا شبِ وصل
ہجر میں موت کا ہوتی ہی بہانا شبِ وصل

میری معشوق نی کہنا جو نمانا شبِ وصل
واہ کیا ہاتہہ لگا میری بہانا شبِ وصل

وہ ہمیں ہیں جو تڑپتی ہیں پڑی راتوںکو
چین سی سوتا ہی دُنیا میں زمانا شبِ وصل

دل دکھانا نہ کسی عاشقِ خود رفتہ کا
مانا میری نصیحت نہ ستانا شبِ وصل

پیچھی سی ہودج و مرکب ہی کچھہ یاد آیا
دل ہوا بزم میں پہلیسی روانا شبِ وصل

گر گئی رشک سی اغیار تری کوچی مین
ہاتہہ آیا مجہی قارونکا خزانا شب وصل

یار اختر سی یہ کہتا ہی کہ زک پائیگا
بڑی تاکید سی کہتا ہی نہ آنا شب وصل

پہنی ہین ہم نی یار کی کانونمین کرن پہول
اے صبا دل آج لتی لاکہون ہی من پہول

آنکہونمین پتی جاتا ہی گلچین ہم گلزار
رکہا ہی گل سر سبز کوئی بہر چمن پہول

مین ہون وہ نازک ہون کسی سرو روانکا
ہو ور زِ سموم خود مری سینہ پہ کفن پہول

کیونکر نہ خزان ہو چمن ہستی اغیار
گلزار رخِ سرخ ہی او ر سیب ذقن پہول

گلزار پشن ہر ذرہ بدن دفن ہوئی مین
بی شبہہ وہ شک ہونگی شہیدونکی کفن پہول

کب باد صبا خاک ہو گلزار پہ بہارے
نازک کی تعشق مین ہی مردیکا بدن پہول

زندان مین اگر قید کری مجکو وہ گلرو
پہل پہل کی گلا سرخ ہو ہو جائین رسن پہول

ٹہانی ہین ہم سے دیسی مجنون ہو لیلی کی — جیونیگا تنکو کیطرح عشق چمن پہول

صیاد کو اب بلبل شیدا کی ہوئی ہاں کی — آراستہ ہو باغ کری بیت ہن پہول

پہولا شجر حسن الٰہی سے شہ خوبی — دکہلائی دیا سبزۂ خط مین دہن پہول

کہوتا تہا کہڑا ہو گیا اک دو غصہ لالہ — سیکی کا شبہ ہے حسن کی سیکہا سی چلن پہول

اختر کو نہ ہو بہولینگی علی باغ جنان مین — گلزار محمد کی ہین وہ سرو سمن پہول

نام میرا تو نہ لی نام خدا لی بلبل — مشت پر آگ سی دوزخ کی بچالی بلبل

لی مری جائیگی تو سیر کو گر گلشن مین — سیر گلزار نظر آئینگی بہالی بلبل

دام مین اپنی پہنسائیگی یہ صیاد کو کیا — اے لو کہانی لگی مکڑی کی بہی جالی بلبل

یاد دیلن اوس گل تر کی جو چلون قالین پر — کیا عجب ہی جو نہین رونیگی گالی بلبل

منع کرتی ہی مجہی بنگئی میری بہی رقیب — لن ترانی کا ترانا ہی تو گالی بلبل

بحکمت تاج لقمان | بمحفل سنی سوارم
سمندش پای مگذار | که من مشتِ غبارم
مرا نسبت بخاکست | نه من نورم نه نارم
بگیر این خاک یکمشت | غبارِ رهگذارم
سیاهی هم ز من هست | به تارِ زلف تارم
اگرچه ماهرویم | بتو اختر نثارم

---

اوس پری سی بہی سمجہتی ہین پیاری دہن کو ہم | ہین سلیمان جہان اِن تشبیہ دین کیا جنکو ہم
اوسکی وحدت باغمین ہر نقش سی ہی گلشن عیان | کیون نہ پہر موجود بہی سمجہا کرین ممکن کو ہم
ٹہی نہ سیکی کمر کی راہ یار و زحرا | کیا کرینگی جہین کر پہر خضر سی اس سنکو ہم
عمر دکرتی ہنی جو آئی بہی ہمارے اوسکی ساتہہ | دیکہتی ہین جو پا پر ہین کسی کم سنکو ہم
اک پہر سال اپنی عمر مین تہی تا ہی کم | نیم گرہ مین باندہ کرتی ہین اس سنکو ہم

قد کشی کرتا ہی وہ گل باغمین ہر سرو سے
دشمنون مین کہینچ گیا سمجہائین کیا محسنکو ہم

تختہ سینہ سپر دی رخ زرد اور اشک سرخ
گل کہلی ہر رنگ کی گنوائین اب کن کنکو ہم

جب خیال غیر اسکو آیا یہ آگہ ہوا
کیا زیادہ دلسی پھر تشبیہ دین کا ہنکو ہم

مالک فردوس و دوزخ اسکو رکہتا ہی عزیز
حور و غلمانسی سمجہتی ہین سعو امومن کو ہم

درد و غم مین ہین جہان انسی کرین کیا دشمنی
خانہ دلسی نکالین کسطرح محسن کو ہم

ہو جو خورشید قیامت رخ تابان سے طلوع
تیرہ بختی سی شب ہجران کہین گی دنکو ہم

ایسی منہہ زوری جو کی اس دلکو رکا چاہیے
قافیون مین بڑہ چلی اختر گہتا ئین انکو ہم

بدلتا ہی سحر ہوتی ہی سامان گل و شبنم
چلا خورشید و رکیون بہی نقصان گل و شبنم

عرق گلکا ملی اور خوان ہو وی داغ لالہ کا
ہماری اشک تیری لب ہین مہمان گل و شبنم

خزانمین باغبان ہاتہونسی سرپیت کو لیویگا
بہار باغ ہو ویگی نہ سامان گل و شبنم

مرا خورشید رو آجائیگا گر سیرِ گلشن کو
نکل جائیگی اوسکو دیکھہ کر جانِ گل و شبنم

کریں جی کھول کر نظارہ دنکو باغِ عالم کا
یہی ارمان ہا نکلا نہ ارمانِ گل و شبنم

یہ تیری صدقی ہوتی ہیں میں انکی صدقی ہوتا ہوں
تہی قربان گل و شبنم میں قربانِ گل و شبنم

نہ تم سا ہنسنے والا ہے نہ ہمسا رونے والا
ہمیں تم باغِ عالم میں تو ہیں جانِ گل و شبنم

گلو ہی عاشق و بلبل یہ کیتوں ہی پھرتی ہیں گلچین
اوٹھی کیا کیا چمن سی دوستدارانِ گل و شبنم

قبای گل یہ لینی آتی ہیں نہ گوہر شبنم
چمن میں باغبان کیون ہی نگہبانِ گل و شبنم

جہان گل ہی وہان شبنم جہان شبنم وہان گل ہے
ہمیشہ سی یہی ہی عہد و پیمانِ گل و شبنم

کسی دن سامنی ناصح کی گلشن میں تماشا ہو
چمن میں دیکھیں عاشق شوکت و شانِ گل و شبنم

سبب پرخاش کا کیا ہمسی اس گلچین و بلبل کو
نہ جویا ہی گل و شبنم نہ خواہانِ گل و شبنم

مرا احسان ہی سراپا گلزارِ عالم پر
بھری ہیں گریہ و خندہ سی دامانِ گل و شبنم

گلِ کاغذ پہ یہ سرِ قلم کیا کیا بہتکتا ہے
لکھی مضمون سیاہی سی ہی شانِ گل و شبنم

کہلاؤں آبِ حیات ہو گل سنبل کا میں مضمون / رُخ و گیسو میں ہی حال پریشان گل و شبنم

ہیں جیسے تیسے میں رہ گیا فکرِ مضامین میں / دکھائی ہی گل کنگھی نے جو دندان گل و شبنم

تمہاری فکرِ عاشق عارض سے بچاؤ رکی ہے / مری مسی گلستاں میں ہی جان گل و شبنم

خزاں کا نام ہی دنیا میں اڑ جائے نسے بانو / صدا جاری ہی گلشن میں فرمان گل و شبنم

رقیبوں پر پڑی وسواس اور اپنا دل بھی گھبرایا / ہوئی شکوہ جو گلشن میں مہمان گل و شبنم

جو اختر ماتھے پر گل کھاتا ہی قیمت میں روتا ہی / حسد کرتی ہیں کیا کیا نقش بندان گل و شبنم

وصل ہو اغیار کو ہجرت میں جان دیں غم سے ہم / کیا ہی امید رکھتی تھی تمہاری دم سے ہم

روکتے ہیں دل پہ تیغِ ابروئے قاتل کی وار / رکھتے ہیں جرأت زیادہ جرأتِ رستم سے ہم

چہرہ انور ترا دیکھا ہی یہ ممکن نہیں / آنکھ چھپکائیں فروغِ نیرِ اعظم سے ہم

انجمن میں بھی ہمیں تھی ہو رہیں خلوت میں تھے / یا وہی ہم ہیں کہ اب تر ہیں نا محرم سے ہم

ساتھ غیروں کی نہانے کو نجا ای بحرِ حسن / دیکھ طوفان لائینگے اس میں [illegible] ہم

کونسی ساقی کی چشم مست کا دہیان آگیا
روح کو بہی سلسلہ اس قید کا باقی رہا
کوچہ جانان مین لگی رہتی ہی اشکونکی جہڑے
دم ہی دم مین ہمنی بیدم کردیا دلدار کو

بزم ہی مین ہوگئی بیزار جام جم سے ہم
مرکی بہی چہوٹی نہ دام گیسوی پرخم سے ہم
خاک ہی بہلا ئینگی سیر گل و شبنم سے ہم
لا ئی وسدم یار کو گہر اپنی کس کس دم سے ہم

ابروی دلدار کا مارا کبہی بچتا نہین
اخترا ب بچ جائین شاید قاتل عالم سے ہم

اس دوستی مین ہوگئی ایمہربان تمام
قاصد بہت بڑہا نہ پیغام عشق کا
جبتک کہ ہی ما نہ فسانہ ہی عشق کا
زیر زمین بہی چین نہ لینی دیا ہمین
اپکی برستی بڑہ گیا دست جنون زور

جبتک تم آؤ آؤ ہوئی ہم یہان تمام
دو ہی سخن مین کیجیو یہ داستان تمام
ہی داستان لیلی و مجنون کہان تمام
تیری سلوک یا دہین اپنی آسمان تمام
دامان و جیب پہٹ گئی ہوئی نیچ جان تمام

مشکل سی ہینی اونکو منایا تھا او بہہ گئے — افسوس محنت اپنی ہوئی رایگان تمام

کہو آئی فسانہ نہ الفت کا رات کو — تا صبح حشر ہوگی نہ یہ داستان تمام

لکہا جو وصف گیسوی خمدار یار کا — خامی کی چاک چاک ہوئی ہی زبان تمام

جو چیز ہی فنا اوسی اکدن ضرور ہے — باقی خدا ہے اور یہ سارا جہان تمام

اخضر کی زندگانی فقط اوسکی دم سی ہے — بن دیکہی اوسکی ہوویگا یہ نیم جان تمام

غنچۂ دل سے کہلے جو چاہو تم — گلشن دہر مین صبا ہو تم

بی مروت ہو بیوفا ہو تم — اپنی مطلب کی آشنا ہو تم

کون ہو کیا ہو کیا تمہین لکہین — آدمی ہو پری ہو کیا ہو تم

ٹیڑہی ٹیڑہی ہے راست بازو سے — کیون جی کیون آج کج ادا ہو تم

پستۂ لب سی ہمکو قوت دو — دل بیمار کے دوا ہو تم

صفِ عشاق قتل کرتے ہو
اِس جماعت کے پیشوا ہو تم
ہمکو حاصل کسی کی الفت سے
مطلبِ دل ہو مدعا ہو تم
یہی عاشق کا پاس کرتی ہین
کیون جی کیون درپئے جفا ہو تم
رنج دیتے ہو عینِ راحت مین
اجی معشوق بد مزا ہو تم

اِسی اختر کی تم ہوئی معشوق
ہنسو بولو اِسیکو چاہو تم

سرداروںکی سردار ہین محبوبۂ عالم
کیا بیگم ہشیار ہین محبوبۂ عالم
سر پیچ کی جا رکھتی ہین طرّی کی براۓ
سرداروںکی دستار ہین محبوبۂ عالم
سلطانِ جہان قدر نہ کسطرح بڑہا ئین
الفت مین گرفتار ہین محبوبۂ عالم
کسطرح چمک جاۓ نہ یہ گلشنِ دنیا
نورِ رُخِ گلزار ہین محبوبۂ عالم

ہون کیون نہ سلیمانِ زمان تابعِ فرمان
عالم سی وفادار ہین محبوبۂ عالم

کیا پیچ ہی کیا تاب ہی کیا آب ہی کیا بل
کیا طُرّۂ طرّار ہین محبوبۂ عالم

فرمان پہ کسطرح نہ بالا رہی فرمان
مختار کی مختار ہین محبوبۂ عالم

موتی سی عدونکی ہی گہر بہر ہین واہ وا
کیا دولت بیدار ہین محبوبۂ عالم

دیوینگی بہت سیم و زر و مال گدا کو
اختر کی اگر یار ہین محبوبۂ عالم

وہ کہتی ہین کہ صبح کو آیا کرینگی ہم
دیکھو تمہین زمانی مین سوا کرینگی ہم

الفت نی سر سی عشق کی ٹوپی اوتار دی
کسکی قبای حسن سی پروا کرینگی ہم

بیمار مین حذاقت دل کام آگئی
ملجا ہی تو مسیح کو اچھا کرینگی ہم

ہر دم بلائین لینگی سرِ موی یار کی
شانی کی طرح زلف مین لٹکا کرینگی ہم

ای صبح پردہ فاش نکرنا مرا ابہی
ایسا ہی ہی تو راتونکو آیا کرینگی ہم

یہ راہ خضرِ دل کو نہ معلوم ہووی گے
اوسکی کمر کی یاد مین بہٹکا کرینگی ہم

گر ہجر ہو چکا ہو تو وصلت کا لطف ہے
انگو رنج گیا ہو تو اچّہا کرینگی ہم

ہمکو نہی ہول جاتا ہی کیا خود مریض ہے
ابتو علاجِ دردِ مسیحا کرینگی ہم

شب بہر چکورِ عشق تصدق ہوا کرے
اِس دل کو تیری چہرے پہ ہالہ کرینگی ہم

گالونکو رشکِ آئینہ خور بنائینگے
داغونکو اپنی عقدِ ثریّا کرینگی ہم

تسکین نہ ہوئیگی دلِ خانہ خراب کو
دل کی طرح زمانی مین اوچہلا کرینگی ہم

اغیار ٹہوکرونمین کہین پائمال ہون
وہ کہہ رہی ہین یارونمین پاچا کرینگی ہم

توڑیگا کون صبح کو سیبِ ذقن کی پہل
پاسی کی طرح راتونکو جاگا کرینگی ہم

تیری دعا ٹہائیگی راتونکو غیر کو
صاحب نمازِ صبح کو اوٹہا کرینگی ہم

شیطان کا کام ہی جو کہلی جبل کو چہپائے
لاحول ایسی باتون کا پڑا کرینگی ہم

لیجائی وہ پھر کو اگر یار کی قرین — ای صبح تیرا شام سی تبا کرینگی ہم

شیرین دہن کی خط کو اگر میری پاس لاے — پیغام بر کی منہہ کو بہی مٹہا کرینگی ہم

وہ کہہ رہی ہین غیرون سی رغبت ہے اسقدر — صحبت مین غیر جنس کی بیٹہا کرینگی ہم

ای گل نہ چاہیئی تجہی پرخاش باغمین — راتون کو غیر آئی تو کہٹکا کرینگی ہم

موتی کی قدر کہوئینگی تو چننگی جب نہین — داغون کو اپنی لعل کا مالا کرینگی ہم

صیاد سی نہ جائیگی پرخاس عمر بہر — بلبل کی طرح باغمین دہڑکا کرینگی ہم

ہمسنی ہووینگا کہ سہینگی تمہاری جور — غیرون کی ساتہہ لپٹو گی دیکہا کرینگی ہم

تیری چلنسی ہم نہ کبہی باز آئین گی — کہو تو نسی تاؤ کہا کی نہ صرفا کرینگی ہم

بانزاکتِ رخِ محبوب لیوین گی — سرو سہی سی باغمین لچکا کرینگی ہم

بہکائی راہ قافلہ دل ہزار کی — ہشیار ہو جرس ابہی نالا کرینگی ہم

کیا دربدر پہرایا ہی پردیس مین ساز کے — اس دہن مین اپنی دیس مین گایا کرینگی ہم

وہ کہتی ہین کہ چاندسی بہی ہم زیادہ ہین
اختر کو کیا زمانی مین سوا کرینگی ہم

## من کلام

## سلطان المقید بادشاہ وہ

ہمارا سر خوشی مین اب گیا صنم
جو قاتلانہ مار تو تو پا صنم

جلا جگر جبہی کہ وہ ملا دلا
کبہی کبہی ملی کرون گلا صنم

ہزار غم جگر مین ہین پہ کیا کہون
تمہاری غم سی دل گیا بہلا صنم

میری خدا بتون کو کیا ہوا ہی اب
جلاتی ہین کرون نکیون گلا صنم

اگر قمر کا داغ تہا تو دل پسا
مگر وہین ستارہ بہی کہلا صنم

اگر خطا ہوئے تو در گذر بہی کر
یہ کہہ رہا ہی دل مراد کہا صنم

اری خدا کی واسطی یہان بہی آ
ہزار بار دم دیا بہلا صنم

میان ہماری دل سی اگوئی بت سی لئے — کہان تلک کہون مین اب بہلا صنم

الم یہ ہین الم مجہی کہون ہنسو کیا — عبث یہ دل خرابی ہی تو ہم صنم

ملاپ مین مزا نہین لڑو گی کیا — کرو نہ غم الم سے دل گیا صنم

غریب ہم تو ہین پری کرم ہی کر — طپش درون دل مین ہی بلا صنم

کرو نہ اختر پری مشاعرہ
مباحثہ مناظرہ گیا صنم

## ردیف نون

### غزل [illegible] من کلام سلطان المقید واجد علیشاہ

ڈہل گئی سانچی مین ساری گوری گوری ہی تہہ پاؤن — قدرتی ہین یہ تمہارے گوری گوری ہاتہہ پاؤن

چوکڑی مین گو تمہارے چالسی ملتی ہین — لائین پر کیونکر چکاری گوری گوری ہاتہہ پاؤن

ہم نشینو کا تجہہ پر ناز ہی ای شیر خوار — کس ادا سی تو نی مارے گوری گوری ہاتہہ پاؤن

قدرتِ حق تارہ وہی شکِ ہرل گاہی
چاند سورج مین اُتاری گئی رہی گو رہا تہہ

میری مٹی گر بگاڑو تو ابہی کر دی سیاہ
تیرگی خاک ساری گئی رہی گو رہا تہہ پاون

مو تیا سی کیونہ نسبت دین تیری سینی کو ہم
شاخِ گل ہین پیاری پیاری گئی ہی گو رہا تہہ پاون

شاخِ تر مین پختگی آنی لگی پہولی گا گل
ہو چلی اونکی کراری گئی رہی گو رہا تہہ پاؤن

غنچہ بہی ہاتہہ مین ہاتہ پیری بدلی نہت
چڑہ گئی منہہ پر ہماری گئی رہی گو رہا تہہ پاؤن

جہو شو شکا ناز کہیہ بیجا نہین انداز پر
ہین یہ ای اختر ستاری گئی رہی گو رہا تہہ پاون

بتونکی ذات سی کیا کیا شرارتین پائین
کہ پانی پانی یہ سنگین عمارتین پائین

ہماری سینی کی درگاہ پر چڑہی گل داغ
بتون نی روضۂ دل کی زیارتین پائین

سما چلی تہی جو سا قیکی آنکہہ مین کم ظرف
شرابخانی مین کیا کیا حقارتین پائین

خیالِ یار میسّر ہوا تصوّر مین
شروعِ خواب مین دلنی بشارتین پائین

جمالِ یار کو سارا بدن ترستا ہے
ہر ایک داغ نی تن پر بصارتین پائین

کریگا مشق گدائی کی شاہِ حسن یہ طفل
بہت بزرگون نی اسکی وزارتین پائین

بھرا ہی کوٹ کی اس عشق مین بھی محسنِ صنم
ہر ایک عضو مین دل کی اشارتین پائین

بہت تلازمہ سبز کا باندھتا ہی وہ گل
خطوں مین ہمنی نہ خالی عبارتین پائین

دھرا ہی محملِ لیلی کو ہمنی صحرا مین
ہماری شہر مین مجنون عمارتین پائین

ملا کبھی مرض مجھہ مین سرد مہری کا
بہت طبیبون نی تن مین حرارتین پائین

نہ دیکھا عشق سی ایکبار حسنِ دہ نشین
ہزار دین دل نی بصارتین پائین

چمک چمک کی رلاتی ہین روشِ محبوب
جو آیا موسم باران شرارتین پائین

تری نصیب کی گردش حقیر کرتی ہی
جو مہ کی ہاتھہ سی اختر حقارتین پائین

مئی رنگین سی لاکہون کاسہ سر چور ہوتی ہین
رخ ساقی سی مینوش سب مخمور ہوتی ہین

جمال شمع وسی لمین گر نار سو ہوتی ہین
مضامین تجلی مرہم کافور ہوتی ہین

بزرگی سب احبا پاس سی گہٹتی ہین نظرون
ہمین خرد ونسی کم جاناہی جب ہم دور ہوتی ہین

کرین لکنت شہ کیونکر حسن عالم سو سی عاشق
زبانونکی عوض شعلی دہن مین طور ہوتی ہین

عجب نقشہ ہی کوی پای رجانی رشک جنت ہے
مری معشوق کی نقش قدم بہی حور ہوتی ہین

وہ خورشید قیامت ہے تو اسرافیل ہین عاشق
نکل سکتی نہین نالی جو منہہ مین صور ہوتی ہین

رخ تابان کو بی زلف سیہ دیکہا نہین جاتا
عبث ہے صبح جویای شب دیجور ہوتی ہین

ندی شیرین لبی ای سنگدل عمر دو روزہ کو
عبث فرہاد کی مانند ہم مزدور ہوتی ہین

وہ ساقی کہینچ لیتا ہی شراب ناب فرقت مین
ہماری زخم دل بند بند کی جب انگور ہوتی ہین

لٹادیتی ہی سارا شہد شب کو یہ سیہ بختی
مری داغ سیہ جب خانہ زنبور ہوتی ہین

شرابی انکھڑیان سرو کی یاد دلا کر | چمن مین جا کی مثلِ نرگس مخمور ہوتی ہین

عجب کیا بلبلائی بلبلِ شیراز ای اختر

بتِ ہندی تری اشعار سی مسرور ہوتی ہین

رستی قد ملی سرو کی رفتار مین | دل کی کجی صاف ہی بر و خمدار مین

سرخیِ عارض کجا بادۂ گلنار مین | پیچشِ سنبل کہان داغ سی گلزار مین

عشقِ تو ہی ایک سا کافر و دیندار مین | فرق نہین کچھ ہمین سبحہ و زنّار مین
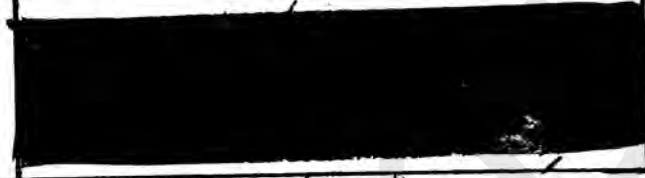
کوئی پریرو سی مین جتنا ہوا ناتوان | ناز کی اتنی کہان سایۂ دیوار مین

راہ ہی دیکھی نہ وہ یوسفِ کنعان ملا | بھیک ہی مانگا کرین مصر کی بازار مین

سنگدلی سی پڑی ہے قیمتِ مالِ مرید | جنسِ جگر کیا چڑھی چشمِ خریدار مین

رنگ مری داغ کا کیون نہ بدل جائی پھر | ماہ کی ہی روشنی مہر کی رخسار مین

حُسن سے اُس عشق کی زردی عارض ہوئے
سرخی الفت ہی ہی سبزۂ رخسار مین

وقف ہی صیّاد بہ عاشق سرِ روان
نقش ہی آزادی کا مرغ گرفتار مین

مدحت زہرہ جبین ہی ہی ہر شعر مین
نقش ہی تسخیر کا ٹانگی دستار مین

عشق کا اِک بچہ مین سر پہ لپٹی پہرون
لالی کا ہر داغ ہی حُسن کی دستار مین

وصل کی شیرینی کیا ہو گئی عالم فریب
تلخی ہجران ہی ہی شربت دیدار مین

دوشِ صبا پر کبھی بار نہو گا ہمارا
خاک کہان پاؤنگا مین اپنی تنِ زار مین

پاؤن نہ آگی بڑہی دایرۂ حُسن سے
عشق کی صورت بنی ہاتہہ کی پرکار مین

سانحہ اُس بحر مین اشک کا لکہون جو مین
کشتی دل غرق ہو گریۂ اشعار مین

آنکہہ مین جو نشا ہی ساغر مَی مین نہین
زلف مین جو زہر ہی وہ نہ ملا مار مین

راحت جسمی مجہی بخت زبون سے ملے
خواب کی صورت نہین دیدۂ بیدار مین

مجکو ملا کر فلک خوب سا گریان ہوا
آبلی کی [illegible] لگ جو گیا خار مین

میری سخنکی قیمت کیون نہو من کے سلا — کب ہوا بوجہل کو جو صلا اقرار مین

جہانک کی اوسنے یہان لکھا تہا شاید کبھی — انکہہ کی صورت جو ہی حنہ دیوار مین

تاب نظارہ کہان عاشق بیتاب کو — روشنی طور ہے یار کی دیدار مین

یاد مژہ سی تری صید کرین دام کش — تیر کو باندہا کرین بلبلین منقار مین

ناوک مژگان سی مین باغ جہان مین ہون خار — باقی ہی تک کہٹک میری تن زار مین

رشتی قد بہلا کیون نہو پہر دار پار — دار کی صورت بنی قلعی دلدار مین

علتی جو ہین انہین کیون نہو غفلت عزیز — باعث صحت یہ ہی مردم بیمار مین

ہاتہہ حمائل کرون گردن گلرو مین کیون — سو نگہتا ہی داغ تن ہو لوکی و ہار مین

حال رقم کیا کرون مین ہی ور لف کا — اتنی رسائی کہان ہی لب اظہار مین

قاتل بیرحم کی ظلم کا دیتا جواب — کیون نہ زبان ہی ہوئی اس لب سوفار مین

سنگدلی سی کٹ گئی مضمون تمام — دہوم ہی فرہاد کی آج تو کہسار مین

بلبلِ نالان کی مثل عشق پکارا کیا
ایک صدا ہی ندی حسن نی سو بار مین

خونِ شہیدانکا یہ عکس ہی لب پر پڑا
پانکی سرخی کہان قاتلِ خونخوار مین

خالِ رُخِ یار نی دل کو بہلایا عبث
شام کی صورت کہان صبح کی رخسار مین

اختر خوش لہجہ تو اسکو بس اب ترک کر
صوتِ خوش آنی لگی اب تری اشعار مین
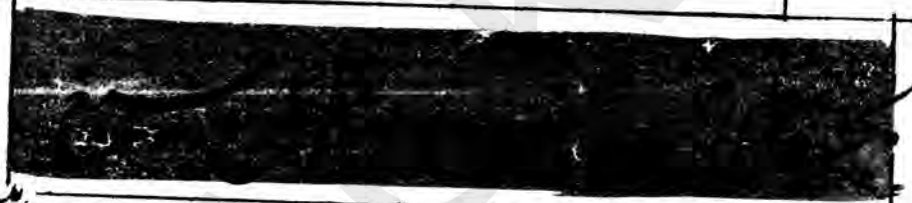
ہم نمازونمین جو بیباک کہڑی رہتی ہین
سامنی یہ بتِ سفاک کہڑی رہتی ہین

بیقراری کو مری دیکہہ کی اٹہا سوار
با ادب توسنِ چالاک کہڑی رہتی ہین

صبح محشر سی کہان کم ہی شبِ ہجر صنم
ہم گریبان جو کئی چاک کہڑی رہتی ہین

صبح کو اٹہہ کی جو منہہ دہوتا ہی وہ شیرین لب
نیشکر کی لئی مسواک کہڑی رہتی ہین

محتسب ہی مئی گلرنگ کی حرمت ثابت
ہم حلال اُس سی عوض بیباک کہڑی رہتی ہین

بخیر کون ہی اس صید گہ الفت مین ۔۔۔ بہا گئین کیا لائق فتراکہ کھڑی رہتی ہین

مار گیسو کی ہوس ہمکو نہین اے خوش مے ۔۔۔ ہم لیے نشۂ تریاک کھڑی رہتی ہین

شمع مہتاب ہی عریانی بہی ہی عشق نباو ۔۔۔ پہنی وہ نور کی پوشاک کھڑی رہتی ہین

آہ اور اشک کو برباد نہین کر سکتی ۔۔۔ تین عنصر تو بخیر خاک کھڑی رہتی ہین

نہ گلستان مین کسی گل کی ملا گوش وہ ہین ۔۔۔ باغبان منہہ پہ لیے تاک کھڑی رہتی ہین

ہم تو ہر کارۂ اخبار ہین وہ سبزۂ خط ۔۔۔ رخ محبوب کی ہی ڈاک کھڑی رہتی ہین

اختر اغیار سی کرتے ہین جو وہ عشق غلیظ ۔۔۔ ہم چہپائی نگہ پاک کھڑی رہتی ہین

اپنی منہہ سی جو اوٹھاتین نقاب شیشی مین ۔۔۔ بنی شراب خط آفتاب شیشی مین

جو سکی چہوڑ دی شیرین دہن مرا ساقی ۔۔۔ بتا سا ہوتی حباب شراب شیشی مین

روانی آنسوؤں کی دیکھ لیگا جب ساقی — عوض شراب کی بھر دیگا آب شیشی میں

نمود ہی خط باریک روی روشن پر — رہیگی گشتی کاغذ حباب شیشی میں

کرو نہ چور تم ان موتیوں کو آنکھوں میں — شراب اشک رہیگی حباب شیشی میں

یہ دود آہ بھرا ہی مرا دیا ساقی — شراب پینی کو اتری سحاب شیشی میں

وہ رند ہوں جو پھپھولی کا عکس پڑ جائے — یقین ہوا اور ہی جام شراب شیشی میں

جو اشتیاق گزک نشا میں ہوا ای ساقی — تو تیری ہاتھ ہوں جلکر کباب شیشی میں

پڑا ہی عکس رخ سرخ کیفیت ہی سے — عوض شراب کی کہتی شہاب شیشی میں

کریگی بہر عرق گل کی یاد دل کو تو — طبیب بو رہتا ہی اگر گلاب شیشی میں

فراق ہی رخ ساقی مہروش کا مجھے — گذر رہا ہوں شب ماہتاب شیشی میں

پھری نہ طالع بیدار رسا کی تلی — عجب ہی چین سی آتا ہی خواب شیشی میں

جو دیکھنہ پائی ہی ساقی کی کاکل مشکین — تو موج می کو بہی ہی پیچ و تاب شیشی میں

جو دیکھی نشأۂ اشعارِ گرم ای اختر
شرابِ شرم سی ہو آب آب شیشی مین

ہم نمازِ و نمین جو بی اُس گھڑی رہتی ہین
سامنی چشم کی وسواس گھڑی رہتی ہین

اوس شہ حُسن کا اِس نام سی مِلتا ہی نشان
با ادب صاحبِ افلاس گھڑی رہتی ہین

یادِ گیسو سی ہوا نامۂ اعمال سیاہ
یہ نکیرین چپ و راس گھڑی رہتی ہین

دُرِ دندان پہ لٹکتے نہین تار گیسو سے
سر نگون رشتۂ الماس گھڑی رہتی ہین

فکر ہی جامۂ احمر کی ہمین اوّل
سرِ دکّان پئی کرپاس گھڑی رہتی ہین

سوتی مین بہی بٹہا ہی ہمین شیرینئ عشق
ہم پہ حُسن پہ بن پیاس گھڑی رہتی ہین

ہوس و حسرت و ارمان کو بٹہا دیتی ہین
رنج و غم لینکی بصد یاس گھڑی رہتی ہین

باغِ عالم مین طلب ہی اوسی گلگون حق
کس لئی دستِ انناس گھڑی رہتی ہین

دیئے شہر کے نرگس ہمین بیگل لیکن
ہم بہی نکہہ کی بوباس کہڑی رہتی ہین

آفتابہ مری مہر و کانی کا خورشید
منہہ دہُلانیکو لئی طاس کہڑی رہتی ہین

ہمتو دم ساز ہین کیونکر نہ بجا لائی وہ ستار
طعن در پردہ ہی لی آس کہڑی رہتی ہین

یادِ معشوقِ حقیقی سی جو آتا ہی اشک
پیشوائی کو الیاس کہڑی رہتی ہین

ہوسین قاتلِ بیرحم کو دین مقتل مین
اختر زار بصد یاس کہڑی رہتی ہین

سوزش ہی داغکی دل خانہ خراب مین
دراٰئی کیون نہ دو جگر آفتاب مین

کیا شبکو سحر ساقی گلفام نے کہیا
دکہلایا آفتاب مجہی ماہتاب مین

ای گل کہان نہین ہی تصویر جلوہ گر
نقشہ ہی تیری رُخ کا گلِ آفتاب مین

ساقی بغیر لطفِ گزک ہی نہین ذرا
تلخی شراب سی ہی سو ہی کباب مین

وہ رشکِ آفتاب جو گھوڑے پہ ہو سوار
خورشید نیزہ لیکے وہان ہو رکاب مین

بحرِ فنا مین ڈوبی تری انت دیکھہ کر
ہم غرق ہوگئے درِ دندانکی آب مین

گو لیکے خط گئی ہی صبا یار کیطرف
نامی کی پرزی لیکے پھری گی جواب مین

اوس شکِ مشتریکو مسخر کرونگا مین
تعویذ لکھونگا شرفِ آفتاب مین

کیا اعتبار زندگی کا بحرِ دہر مین
نقشہ کھنچا ہی عمرِ روان کا حباب مین

شرمندہ آفتاب ہی داغِ دل سے ہی
سوزش کہان ہی داغِ دلِ ماہتاب مین

جنت ہی کوی یار ضعیفونکی جا نہین
گو شیخ اپنی ریش کو رنگی خضاب مین

سنبل سمجھہ کے دام مین اختر نہ آئیو
کہنا نہ پیچ زلف کی تو پیچ و تاب مین

کہان کہائی یا ہی حباب دریا مین
بنی ہی صورتِ چشمِ پر آب دریا مین

نہاتی وہ جو بہائی گلاب دریا مین / زیادہ فرطِ خوشی سی ہوا آب دریا مین

بہین ہین شعلۂ رخ لختِ دل بہی اشک کے ساتھہ / تنورِ مہر نی بہونی کباب دریا مین

بنا ہون مردمِ آبی جو فرطِ گریہ سے / نہ لین کی مچھلیان مجھسی حساب دریا مین

بسی ہین دیدۂ تر مین بہت حسین محبوب / ہزارون صورتین ہین انتخاب دریا مین

گزک کا شوق جو مچھندر کو ہو غسل کی وقت / ہر ایک ماہی جل کر کباب دریا مین

جو دوپہر کو نہائیگا یار ماہ جبین / بچھیگا زیرِ قدم آفتاب دریا مین

کرونگا موجِ مئی ناب یاد غسل کی وقت / بہی گی آب کی بدلی شراب دریا مین

عبث رلاتی ہین کافر صنم مسلمان کو / ہنود کرتی ہین مٹی خراب دریا مین

جو عکس سرخ رخِ گلکا اسپہ پڑجاتا / عوض زلال کی بہتا شہاب دریا مین

سوال حسن کا مانی سی چہوٹ کرتی ہین / وہ دیکھہ لیتی ہین اپنا جواب دریا مین

سفید بال ہوئی بحرِ حسن الفت مین / نہایا کرتی ہین بعد از خضاب دریا مین

بتاؤ مہر کو کیا منہہ دکھاؤ گی اختر
گذر گئی ہی شب ماہتاب دریا مین

مری مضمون عروس شب ہین زیور سے سجیلی ہین
وہ مشاطہ ہوئین میری سبب سب سی گیلی ہین

ہماری بارش عصیان سی عضو تن بہی سیلی ہین
پئی بخشش مگر دہو بہائی عقبی مین وسیلی ہین

شب مہ مین ہمین وہ دیکھکر کیا رشک کرتی ہین
رقیبونکی سیہ بختی سی کیسی رنگ نیلی ہین

یہ گم گشتہ رہی مومیانمین کیون نہ تہک جائے
کمر ہی چست انکی اسکی مضمون ڈہیلی ڈہیلی ہین

لگا دیتا ہے وہ اک ایک کی اک ایک کی روزی
حقیقت مین یہ سب رزاق کی دینی کی حیلی ہین

چمک ہی برق دندانکی سحاب زلف پر اسجا
یہان خشکی لب ہی آنسو سے گیلی گیلی ہین

پر پرو سی کسی گل کو نہین آسیب ای بلبل
کہ گلزار جہانمین مینی ساری گیلی ہین

چلاکرتی ہین کیا اشرف دلکی آندہیان اسمین
مؤن کی ازان دینی کی داغ دل ہی ٹیلی ہین

مبارک ہو تجھی ابرِ مژہ وہ برق آہ پہنچا
سلا مے رعد کی کیا لوٹن ہی نالی بہی سسکی مین

شبِ مہتاب مین آ مئر گوری ہی بکھرا چشم
نہین اوس طفل کی ہاتھ مین ڈوری پتنگی مین

تجھ بن نہین وہ آسیب دیتے ہین ستانی مین
درد لوریٔ جنکی واسطی جا جا کی کیلی مین

قوافی شاعرانِ سلف سی بہی نئی ہووین
غزل گوئی جو کرتی ہو تو اختر سب پہیلی مین

حُسنِ وقتِ صبح بین کو مین گلعذار ٹہراؤن
عالمِ جوانی مین یہ بہار ٹہراؤن

شوقِ وصلِ زندان مین ہجر سی بڑہا اتنا
ہر کڑی کو آہن کی چشمِ یار ٹہراؤن

میکدہ مین عالم کی عین بیخودی دیکھو
لی اگر وہ خمیازہ مین خمار ٹہراؤن

ہوگئی گلِ کا غذ خار خار ای صیّاد
مرغِ تارِ مسطر کو مین شکار ٹہراؤن

پہلجہڑی ہی ای گلچین باغ مین مرا مہتاب
اُڑ چلی ہوائی سی مین ہزار ٹہراؤن

بیقراری سی خود پر لگا ہی اوڑکر
توسن صبا کو کیا بیقرار ٹہراؤن

آہ آتشین کو کیا زر کون خاک کوچہ سے
غول دشت فرقت ہے کیا غبار ٹہراؤن

روئی زرد پر اپنی گل اشک سرخ بہتی ہین
ہی خزان جوانی مین کیا بہار ٹہراؤن

میکدے مین آنکہین ہی حسن بنکی رہتی ہین
عشق چشم جانان ہی بادہ خوار ٹہراؤن

تیغ ابروی جانان آنکہہ مین لگی کارے
ہون وہ دوست دشمن کو اپنا یار ٹہراؤن

طفل غنچہ بازی کر شاخ پہ جو چڑہ جاتے
کیون نہ باغ عالم مین نیسوار ٹہراؤن

اوسکی پلکون کو اپنی دلمین مین جگہہ نہ دون
تیر ترک کو خنجر وار پار ٹہراؤن

باغ عالم مین گل مضمون کا نہی جوش اندلون
سر جہکائی بلبلین ہین خاموش اندلون

فصل گل ہی موسم خار جنون کا جوش ہے
پاؤن مین سی نہین درکار پاپوش اندلون

داغِ سودا جگر کا ہونکا نمونہ ہو گیا
آبلون کی پاؤن مین پہنی ہی پاپوش ان دنون

سر مرا خالی کیا ہی بلبلو چہکار کی
ہمسر بادِ بہاری ہے مرا دوش ان دنون

کیا سلو ہی تاج دیگا یہ گدای نامہ بر
چاہیے ہدہد کی باروکا تر دوش ان دنون

کونسا نازک بدن سر مین سمایا ہے پری
مجکو اپنی جسم پر بہار ہوئی ہی دوش ان دنون

کاتبِ اعمال پر ہی صدقہ جانا نکا خیال
اِس وحیت کیو نگر نہ مین لکہا کرون دو دوش ان دنون

صوتِ معشوقِ حقیقی کا چمن مشتاق ہے
ہر گلستان پہلا دئے پہو لگی گوش ان دنون

عین ہشیاری ہی ساقی چشمِ مستِ ناز کے
انیڈتی پہرتی ہین میخانی مین مدہوش ان دنون

پھر گلستان ہے مقابل وی گلرو شی ہوا
صوتِ بلبل پہرا اڑواتی ہی می ہوش ان دنون

گو کی پہلو نی میرا دل بہر آای ہمنشین
کیون نہ ہو خالی خیالِ گل سی آغوش ان دنون

حسرتِ شوقِ ہم آغوشی سی ہی بندہائین کہند
پہر مری داغِ جنون ہوتی ہین رو پوش ان دنون

نذر گلرو سر چڑہایا کیون نہو نازک مزاج
سر گرانی کیا تہی سبکدوش ان دنون

تیری مژہ سی ہی طاقِ ابرو کہل گئی
فرق کیا سمجہین ہوا کعبہ سیہ پوش اندنون

ایسا گم گشتہ ہوا عشق مین یہ خضرِ دل
یادِ عیّارِ جہانکی ہی فراموش اندنون

چہوڑ دیگا کوچہ جانانکا یہ اختر ہی ضرور
یاد کیا مجکو کری وہ خود فراموش اندنون

اب لے گیا اس تک ہمین اپنا گذر ہی بہی اور نہین
ریگِ رواں کی طرح سفر ہی بہی اور نہین

اُڑتا ہی کیا ہی تیر پر ایسی نگاہ پر
اِس مرغِ دل کا دیکہہ تو پر ہی بہی اور نہین

دنیا سفر سمجہتی ہین پہرتی ہین در بدر
خانہ بدوش ہوگئی گہر ہی بہی اور نہین

چنگاریون نی آہ کی آنسو جلادیے
آنکہون سے دیکہہ یہ تر ہی بہی اور نہین

چہوڑینگی کب ترائی نیستانِ دہر ہین
جوشیر دل ہین اونکا جگر ہی بہی اور نہین

شاعر تری دہن کی معمّی مین رہ گئے
یہ طرفہ وصف ہی کہ کمر ہی بہی اور نہین

تسخیر نسیم آصف اعظم پری سی ہے — خاتم مین داغ دل کی اثر ہی بہی اور نہین

ہر گلستی تو نہال ہی بلبل الم نکر — کانٹی بہی مٹہیو نمین ہین زر ہی بہی اور نہین

اوہٹتی ہی سرو قد پی تعظیم میری خاک — باد صبا کا مجہہ کذر ہی بہی اور نہین

سنبل سی پیچ سیکہہ کی لپٹا ہی گوش تک — گیسوی یار تا بہ کمر ہی بہی اور نہین

اس گردش زمانہ کا اختر نہ حال پوچہہ
وہ مہر وش تو رشک قمر ہی بہی اور نہین

خاک اوڑائی عوض بہی لونکی گلچین اندنون — زر دغم سی میو چلا ہی وہی ایسی اندنون

کیا تری تار کمر مین نکتہ چینی ہو سکی — بی نقط اسکو سمجہتی ہین سخن چین اندنون

جام جم دیوان ہمہین سلیمان جہان — بوریا ہی فقر جا نین عاقبت بین اندنون

قابل فتراک تیرا در بدر ہی شہسوار — پشت مرکب تک کیا ہی خانہ زین اندنون

ہین ہما کی طرف تلوے مرنجے سب کے
پائنتی سی کیون نہ بالا ہو یہ بالین اندنون

کیون نہ ہونگے طلائی ماہ تابان رشکِ مہر
زردیِ رخ کہولتی ہی روی سیمین اندنون

سورہ جن کی عوض سب سورۂ یوسف پڑہین
وہ پری پڑہتی ہین گو مجہہ پہ یاسین اندنون

مثلِ تصویرِ نہالی ناتوانی نی کیا
شیرِ دل مجہہ پر ہوئی ہی شیرِ قالین اندنون

طائرِ اشعار کیا ناوک فگن سی صید ہون
مٹ سکی کا ہاتہہ سی کب شیرِ قالین اندنون

زر بکف کیونکر نہ ہو گلزارِ عالم مین یہ گل
پنجۂ مرجان بنا ہی دستِ رنگین اندنون

اے دلِ بیتاب ناحق عالمِ اسباب ہے
بیقراری مین نہین دیتا وہ تسکین اندنون

بیت ابرو سی ہوئی گلزارِ دیوان مین بہار
خود مضامین ہو رہی ہین چشمِ بدبین اندنون

فصلِ گل اس درجہ وحشت ناک آتی ہی یہان
سب اٹہ جاتی ہین اختر رسم و آئین اندنون